

ایکے والد کو کمین اوصاف کا حامل ہونا چاہئے

بچوں کی مناسب معیاری تربیت کے خواہشمند والد کیلئے اپنی نوعیت کی ایک نئی کتاب

مشالی باپ

پیشہ ورانہ

حضرت مفتی نظام الدین شاہ قادیانی صاحب

مصلحت

نور الدین محمد حنیف عبید المجدید

خصوصیات

- ① بچے کے لئے کمالیہاں
- ② ذہنی و جسمانی تربیت سے متعلق اصول
- ③ پیداوار پر شکریہ
- ④ اسلاف کے واقعات تربیت
- ⑤ اولاد کی قدر و قیمت
- ⑥ احساس کمتری سے بچانے کی تربیت
- ⑦ اولاد سے نرمی اور رحم کا سلوک
- ⑧ مشالی باپ کی خصوصیات

بیت العلم وراثت

ایک والدین کو گن او صاف کا حامل ہونا چاہیے

بچوں کی مناسب اور معیاری تربیت کے خواہشمند والد گھیلنے اپنی نوعیت کی ایک نایاب کتاب

مشالی باب

پسند فرمودہ
حضرت مفتی نظام الدین شاہ جی صاحب

مصنف
مولانا محمد حقیق مہدی

مخصوصیات

- بچے کے لئے دعا ہے
- پیدائش پر شکر
- اولاد کی قدر و قیمت
- اولاد سے قری اور تم کا ملوک
- وقتی و مسانی تربیت سے متعلق اصول
- اسباب کے احاطہ تربیت
- انسان بنائی سے بچانے کی تربیت
- مشالی باب کی خصوصیات

بیگم اعلم نمیش

فہمہ حقوق بحق نائید محفوظ ہیں

11040809

اشاکٹ

مکتبہ بیت العلم

فہمہ منزل تردد مہم پیشتر ازاد بازار، کراچی۔

فون: 0300-8948974, 0322-2583199

فیکس: +92-213-2726509

کتاب کا نام: مثالی باب

مصنف: محمد حنیف عبد المجید

تاریخ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ بمطابق اگست ۲۰۰۹ء

ناشر: مکتبہ بیت العلم

ST-9E بلاک ۸، کیشن اقبال، کراچی

فون نمبر: +92-213-497607، فیکس: +92-213-4976339

ویب سائٹ: www.mbi.com.pk ای میل: info@mbi.com.pk

فلٹریج کی نیگروپتے

۱۔ مکتبہ عالیہ اسلام آباد بازار اسلام آباد۔ فون: 0423-7224228

۲۔ مکتبہ سید احمد شہید اسلام آباد بازار اسلام آباد۔ فون: 0423-7228196

۳۔ مکتبہ امدادیہ علی۔ لی روڈ، ملتان۔ فون: 061-4544965

۴۔ کتب خانہ شہید۔ درویش بازار، مدینہ کلا، تحصیل کلاں، ضلع پشاور۔ فون: 051-5771798

۵۔ مکتبہ شہید۔ امرکی روڈ، کوئٹہ۔ فون: 081-662263

۶۔ کتاب مرکز افریقہ، تیرہ ناؤ، سکر۔ فون: 071-5625850

۷۔ ایڈیشن انٹرنیشنل اسلام آباد، والی گلی، چیمبر گلی، منشی سعید آباد۔ فون: 022-3640875

نوٹ: یہ کتاب آپ بے انتہاء سے پڑھیں۔ VP بھی منگوا سکتے ہیں۔

منفرد علمی اور دینی تحفہ

”مثنوی باپ“

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

○ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ تحفہ میں بہترین چیز پیش کرے۔

○ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کی

حرف سے سب سے بہترین چیز کیا ہے؟

① یاد رکھیے! ایک مسلمان کے لئے سب سے بہترین تحفہ ”دینی علوم سے

واقفیت ہے“ اپنے دوستوں، عزیزوں کو یہ کتاب تحفہ میں پیش کر کے ہم

”تَهَادُوا لِحِبَائِکُمْ“ والی حدیث پر عمل کر سکتے ہیں جس کا معنی ”تم ایک

دوسرے کو ہدیہ لیا دیا کرو آپس میں محبت بڑھے گی۔“

② اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر آپ محسوس کریں کہ یہ آپ کے گھر

والوں، رشتہ داروں، دفتر کے ساتھیوں، کاروباری حلقے اور

معاشرے کے دیگر افراد بشمول اسکول، کالج اور مدارس کے طلبہ کے لئے مفید

ہے تو آپ کا انہیں یہ کتاب تحفہ میں پیش کرنا آخرت میں سرمایہ کاری اور سماجی

اوسداری کی ادائیگی کا حصہ ہوگا۔

③ نیکی کے پھیلائے، علم دین اور کتابوں کی اشاعت کا ثواب حاصل کر

سکتے ہیں۔

لہذا اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ محلہ کی مسجد، لائبریری،

کینیڈا کے اسکول اور مدرسہ کی لائبریری تک پہنچا کر معاشرہ کی اصلاح میں

معاون و مددگار بنئے۔

۴ کتاب کو تحفہ میں دے کر آپ علمی دوست بن سکتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بنا سکتے ہیں اس لئے کہ کتاب جہاں کہیں بھی رکھی جاتی ہے وہ لوگوں کو پڑھنے کی طرف دعوت دیتی ہے اور لوگ دینی، معاشرتی، اخلاقی احکام اور ہدایات سے باخبر ہوں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ یا عمل بھی ہوں گے۔

۵ اللہ تعالیٰ نے مالی منجائش عطا کی ہو تو کم از کم دس کتابوں کو لے کر والدین اور اساتذہ کرام کے ایصالِ ثواب کے لئے وقف کر دیں، یا رشتہ داروں، دوستوں کو خوشی کے مواقع پر پیش کر کے دین اور دنیا کے فوائد اپنائیے۔

کتاب دے دینا ہمارا کام ہے، مطالعہ کی توفیق اور پھر ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، ہم اپنا کام پورا کرنے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرما کر مطلوبہ نتائج بھی ظاہر فرمائیں گے۔

درج ذیل سطور میں پہلے اپنا نام و پتہ پھر جنہیں ہدیہ دے رہے ہیں ان کا نام و پتہ لکھیں۔

ہدیہ مبارکہ

From

میں

To

إلی

فہرست مضامین

صفحہ	عنوان
۱۳	کلمات تبرک: حضرت مفتی نظام الدین شامزئی صاحب شہید رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۵	کتاب کا تعارف
۱۶	آپ اس کتاب کو کیسے پڑھیں؟
۲۱	بچے کے لئے دعا کیجیے
۲۹	اپنی نسل کے لئے عبادت و طاعت میں معاون رزق طلب کرنا
۳۱	والد کو چاہیے کہ اپنی اولاد کے لئے رزق میں برکت کی دعا کرے
۳۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ کو طلب برکت کی دعا سکھانا
۳۸	اپنی نسل کے لئے منتخب شہر کے پر امن جوںے کی دعا
۴۱	بیٹوں کے لئے ہر شر سے پناہ الہی کے حصول کی فریاد
۴۳	اللہ تعالیٰ سے نسل میں سے امت مسلمہ بنانے کی دعا
۴۶	اولاد کی پیدائش پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں
۴۸	اولاد کی قدر و قیمت
۵۰	لڑکی کی پیدائش پر آپ کا رد عمل
۵۳	لڑکی جو باعث سعادت بنی
۵۵	بچی ماں باپ کی جنت
۵۸	قابل رشک مسئلہ
۶۲	بچیوں کی شادی کرانے کی فضیلت

صفحہ	عنوان
۶۳	بے سہارا بنی کی کفالت
۶۴	لڑکی اور لڑکے کے ساتھ امتیازی سلوک
۶۷	حقیقہ کرنا
۷۱	تختہ
۷۳	بچے کو ماں کا دودھ پلایے
۷۵	جنت میں شکر کا محل
۷۷	بچوں کی کفالت سے غفلت، تحکین گناہ
۷۸	وہ خرچ جس کا اجر سب سے بڑھ کر ہے
۷۹	وہ باپ جس کا چہرہ بدر کامل کی طرح چمک رہا ہوگا
۸۲	اولاد پر خرچ، والد کی ذمہ داری ہے
۸۵	اولاد کے ساتھ حسن سلوک
۸۹	احنف بن قیس کی نصیحت
۹۰	بچوں کے ساتھ سلوک میں مساوات
۹۵	بچوں پر شفقت اور ان سے نرمی کا برتاؤ
۹۷	قرآن کریم و احادیث مبارکہ کے ذریعے بچوں کی تربیت کیجیے
۱۰۱	سب سے پہلے بچے کو کیا سکھایا جائے
۱۰۷	ایمان بنانے کے طریقے
۱۰۸	اولاد کو پوسہ دینے میں سنت کی نیت
۱۱۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے محبت
۱۱۵	بچوں کے جھگڑے اور آپ کی ذمہ داری

صفحہ	عنوان
۱۱۸	ایک لمحہ کی بھول
۱۲۲	ہرگز ایک فریق کی بات سن کر فیصلہ نہ کیجیے
۱۲۳	ایک باپ کے لئے خطرناک غلطیاں
۱۳۱	باپ "نرسنگ ہوم" میں
۱۳۱	جیسا کریں گے ویسا بھریں گے
۱۳۳	حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولاد کی فکر
۱۳۵	کھیل کود
۱۳۹	ذاتی فائدے
۱۴۰	چذباتی فائدے
۱۴۰	بچوں کو تربیت دینے کا انداز
۱۴۳	کھانا کھانے کا ایک ادب
۱۴۵	سات سال سے پہلے تعلیم
۱۴۶	بچوں کو مارنے کی حد
۱۴۷	بچوں کو تربیت دینے کا طریقہ
۱۴۸	بچے کو کیا کہہ کر پکارا جائے؟
۱۵۰	لفظ "بیٹا" ایک شفقت بھرا خطاب
۱۵۲	ذاتی عمل نجات کے لئے کافی نہیں
۱۵۳	اگر اولاد نہ مانے تو؟
۱۵۴	دنیاوی آگ سے کس طرح بچاتے ہو؟
۱۵۵	اللہ کے واسطے جاہ و حاکم باپ نہ بنیے

صفحہ	عنوان
۱۵۹	اولاد پر جہر
۱۶۳	زیادہ مار دینے سے کبھی بچے محرم بھی بن جاتے ہیں
۱۶۵	مادرنے کی شرائط
۱۷۵	حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے بیٹے کی تربیت
۱۷۷	بچوں کی اصلاح سے ماہرین نہ ہوں
۱۸۰	بچوں کو احساس کمتری میں مبتلا ہونے سے بچائیے
۱۸۶	بچے کو ناجائز و باہر میں نہ رکھیے
۱۹۰	بچوں کو غلطی پر ٹوکنے کا انداز
۱۹۹	جوامع النعم
۲۰۱	بچوں کو سمجھانے کا طریقہ
۲۰۳	جذبات و احساسات کا پاس و لحاظ
۲۱۲	بچے کے فیصلے کی قوت خراب نہ کیجیے
۲۱۸	اس کے فوائد
۲۲۲	نقصانات
۲۲۷	بچوں میں مہارت نگر پیدا کرنے کی چند مفید تدابیر
۲۲۸	جذبائی و جبلتی تربیت
۲۲۹	جذبہ و جبلت
۲۲۹	جبلت کی خاموشیاں
۲۳۱	جذبہ کی خاموشیاں
۲۳۲	جہتوں اور جذبات کی تربیت

صفحہ	عنوان
۲۳۳	بچوں کی تربیت اپنی سعادت عظمیٰ سمجھیے
۲۳۸	اولاد سے عام شکایت
۲۳۹	ماں باپ کے سوچنے کی باتیں
۲۴۳	مناسب مواقع تلاش کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا
۲۴۷	قصص و واقعات کے ذریعہ تربیت
۲۵۳	مرہی کے اوصاف
۲۵۴	۱ اخلاص
۲۵۶	۲ علم
۲۵۹	۳ مہر و تحمل
۲۶۲	۴ حسن گفتار
۲۶۳	۵ حسن کردار
۲۶۸	مٹلوں سے تربیت
۲۷۰	کھلائیں سونے کا نوالہ، نگاہ رکھیں شہر کی
۲۷۲	بچوں کوئی وی سے بچائیے
۲۸۱	آوارگی
۲۸۶	نکلتا ہنہ
۲۹۱	تربیت بھی، مشغولیت بھی
۲۹۲	بچے سے غلطی پر صلوة التوبہ پر چھائیے
۲۹۳	بچوں میں ایمار کا جذبہ پیدا کیجیے
۲۹۷	اپنی نسل کے لئے منصب امامت طلب کرنا

شعر

صفحہ

۲۵۹

۔۔۔ صبحِ نازمیں علیہ السلام کی قیامت

۳۰۰

دلکے بچوں کو فرشتوں کے اعلانات پر ۔۔۔

۳۰۱

۔۔۔ دستانِ دعا ہے

۳۰۵

میرا دل ہے تیرا

۳۰۶

رہاں ہر سانسِ دعا میں ہے

۳۰۷

وہ کیا چاہتا تھا

۳۰۹

وہ بہت تیرا ہے تیری ما

۳۰۵

دلکے چہرے رات کو موندنے کے ۔۔۔ تیرے آئینے کا ہے

۳

میں سے ۔۔۔ پہلے تیرا دل میرا

۳۳

۔۔۔ دستانِ دعا ہے

۳۳

۔۔۔ دستانِ دعا ہے

۳۴۵

وہ ہر سانسِ دعا میں ہے

۳۴۵

میں ۔۔۔ تیرا دل میرا

۳۴۶

میں ۔۔۔ تیرا دل میرا

۳۴۳

۔۔۔ دستانِ دعا ہے

۳۴۳

۱۔۔۔ دعا

۳۴۳

۔۔۔ دستانِ دعا ہے

۳۴۶

۲۔۔۔ دعا

۳۴۶

۳۔۔۔ دعا

۳۴۶

۴۔۔۔ دعا

١٥٠

2000

$$\frac{1}{2} \leq \frac{1}{2} \leq \frac{1}{2}$$

100

2000

$$\int_{-\infty}^{\infty} \frac{1}{x^2} dx = \frac{1}{x} \Big|_{-\infty}^{\infty} = \frac{1}{\infty} - \frac{1}{-\infty} = 0 - 0 = 0$$

۲۰۲۱ء کے لیے ۱۲ فیصد کمی

میں نے اسے دیکھا تھا، وہ میری محنت پر ترقی پا رہا تھا۔

۲۔ اے مومنو! تمہاری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ تم اللہ کی رضا و رغبت کے لیے دنیا کی ساری چیزیں قربان کر دو۔

دار فہمیت و فہمیت

... جہاں ...

$$\frac{1}{\sqrt{2\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} \frac{1}{\sqrt{1+x^2}} e^{-\frac{1}{2}x^2} dx = 1$$

لیکھ رہا تھا کہ اس نے سب کچھ دیکھ لیا ہے

۱۰۰ - محمد حسن شمس الدین

بسم الله الرحمن الرحيم

... ..

... ..

صفحہ	عنوان
۳۱	۱۔ عیدین کی رسم انتخاب سے کیا متعلق ہے
۳۲	۲۔ عیدین سے متعلق کچھ
۳۳	۳۔ عیدین کے لئے کیا رسم ثابت ہے
۳۴	۴۔ عیدین کی رسم ثابت
۳۵	۵۔ عیدین کے لئے کیا رسم ثابت ہے
۳۶	۶۔ عیدین کا کچھ خاص شخصیت کا بیان کیا ہے
۳۷	۷۔ عیدین کی رسم ثابت کیا ہے
۳۸	۸۔ عیدین کا کچھ خاص
۳۹	۹۔ عیدین کا کچھ خاص
۴۰	۱۰۔ عیدین کا کچھ خاص
۴۱	۱۱۔ عیدین کا کچھ خاص
۴۲	۱۲۔ عیدین کا کچھ خاص
۴۳	۱۳۔ عیدین کا کچھ خاص
۴۴	۱۴۔ عیدین کا کچھ خاص
۴۵	۱۵۔ عیدین کا کچھ خاص
۴۶	۱۶۔ عیدین کا کچھ خاص
۴۷	۱۷۔ عیدین کا کچھ خاص
۴۸	۱۸۔ عیدین کا کچھ خاص
۴۹	۱۹۔ عیدین کا کچھ خاص
۵۰	۲۰۔ عیدین کا کچھ خاص

نمبر	عربی
۵۰	۱۔ کہ مسلمانوں میں سے کئے منہر شہر۔
۵۰	۲۔ کہ میں نے تمہارے لئے جو کچھ چاہا ہے اس میں سے کچھ لے لو۔
۵۱	۳۔ کہ تمہارے لئے جو کچھ چاہا ہے اس میں سے کچھ لے لو۔
۵۱	۴۔ کہ تمہارے لئے جو کچھ چاہا ہے اس میں سے کچھ لے لو۔
۵۱	۵۔ کہ تمہارے لئے جو کچھ چاہا ہے اس میں سے کچھ لے لو۔
۵۱	۶۔ کہ تمہارے لئے جو کچھ چاہا ہے اس میں سے کچھ لے لو۔
۵۲	۷۔ کہ تمہارے لئے جو کچھ چاہا ہے اس میں سے کچھ لے لو۔



او اپنے بچوں کی تربیت اس امر سے کرتے تھے کہ ان سے کون سا کون سا
تعلیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہو اور ان کا علم
کا جود پیدا ہو جاتا تھا

حضرات اس علم سے علم حاصل کیا اور ان کی تعلیم سے ان کی تربیت
پتہ پتہ ہوئی۔ ان کے درویشوں سے ان کے دوستوں میں محبت پیدا ہوئی۔ ان کے
دور سے ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے
"مثنوی" نامی کتاب میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ ان کے بچوں کی تعلیم
ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے
بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم
ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے

بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم
ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے
بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم
ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے
بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم
ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے
بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم
ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے

بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم
ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے
بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم
ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے
بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم
ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے
بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم
ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے بچوں کی تعلیم ہوئی۔ ان کے

(نور اللغات، ص ۱۴۱، مثنوی، ص ۱۴۱، مثنوی، ص ۱۴۱، مثنوی، ص ۱۴۱)

مثنوی، ص ۱۴۱، مثنوی، ص ۱۴۱، مثنوی، ص ۱۴۱، مثنوی، ص ۱۴۱

سکرانے کے لئے رزمیہ

آپ اس کتاب کو کیسے پڑھیں؟

یاد رکھئے مسلمانانِ بیتِ نبویؐ یہ دینِ حق ہے، ساری باتیں اس پر
بنی ہیں۔ اس کے پانچ درجے ہیں۔ پہلا درجہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اس
کتاب میں جو کچھ بتاتا ہے، اس پر ایمان لائے اور اس کے احکامات کو
پوری طور پر قبول کر لیں۔ اس سے آپ پڑھیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے
تو اس کے واسطے فرما دیا کہ جس نے اس کتاب کو پڑھا تو اس پر ایمان لائے
پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے
پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے۔

دوسرا درجہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے اور اس کے احکامات کو
پوری طور پر قبول کر لیں۔ اس سے آپ پڑھیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے
تو اس کے واسطے فرما دیا کہ جس نے اس کتاب کو پڑھا تو اس پر ایمان لائے
پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے
پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے۔

اس کتاب میں جو کچھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اس پر ایمان لائے اور اس کے احکامات کو
پوری طور پر قبول کر لیں۔ اس سے آپ پڑھیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے
تو اس کے واسطے فرما دیا کہ جس نے اس کتاب کو پڑھا تو اس پر ایمان لائے
پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے
پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے۔

تیسرا درجہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے اور اس کے احکامات کو
پوری طور پر قبول کر لیں۔ اس سے آپ پڑھیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے
تو اس کے واسطے فرما دیا کہ جس نے اس کتاب کو پڑھا تو اس پر ایمان لائے
پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے
پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لائے۔

نقصہ دہی کی طرف توجہ دے سکتی۔ جو کسی کتاب چینی میں لکھا ہوا ہے۔ اسے ساری
میں لکھا ہوا ہے۔ اسے ساری میں لکھا ہوا ہے۔ اسے ساری میں لکھا ہوا ہے۔

تاکہ پڑھتے ہوئے دیکھ سکیں کہ اس کے مسلمان شائق شہر و دیہاتوں سے
میں بھی لکھیں گے۔ لکھنے والے میں محنت و اہمیت پیدا کرنے والے، اس میں مسلمان
پڑھیں گے۔ یہاں تک کہ اسے اس کے خالص حوب حوب خوشیاں دکھائے، روزانہ دعا
پڑھیں گے۔ آئیے اسے اس کے خالص حوب حوب خوشیاں دکھائے، روزانہ دعا
پڑھیں گے۔ آئیے اسے اس کے خالص حوب حوب خوشیاں دکھائے، روزانہ دعا

اس کتاب کو پڑھنے والے اور اسے مسلمان مردوں و عورتوں میں اور اس کتاب
میں جو ترقی اور حلقہ ترقی کے تعلق سے اسے اس کے خالص حوب حوب خوشیاں دکھائے، روزانہ دعا
پڑھیں گے۔ آئیے اسے اس کے خالص حوب حوب خوشیاں دکھائے، روزانہ دعا

اس کتاب کو پڑھنے والے اور اسے مسلمان مردوں و عورتوں میں اور اس کتاب
میں جو ترقی اور حلقہ ترقی کے تعلق سے اسے اس کے خالص حوب حوب خوشیاں دکھائے، روزانہ دعا
پڑھیں گے۔ آئیے اسے اس کے خالص حوب حوب خوشیاں دکھائے، روزانہ دعا



میرے مرنے کے بعد

بچوں کا

کیا ہوگا؟

وہ اس سوال پر حیران رہے ہیں اور انہیں جو بات سے اچھے مرنے ہیں۔
ایسے والدین اور غفلت مند سمجھے جاتے ہیں۔

بچوں کے مرنے کے بعد

بچوں کا

کیا حال ہوگا؟

اس سوال پر ہماری کتب خانہ میں جاننے والے اس میں سے بہت سے
بچے ایک وصیت نامے کو چاہے وہ دنیا میں چھوٹی باتیں جاتیں، مگر
تکلیف دہی کا رہا۔

اور غفلت اور غفلت مند وہ باتیں ہیں، رہا وہ غفلت کے بارے میں سوچتے
ہیں۔

اسی طرح غفلت مند اور غفلت وہ باتیں ہیں، بچوں کی ایک وصیت
نامہ کی طرح سمجھتے



ضروری گزارش

لے وہ عینک اور حبہ دے دے گاتہ

دست چایان، دهمه، مقرر، قاضی محترم، خدمت شریف، تعظیم، تعزیر -

ہمارے سارے بچے سنی پورف

موتشوں نے جاکے سات مستند اور پانچ لاکھ چوبیس ہزار روپے

جات میں کمی بیشی یہ سارا دیکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہمیں شہر میں

قرآن مجید: ہر ایک شخص کی زندگی میں صرف ایک بار آتا ہے۔

مزید اس کتاب نے محققین کی عمارت پر جو تہہ ہے - غرض

’خط‘ دیا ہے وہ ضرور ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میدے قدر با ن ہر مسلمانوں کے لیے ہے۔ اچھے رشتوں

کے ہر ہر قولی سے قرینہ پائی کہ یہ سچ ہے۔

حیرت کے اٹلے حیر

— 22 —

تاریخ ۱۳۰۲

مگر چہرہ میں شرم و محنت سے لہجہ نہ آئے گا۔

یہ کہ چہرہ پر شرم و محنت سے لہجہ نہ آئے گا۔

یہ کہ چہرہ پر شرم و محنت سے لہجہ نہ آئے گا۔

میں باطن سے لہجہ نہ آئے گا۔

وہی ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

یعنی کہ شرم و محنت سے لہجہ نہ آئے گا۔

ہو سکتا ہے؟

میں نے مذکورہ سے جان ۔ مجھے اریدہ ہے کہ شرم و محنت سے

پہلے لہجہ نہ آئے گا۔

میں نے مذکورہ سے جان ۔ مجھے اریدہ ہے کہ شرم و محنت سے

حافظ شاہ ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

والدین کے لئے ہر شے ۔ (تاریخ حیات سے وہ رتیل) ۔

یہ شے کے لئے ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

مجھے اریدہ ہے کہ شرم و محنت سے لہجہ نہ آئے گا۔

اس لئے کہ ہر شے ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

اس لئے کہ ہر شے ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

اس لئے کہ ہر شے ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

اس لئے کہ ہر شے ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

اس لئے کہ ہر شے ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

اس لئے کہ ہر شے ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

اس لئے کہ ہر شے ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

اس لئے کہ ہر شے ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

اس لئے کہ ہر شے ۔ بعد لاجرم ۔ کدہ مکلفہ ہی رہے گی۔

یہ آپ کوئی شے نہ ہو یا اللہ جل شانہ سے یہ نہیں جدا مخلوق و سرور ہے
یہ وہی ہے جس نے ایشیا، افریقہ اور ایشیا کے ہر گوشہ پر اپنی نظر پڑائی۔

۳۔ ”یہاں یہی ممکن ہے کہ یہی ہو نہ ہو“

یہی ہے جو کہ ”یہاں یہی ممکن ہے کہ یہی ہو نہ ہو“

یہی ہے جو کہ ”یہاں یہی ممکن ہے کہ یہی ہو نہ ہو“

یہی ہے جو کہ ”یہاں یہی ممکن ہے کہ یہی ہو نہ ہو“

یہی ہے جو کہ ”یہاں یہی ممکن ہے کہ یہی ہو نہ ہو“

یہی ہے جو کہ ”یہاں یہی ممکن ہے کہ یہی ہو نہ ہو“

یہی ہے جو کہ ”یہاں یہی ممکن ہے کہ یہی ہو نہ ہو“

یہی ہے جو کہ ”یہاں یہی ممکن ہے کہ یہی ہو نہ ہو“

یہی ہے جو کہ ”یہاں یہی ممکن ہے کہ یہی ہو نہ ہو“

یہی ہے جو کہ ”یہاں یہی ممکن ہے کہ یہی ہو نہ ہو“

یہی ہے جو کہ ”یہاں یہی ممکن ہے کہ یہی ہو نہ ہو“

بھری لیجئے۔ یہی نفعیہ و نفعیہ الموضع الدی ہمہ ما کنو فیہ ۱۰
 (فاحمل الفدۃ من الناس بھری لیجئے، کا حق یہ ہے کہ وہاں سے محبت
 کریں اور سچے سچے پیار کریں جس سے انہیں بے سکونت اختیار نہ لگی ہے۔)
 ۱۰ والدہ چاہے کہ سبکی دیا پتی ۱۰ اور ۱۰ کی ۱۰ دے ۱۰ بھی ۱۰
 ۱۰ اللہ ۱۰ ہمہ کنو وروں کی نسل ۱۰ نیک ۱۰ ہر انہیں بہا محبوب بنا اور صاحبین کے
 ۱۰ دوسرے کے لئے چاہت اور محبت پیدا فرما۔ اِنک صبیح لڈھا۔

اصل میں یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس وقت مانگی جب وہ اپنی
 زوجہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام ۱۰ مدنی ۱۰ ان
 سنگستان اور ۱۰ آب و گیاہ جگہ میں چھوڑ کر چلے گئے تھے، حضرت ۱۰ ۱۰ مفتی محمد شفیع
 صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

”حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۰ ایک طرف تو متاثر نہیں اللہ کا حق ۱۰
 کیا کہ جس وقت اور جس جگہ ۱۰ وہ تھم ۱۰ کہ آپ ملک شام ۱۰ میں چلے جائیں ۱۰ اس
 سے آپ ۱۰ کیا حق و وق مید ۱۰ میں عبد ہر شیر خور بچے کو چھوڑ کر چلے جائے ۱۰ ہر صوم
 ربانی کی قیام میں ۱۰ اور بھی تنگ پست محسوس ہوں فرمائی اس کی قیام میں حق و رب کا
 بھی ہوا نہیں فرمایا کہ وہ محترمہ کے پاس جا کر سلی ہیں، اور یہ دین ۱۰ مجھے یہ ظلم ہوا
 ہے آپ چھوڑیں نہیں، بلکہ جس وقت جس جگہ صوم مد فور تھم ربانی کی قیام کے لئے
 چل کھڑے ہوئے۔

۱۰ وہ کی طرف دل و میاں سے حقوق و ارمان کی محبت کا یہ حق ۱۰ کیا کہ یہاں
 کے پیچھے ۱۰ سے ۱۰ محمل ہوتے ہیں حق تعالیٰ کی بارگاہ میں ۱۰ کی حفاظت و ارمان ۱۰
 اطمینان کے ساتھ رہنے کی دعا فرمائی، ان کی رحمت کا سامان نہ دیا، نہ نیکو ۱۰ اپنی جگہ
 مطمئن تھے یہ قیام ختم کے ساتھ (یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان کر) جو دعا کی جائے گی

رہا۔ ریچر سے دو گنا رہا۔ کوئی اور یہاں نہ رہا۔ یہ بے بس و بے سحر عورت اور
بچہ نہ صرف دو گنا بہتر ہوئے بلکہ ان کے تخیل میں یہ شہ پارہ ہو گیا۔

اس مسمون میں شخصیت سے جس چیز کی طرف توجہ دانی گئی، وہ یہ کہ بعد
ان کے حکامات کی علامت بہت شہوری مہر سے اور اس کے ساتھ ساتھ مائٹن سائے
پاسائی کی طرف سے یعنی باجماعت پانچوں نمازیں اور نماز صاحب غصہ ہونے
کی صورت میں روک تھام، مرنے میں کوتاہی نہ کرنے، پھولے بڑے مہر قسم کے
گروہ سے چھٹا نکلیں کسی نامحرم کی طرف نہ انھیں، زمان سے کسی کاوش نہ
حصہ کسی کی غیبت نہ کرے کی وصیت نہ دے، حقوق احباب کا پورا و راستہ کرنا،
ماں کے عام کے گناہوں کو پورا سے عین پر عمل پیرا نہ کرنے کے سے اپنی جہاں و ماں
اور صلاحیت لگانا اور پھر اس کے ساتھ اعلیٰ مائٹن ہو تو سمجھیں قابلیت میں ذرا تردد نہ
ہوگا اور جو اقربا و احباب کی۔

اگر بات یہ کہ حقوق بعد کے استقامت کے ساتھ یہی بچوں کی قدم چاہر
نہ، تو اس کا اہل جان سے خیال تھا اور اس کے سے جہاں اور کی فراہمی میں
مشغول رہا۔ یہ اپنی قوم نہ تھی، نڈا پہ نہ تھی، ریشہ چکن نہ تھی، لیکن اس سہری
ارسطو کی پٹا سے وہیں نہ رہا نہ ویدوار نہ تھے نہ حتیٰ الامکان کوشش کرنے
میں لگتا ہی نہ رہا، جب اللہ کے راستہ میں ٹکوں میں جانا سہا، اس کی سر بندوں کے
سے سفر ہو تو گھر و ہاں و عہدہ میں ہیں، اس کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے ان کے
لئے نہ تعالیٰ سے رہ رہ کر دعا میں مائل، ان کی ہدایت، استقامت اللہ تعالیٰ سے
منو ہیں اور اس کے کے مافیت و رسالت کو اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا بھی بہت ضروری
ہے۔

• بی بی نقیہ کی خاطر اپنی اودا کو سر پر میں مکہ مکرمہ میں چھوڑنے کے بعد حضرت

ایرا یہ ہے مسئلہ اس کے لئے تعادل سے فریاد ہے۔ اس کے لئے اس قدر ہے
ہو۔ اس کے لئے وہ خواہش ہے کہ وہ درحقیقت میں منتظر ہو۔

عامر شوقی رحمہ اللہ دعا ہے کہ اپنی تفسیر میں قلم نہ رہا ہے اور رقیہ میں
الشرائع یعنی میری دس سلاوحیں ہیں۔ یہاں بسا ہے، پھول کا روق
دے یا (مرا میرے کہ) نہیں اس کے ساتھ ہٹا پڑے گا۔ اس و
سبب قسموں کے پھول کا روق ملے گا تو اس کے بعد یہ تو کیا ہے اس
میں۔

حضرت خلیل علیہ السلام کی اس دعا سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ سوں سے پہلی
اسل کے لئے ان تمام اقسام کے پھول کے رزق کی دعا کی جو کھوس نے اور ان
معمولہ تھے۔ اس بار سے پیش اس کا شور و غوغا تھا۔ یہاں سے (بصرہ) میں
تقریباً (ان) ستغریق ہوئی تھے۔ یہ بھی پھول کی دو قسم اقسام ہیں۔
نوٹ۔ شام میں اور اس میں ان (اسل) سے سے خوش حال کی دعا ہے۔ تا۔ ۱۰
(سماں خور و خوش کی قدرت کے سبب) وہاں سے بھی ۱۰ تا۔ ۱۱۔

اسد حق نے ساری حقائق فرمایا، اور جس چیز سے تقدیر کا کسب و کسب ہے
وہی چیز اس سے اہل نوعیت اور ہر تقدیر میں ساری ساری ہر جہل مدد و اعطاف مانی۔

اُس سے کہ اللہ تعالیٰ — ارشاد فرمادے

فَإِنْ أَمَرَ تَمَكَّنَ لَهُمْ حَرَمًا أَمَا يُحْيِي إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رَرْقًا
مَنْ لَدُنَّ وَلَكِنْ كَثُرَ هُمْ لَا يَعْلَمُونَ

مترجمہ: ”یہاں ہر نے انہیں اس، ان کے حرم میں جگہ دیں دیں
جہاں مرچ (جی قسم) کے چلن کیسے چلتے ہیں، (یہ) ہماری

سے یہ تقدیر سن سہ ماہی

۴۰ تحریک و شعور و احساس و درانہ اعمال و تہذیب ۱۵۵

طرف سے رزق سے ملے ہوئے ہیں۔ یہ سب باتیں
 اپنی نسل کے لئے عبادت و طاعت میں
 معاون رزق طلب کرنے

انہیں بہت سے کاموں میں ملے ہوئے ہیں۔ یہ سب باتیں
 حق و باطل کے امور میں اپنی جانوں کے لئے طلب کیا۔ وہ رزق یہاں جو عبادت
 و طاعت میں ان کی ضرورت ہے ان کی توفیق و نصرت کا نام ہے۔
 قرآن مجید میں انہیں بہت سے کاموں میں ملے ہوئے ہیں۔ یہ سب

۱۱ اور رزقہم میں شمرنا علیہم یشکروا ۱۲

ترجمہ: "اور ان کے لئے رزق دے گا تاکہ وہ شکر کریں۔"

یہ سب باتیں ان کے لئے آیت رہی ہیں تاکہ یہ سب باتیں
 ان کے لئے شکر و تحسین کا باعث بنیں (ان کے قصور) کے مقصود یہ ہوتا
 ہے کہ ان کے لئے یہ سب باتیں وہ توفیق اور نصرت تھی جس سے عبادت اور طاعت
 ان کے لئے بہت سے کاموں میں ملے ہوئے ہیں۔ یہ سب باتیں
 سب طلب کرنے کے لئے یہ مقصود یہ تھا کہ وہ خوب توفیق اور نصرت سے توفیق اور
 نصرت و جہات اور نصرت۔"

علامہ خازن رحمہ اللہ تعالیٰ کے اپنی تفسیر میں لکھا ہے "یہ سب باتیں یہاں
 تاکہ ان کے لئے یہ توفیق و نصرت اس غرض سے حاصل کیے جاتے ہیں کہ وہ عبادت
 کے لئے توفیق اور نصرت کے امور پر اس میں ملے ہوئے ہیں۔ یہ سب باتیں"

۱۳ اور رزقہم میں شمرنا علیہم ۱۴

۱۵ اور رزقہم میں شمرنا علیہم ۱۶

سے نیک نماز کرے آپ سے راز آخرت نہ خیر۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے گنہگاروں کو دوزخ میں نہ بھیجے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے گنہگاروں کو دوزخ میں نہ بھیجے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے گنہگاروں کو دوزخ میں نہ بھیجے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے گنہگاروں کو دوزخ میں نہ بھیجے۔

اس کے بعد یہ دعا سنا دینی گئی کہ اے اللہ!
 بِذِیْلَا تَحْمِلِ الذُّبَابَ الْكَبِيرَ هَمًّا وَلَا مَصِیْعَ عِلْمًا
 ترجمہ: "اور اے اللہ! بڑا بڑا بوجھ نہ بنا دے اس کو ہمارے علم کی
 اچھائے پرواز نہ ملے۔"

والد کو چاہیے کہ اپنی اولاد کے لئے رزق میں برکت کی دعا کرے

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے
 سے ایک طویل روایت نقل کی ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت ابو یوسف علیہ السلام
 اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ!
 بیٹے کو میں موجود نہ تھے۔ اسوں نے اپنی بیوی سے اس کے ساتھ اور خیرات کے
 متعلق دریافت کیا انہوں نے یہ سوال بھی کیا "اے اللہ! تمہاری حمد کیا
 ہے؟"

یہ دعا ہے "اللھم! کوشت!
 انہوں نے پوچھا "فما تبارکک!" "تمہاری شہادت کیا ہے؟"
 اس نے جواب دیا "الحمد!" "پانی۔"

اس دعا کی سند ۳۱۳ھ میں

میں منقولہ ہے جامع الدعاء میں ۷۹

اسوں کے ہاں "لَبَّيْكَ يَا رُفِيعُ لَبَّيْكَ يَا لَحْمُ وَ لَبَّيْكَ"

"اے اللہ! ان کے لئے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔"

۴۔ یہ روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی
"لَبَّيْكَ يَا رُفِيعُ لَبَّيْكَ يَا لَحْمُ وَ لَبَّيْكَ"

اے اللہ! اس کے لئے اس کے ہمارے درپے میں برکت عطا فرما۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا "یَا لَحْمُ عَلٰی الْقَدِیْلِی وَ عَلٰی رِشِّ قَدِیْلِی" ہر کھانہ پر ابراہیم علیہ السلام

"(مذہب میں چاروں طرف سے) ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت کی وجہ سے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر مسکنوں کے پتھروں کے سے بھی برکت کی دعا
کیا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الجامع الصحیح میں
یہ باب کا درجہ کیا ہے۔

وَالدُّعَاءُ لِلصِّيَابِ بِالرَّكْعَةِ وَ مَسْحُ زَوْوَسْمِهِ ۝

تَرْجُمہ: "پتھروں کے سے برکت کی دعا کرنا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔"

اور اس باب میں ذکر کردہ واقعات میں سے ہمیں درج ذیل ہیں۔

(الف) حضرت یوسفی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماں بچہ پیدا ہوا تو آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سے برکت کی دعا کی۔

(ب) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت میں کہہ دے کہ صلی اللہ

علیہ وسلم کتاب لایب، اس میں ہے۔

مکہ ہندی، کتاب التبیان، ج ۱ ص ۱۴۷

مکہ مکرمہ، کتاب الدعوات باب الدعاء بالصیاب بالركعة ومسح زووسمه ص ۱۴۷

تہ

یہ ہم نے پاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جانے بہت
 (۱) حضرت ابراہیمؑ بھی نہ تو اس سے اسے ہی رہے صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دعا کی برکت فرمائی۔

ہم آپس میں چاہتے ہیں کہ آپ سے بھی اور اس کے بھی پاؤں میں
 رقیہ دے دے اور پختہ رہیں اور پھر اس کے رقیہ میں برکت دیا جائے
 رہے اور یہ کہ یہ رقیہ اس کو آپ کی سعادت و فائدہ دے گی میں مدد کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسے کو

طلب برکت کی دعا سکھانا

علاء دین ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے نواسے حضرت
 حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس بات کی تعلیم دی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی
 کریں کہ یہی دعا ہر دو خستوں میں میرے لیے برکت و عطا فرمائے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ
 حقیقہ سے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں
 نے کہا

عن علي بن ابي طالب عن ابي عبد الله عليه السلام قال
 لو تر لثقتك اشدني فيمن هنيئ ومها وبارك لي فيما
 اعطيت

ترجمہ: مجھے رسول اللہ علیہ وسلم سے وتر میں کہنے (کا کرنے)

۱۔ یہ دعا ہر دو خستوں میں میرے لیے برکت و عطا فرمائے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ
 حقیقہ سے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں
 نے کہا

کے لئے یہ الفاظ سکھلائے

۔ اللہ جس وقت سے مدیت ہی مجھے بھی اس میں ہے (شامل ہے)۔
ہدایت دے۔

وہ اسی دعا میں ہے اور آ نے جو یہ جو دعا یہ ہے۔ اس میں یہ ہے۔
برکت عطا فرما۔

ابن الدہلجی الدجیبہ سلمے جس ہے خادمہ خاص حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے اس طرح دعا فرما۔

۵ ﴿اللہم اکر ماہ وودہ وبارک له فيما أعطہ﴾

ترجمہ: اے اللہ اس (مہینے) کے ماہ وودہ وبارک، اس کی وہ دو
پڑھاؤ۔ (اپنی طرف سے) جو تم میں تو ہے۔ دعا کی میں اس میں
برکت دے۔

۶ ﴿اے رب ارحمى فقیر لضعفہ ومن ذرئہ فی رجاہ و تقبل

دعایہ﴾

ترجمہ: "اے میرے رب مجھ و بھی مہار کا (دعا میں) ستمہا رہے۔"
رہیے اور میری اور میں فقیروں کے ہمارے رب، اور میری (یہ)
دعا قبول کیجئے۔

یہ مشہور دعا ہے جو شہر میں درہ شریف کے بعد بھی پڑھی جاتی ہے۔
دراصل یہ دعا سب سے بڑی خیر خواہی ہے کہ کہ انیس ماہ کا پیدائش
جائے، کسی سے نصرت برائے علیہ السلام دعا میں یہ صرف پڑھی جائے
بلکہ اس کی آواز میں تمام انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے تمنا کی جائے گی

سہ مشقہ مع اساتذہ

سہ مشقہ مع اساتذہ

۱۱) حمد سے ہی حالت میں

۱۲) آتش میں تباہی، اتفاقاً اس مجید کے وقت

۱۳) خود سے ہی دینی جہد

۱۴) رخصتیاں مبارک کے لیے میں رو رہا ہوں۔ وقت

۱۵) بارش۔ ہفت

۱۶) روم کا پانی پیتے وقت

۱۷) مرغ کی آواز کے وقت

۱۸) صدق سے، کسی نیک فعل کے بعد

ان اوقات میں اگر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا رہا، عاقل
یا کسی اور سب سے بہتر لحاظ سے لایعظم حصص حصص بہ دین عاقل
یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مستند تہذیب و تمدن (مسلمہ سابقہ و جدیدہ) سے
پڑھیں۔ لہذا تعالیٰ ہم سب کو اس سے مستند رہے، اس کے لئے احکامات
والہ ہمارے ہیں۔

اپنی نسل کے لئے منتخب شہر کے پرامن ہونے کی دعا

یہ دعا براہیم علیہ السلام میں یہ بات بھی ملتی ہے کہ ہمارے
جس شہر میں پڑھیں، اس شہر کو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔

۸) اے خدا اس کو امن و شہادت دے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اس دعا کا ذکر قرآن مجید میں دو مقامات
پڑھا گیا ہے۔

۱) سورۃ البقرہ میں اس دعا کو ان الفاظ میں لکھا گیا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَتْ دَارِیْ فِیْہِ سَکَنٌ

۱۔ ہر آدمی پر اس کا تعلق ہے یا نہیں۔

۲۔ ہر آدمی کا یہ سائنس کی بات

۳۔ تعلق ہے آپ نہیں سمجھتے۔ ہر آدمی کا یہ سائنس کی بات ہے یا نہیں۔
۴۔ ہر آدمی کا یہ سائنس کی بات ہے

۵۔ اولہ یورو یا جمعہ حرم ماویہ خطف اس میں حوالہ ہے

۶۔ ساحل یورو، جمعہ لہ بکھروں

۷۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس (یورو) کا

۸۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس

۹۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس

۱۰۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۱۱۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۱۲۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۱۳۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۱۴۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۱۵۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس

بیٹوں کے لئے ہر شر سے پناہ الہی کے حصوں کی فریاد

۱۶۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۱۷۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۱۸۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۱۹۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۲۰۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس

۲۱۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۲۲۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۲۳۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۲۴۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس
۲۵۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس

۲۶۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس

۲۷۔ سائنس کا یہ سائنس نہیں۔ سائنس کا یہ سائنس

مترجمہ: 'یہ ایک سنی بد طریقہ ہے جس پر انہیں کسی مذہبی حق سے
(۱۰) سے بچاؤ کے لئے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب یا رستہ تھے
اور ان کے مقصد کے باپ (حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام)
میں وہ حلقہ شیعہ اسلام کے سے بد قولی سے (۱۱) ہمارے
ساتھ اپنا مطلب یا رستہ تھے۔'

۹) «عود بکلمات بلہ التامہ من کل شیطان وھامۃ و من کل عیبی لائمۃ»

مترجمہ: 'میں بد قولی کے ظاہر ہمارے ساتھ - شیطان -
میں ہیں اور - ہمت - کی نگاہ سے پناہ طلب رہا ہوں۔'

تو ان کے باپ ان ہمارے ساتھ پناہ طلب یا رستہ تھے ان کے مقصد
۱۰) «وہ اپنے شیطان کے سے بد قولی - ہمارے ساتھ شریعت سے پناہ کی طلب
کیا کرتے تھے۔'

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے شریعت حدیث میں تحریر کیا ہے دو میں کل
شیطان میں رہا ہوں اور میں سے سب شیطان داخل ہیں۔ اور ہمارے مقصد
تعمید کے ساتھ سے ہر عباد کا مقصد ہے اور میں - میں ہیں ہیں اور اس
کے (میں میں) یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس کا مقصد قتل ہو اور اس کا مقصد قتل ہو اور اس
تعمید کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ہوائی روان سے جو ان
دو میں سے کا مقصد کرے۔'

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے (میں کل عیبی لائمۃ کی شریعت میں لکھا ہے اس
سے مردہوں اور جسم کے مختلف حصوں کو اتار کر مرنے والے مردہ کی ہر وقت سے
جو اساتوں کو پہنچتی ہے۔'

عالم میں رہ رہ کر خود کو قلم بند کیا ہے (امیں دیکھو) سے غصہ۔
ہوئی ہے وہی آج بھٹ

خود کو عالم سے نہ بھرت رہیہ عالم ہر وقت ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
میں وہ تجھے جینے عالم سے خود کو سے بھرت ہے ہر لمحہ ہر
دن میں سے شہدائے مہینے ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
خود سے طلب کیا ہے تجھے۔

عالم میں رہ رہ کر خود کو قلم بند کیا ہے (امیں دیکھو) سے غصہ۔
کان لہی صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ کی شہنشاہ میں یہ عیب و تدفیل
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
میں یہ عیب و تدفیل ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

۱۔ ہر لمحہ میں نکلتے ہیں

اللہ آئے انھیں جس اور عجیب الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر لمحہ ہر لمحہ
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

۱۔ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

۱۔ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

اللہ تعالیٰ سے نسل میں سے امت مسلمہ بنانے کی دعا

حضرت برہمچاری صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ دعا بھی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے اس نسل پیدا فرمائے جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی شیعہ بنائے اور اس میں سے قوم پیدا ہو جس سے برہمچاریوں کا کاروبار ہو اور یہ

میں ہے

۱۵ ﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِكَ اِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

لکھو

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں یا ہمارے بھائیوں کو مسلمان بنا دے۔

۱۱۔ اس دعا میں ایک جماعت کی دعا ہے اور پھر فرماتا ہے: "اللہ تعالیٰ سے اس نسل پیدا فرمائے جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی شیعہ بنائے اور اس میں سے قوم پیدا ہو جس سے برہمچاریوں کا کاروبار ہو اور یہ

۱۲۔ اس دعا میں ایک جماعت کی دعا ہے اور پھر فرماتا ہے: "اللہ تعالیٰ سے اس نسل پیدا فرمائے جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی شیعہ بنائے اور اس میں سے قوم پیدا ہو جس سے برہمچاریوں کا کاروبار ہو اور یہ

۱۳۔ اس دعا میں ایک جماعت کی دعا ہے اور پھر فرماتا ہے: "اللہ تعالیٰ سے اس نسل پیدا فرمائے جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی شیعہ بنائے اور اس میں سے قوم پیدا ہو جس سے برہمچاریوں کا کاروبار ہو اور یہ

۱۴۔ اس دعا میں ایک جماعت کی دعا ہے اور پھر فرماتا ہے: "اللہ تعالیٰ سے اس نسل پیدا فرمائے جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی شیعہ بنائے اور اس میں سے قوم پیدا ہو جس سے برہمچاریوں کا کاروبار ہو اور یہ

۱۵۔ اس دعا میں ایک جماعت کی دعا ہے اور پھر فرماتا ہے: "اللہ تعالیٰ سے اس نسل پیدا فرمائے جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی شیعہ بنائے اور اس میں سے قوم پیدا ہو جس سے برہمچاریوں کا کاروبار ہو اور یہ

۱۶۔ اس دعا میں ایک جماعت کی دعا ہے اور پھر فرماتا ہے: "اللہ تعالیٰ سے اس نسل پیدا فرمائے جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی شیعہ بنائے اور اس میں سے قوم پیدا ہو جس سے برہمچاریوں کا کاروبار ہو اور یہ

۱۷۔ اس دعا میں ایک جماعت کی دعا ہے اور پھر فرماتا ہے: "اللہ تعالیٰ سے اس نسل پیدا فرمائے جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی شیعہ بنائے اور اس میں سے قوم پیدا ہو جس سے برہمچاریوں کا کاروبار ہو اور یہ

۱۸۔ اس دعا میں ایک جماعت کی دعا ہے اور پھر فرماتا ہے: "اللہ تعالیٰ سے اس نسل پیدا فرمائے جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی شیعہ بنائے اور اس میں سے قوم پیدا ہو جس سے برہمچاریوں کا کاروبار ہو اور یہ

۱۹۔ اس دعا میں ایک جماعت کی دعا ہے اور پھر فرماتا ہے: "اللہ تعالیٰ سے اس نسل پیدا فرمائے جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی شیعہ بنائے اور اس میں سے قوم پیدا ہو جس سے برہمچاریوں کا کاروبار ہو اور یہ

۱۱۔ رب ارحم الراحمین

۱۲۔ رب ارحم الراحمین

۱۳۔ رب ارحم الراحمین

۱۴۔ رب ارحم الراحمین

۱۵۔ رب ارحم الراحمین

۱۶۔ رب ارحم الراحمین

۱۷۔ رب ارحم الراحمین

۱۸۔ رب ارحم الراحمین

۱۹۔ رب ارحم الراحمین

۲۰۔ رب ارحم الراحمین

۲۱۔ رب ارحم الراحمین

۲۲۔ رب ارحم الراحمین

اول کی پیدائش پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں

۲۳۔ رب ارحم الراحمین

۲۴۔ رب ارحم الراحمین

۲۵۔ رب ارحم الراحمین

۲۶۔ رب ارحم الراحمین

۲۷۔ رب ارحم الراحمین

۲۸۔ رب ارحم الراحمین

۲۹۔ رب ارحم الراحمین

۳۰۔ رب ارحم الراحمین

۳۱۔ رب ارحم الراحمین

خدا کو مستحق نہیں میں کی نشان دہی و ہدیٰ مگر آپ سے سب سے پہلے
 پروردگار کی طرف سے آپ سے ہے تعارف ہے وہی ہے ماں باپ
 سے ہے اور ان کی تک سے آپ میں وہی کی معاشی رہے اس میں ساری
 بات منقوس ہے اور وہی روٹی میں آپ سے بات صحت ہوئے عین
 آپ سے ہے ایک یہ صدقہ ہے جس کا رشتہ یا تک آپ سے ہمارے
 میں میں ہمارے کچھ اس سے اللہ تعالیٰ سے اس عظیم احسان پر اللہ تعالیٰ سے
 تمہیں یہ یاد دلاتی ہو جو خدا سے ہے اللہ تعالیٰ سے اور اس سے
 ہر وقت سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے
 اس پر اور اللہ تعالیٰ سے بہت سوں سے یہ ہے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے۔

پھر اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے
 میں یہ اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے

اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے
 اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے
 اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے

اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے
 اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے
 اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے

اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے
 اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے
 اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے

چینے کے اور دنیا میں اسے کٹر ہے کہ ہے یہاں پر جان بچش کے موقوف نہ
کھتا ہے۔

حیثیت چار یا ۱۳ سالوں میں جس کی عمر ہو، اسے اپنے جسم کے میں شامل
ہو کر اس میں عمل کی محاسن میں ہمارے بعد میں میں بھی شامل ہوتے ہیں اور
جسم کا تہہ کی ما میں تہہ میں ہو کر اس میں باقیہ جو اعمال کے عملی کے
ضرور قبول ہوتی ہے۔

لڑکی کی پیدائش پر آپ کا رد عمل

آپ کے بعد ہاں کی یہ ہے کہ آپ کو بھی مانتے ہیں اور قدرتی بات ہے
کہ آپ کو بھی صاف ہوا ہے کہ جسے جسے اسے اور شہر و دیہات سے بھی واقعی
اور آپ کی بھی میں شریک ہوں اور اس میں ایسا ہی ہے اس کے لئے اس کے
آپ کو بھی میں اس کے اور میں اس کے بعد ہاں اس کے لئے اس کے
ہو کر اس میں آپ کو بھی میں اس کے لئے اس کے اور میں اس کے لئے اس کے
کے میں بھی میں اس کے لئے اس کے اور میں اس کے لئے اس کے
اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں میں بھی میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
جو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
جانی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
حق دیتے ہیں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”میں نے تمہیں پیار میں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں اپنی طرف سے دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں اپنی طرف سے دیکھا ہے اور میں نے تمہیں اپنی طرف سے دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں اپنی طرف سے دیکھا ہے اور میں نے تمہیں اپنی طرف سے دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں اپنی طرف سے دیکھا ہے اور میں نے تمہیں اپنی طرف سے دیکھا ہے۔“

مخلوق جس کی مخلوق کی ایک اور اہمیت ہے اس کے ان عہدوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔

میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔
میں نے تمہیں دیکھا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے۔

قابل رشک صلہ

”پیارا لہو تعالیٰ کی رحمت ساقی ہیں یہ مقولہ جو اب معاشق متغیر علی تیر

کے دہانہ میں ہے۔ مثنوی باب السبع والرحمة علی الخلق ج ۲ ص ۴۳۳

تو اس کی تربیت اسلامی طریقہ پر نہ ہوئی تو وہ بھی اپنی دینی تربیت بعد ہی
کے گی۔ نیک علمی شاعری سے اس محسوس ہو گیا کہ بصورتِ حق سے میں بچا گیا
میں اور میرے

الام مدرسة ان اعدتها
اعدت طب الاعرج

ترجمہ: "ماں کی گونا گویاں درگاہ ہے، اوروں سے اس درس گاہ کو سوار دی
تو گونا گویاں یا افسوس اور پائیے و سب ان قوم و خود میں آئی۔"

حال یہ کہ اللہ رحیم جو بھی ورد و غنا کرے، خود چن ہو جائیگی، ۱۳۰ فرسوں سے
یہ ہم بھانڈی سے اس پر چڑی توجہ ہیں نہ کہ جاہلیت کے تصورات کو اپنی زندگی
کا حصہ بنائیں، اور مزید اوروں کے حصوں کی خوشی میں خالق ۵ عات و آخری نبی
سب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر کے اپنی دوستی میں دانا مسکین
ارپوں ہم تحریر اللہ والاخرة ۵ مصدقہ نمبر میں۔

یہ سہارا بیٹی کی کفالت

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا میں تمہیں بچپن صدقہ کیوں نہ بتاؤں، ۱۱۰
تمہاری بیٹی ہے جو تمہارا پاس وٹا دی گئی ہے اور تمہارے سوا کوئی اس کو نہ کر
سکتا ہے، ۱۱۱ میں سے اس کی کفالت کرنا" (یعنی شادی کے بعد بیوہ ہو جائے کے
جد پر ماں باپ کے حوالے نہ کی جاتی ہو)۔

اس سے مراد صدقہ نبی بیٹی سے جوش کی ہو جائے کہ بعد پھر اپنے ماں باپ
سے حوالے کر دی گئی ہے، خود اس سے کہ اس ۵ شام میں اور ساراں میں اس کی
حالت نہ ہو، کوئی نہیں سے یا اس کے لئے شومر نے اس وجہ سے اس وظیفہ

شہید محمد باقر بن ابی طالب و لا حولہ ولا قوتہ امی ۲۹۹

اے بیٹے! یہ وہاں باپ کے یہاں آگئی ہے، یہاں وہاں بھی اس سے مراد ہے جس کی شادی نہیں ہوئی ہے یا وہ شادی کے قریب ہے۔
مشائی باپ کے بارے میں بتا دے۔ یا کسی جسمانی نقص کی وجہ سے اس کی شادی نہیں ہو پا رہی ہے یا شادی کے قریب نہیں ہے۔ یہاں بھی بہت سی باتیں ہیں جو آپ کو بتانی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ سب باتیں حقائق سے تعلق رکھتی ہیں۔

جس شخص میں عقلیت پائی ہو وہی درجہ تا پہنچے ہیں، لیکن بھائیوں، بھائیوں، چھوٹی بہنوں اور بھائیوں والدین کے اپنے تئیں مارے جاتے ہیں کہ وہ معصوم آپ جانتے ہیں۔ اگر یہ باتیں ہیں۔ یا یہ باتیں ہیں کہ جب وہ چھوٹی تھیں تو اس کی ناروازیوں میں اس رات آپ نہیں تھکتے تھے اور اس کی خواہشات کو پورا کرنا آپ کا مقصد حیات تھا۔ آج یہ بے چارہ کو ماریں گے کہ آپ کے دماغ پر ہی سہ تو اس کو زخمیوں لگائے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے اس کی شادی کی جائے اور اس میں سب شخص ہی سے کہیں۔ درجہ و درجات کے ساتھ اس کی قدر کریں اور اس کی رشتہ داروں، رگوں، اور دوستوں کو بتائیں کہ یہی بیٹی یا اس کے لئے وہی شہرہ سوتا بناؤ، اگر یہ شخص نہیں تو اس کے لئے اپنے گھر میں صرف کریں، جو اسے تو چاہتا تھا کہ اس کے لئے بھائیوں اور بھائیوں سے رشتہ داروں نے پڑے تاکہ وہ برباد نہ ہوں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ آپ کا یہ عمل یقیناً اللہ جل جلالہ کے بارے سے آپ کو بہت کچھ دلائے گا۔

لڑکی اور لڑکے کے ساتھ احتیازی سلوک

"حضرت اس عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے یہاں بچی ہوئی وہ اس نے

اسے دورِ حمایت کی طرح زندہ و دوش نہیں یاد آتے اس واقعہ سمجھا اور نہ
انہوں کو اس پر ترجیح دی، تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ماں باپ و جس نماں پر جنت کی
شارت دی ہے اس کے ہمراہ ہیں۔

۱۔ مرنے کے بعد وہ بھی زندہ نہیں اور جہنم کا حق دیں۔

۲۔ مرنے کی توہین و تحقیر نہ کریں۔

۳۔ مرنے کے بعد بھی ترجیح نہ دیں۔

بہت سے گھروں میں بڑوں کو گھر و درجہ و اہمیت
کا صلہ ہوتی ہے۔ وہ بڑوں کو حاصل نہیں ہوتی۔ بڑوں کو بڑوں کی بیویوں و اولاد کی
ساتھ جو اچھا سلوک ہوتا ہے۔ وہ بیٹیوں، بیٹیوں کے شوہروں و اولاد کی
ساتھ نہیں ہوتا۔ دراصل بیٹی اور بیٹے کے ساتھ جو امتیازی سلوک ہوتا ہے،
اس میں یہ دیاں کام کرتا ہے۔ بڑی کی پرورش اور بڑے کے سے فی حلق سے اور
بڑے کی پرورش اپنے لئے۔ لڑکی سے کسی طرح کی دینی امید نہیں ہے اور لڑکے سے
بہت سی امیدیں ہوتی ہیں۔ بڑی کو دوسرے کے گھر کی رونق اور آبادی کا ذریعہ ہے
اور بڑے کے گھر کی رونق اور آبادی کا ذریعہ ہے۔ اس دین کا لڑکی نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ بڑے کی پرورش میں جو مال و دولت و جذبات کا اثر کرتے ہیں انہیں اس سے محروم
ہوتی ہیں۔ بڑی کی پرورش اور اس کے ساتھ سلوک میں اس کے فرض کا جذبہ تو کام کرتا
ہے۔ لیکن وہ مال و دولت و دنیاوی حوصلہ نہیں ہوتا جو بڑے کی پرورش اور اس کے
ساتھ سلوک میں کارفرما ہوتا ہے۔

لڑکی میں بھی حقیر سمجھی جاتی ہے اور خاندان میں بھی۔ گھر میں بھی بڑے کو

اس پر ترجیح مل جاتی ہے اور خاندان اور قہار کے دلوں میں بھی سہ و سہاہت حاصل رہتی ہے۔ ماں باپ بھی اسی وادہ ہاں والا ہو اور وہ تجھے سس دیتے تو پیش سودا دیتے ہیں، بہو جو ہتھ دیتے ہیں وہوں جد بات کے ساتھ دیتے ہیں۔ وہ اپنی کے گھر کی رافق ہے اور مٹی جو ہتھ دیتے ہیں وہ انکی اسے فیس یا معاشرے میں بہا مقام بنانے دیتے ہیں۔ بہو کو اسے زیادہ نہیں رکھتے ہیں مٹی و اسے کراسے دے رکھتے اور اس کا تدارک کرتے ہیں۔ یہ گھر حوں میں مٹی کی ہوا بھی دوسر پرستی، وہ مختلفت اور پیار رکھتا جو بیٹے کی وادہ ہوا ہے اسے بچے اپنے گھر کے بچے سمجھ جاتے ہیں۔ اور مٹی اسے بچہ غم کے گھر کے بچے سمجھ جاتے ہیں۔ خاندان اور قہار دلوں میں بھی مٹی کی اسے اپنے گھر کے بچوں کی طرح سامنے ملی جاتی ہے اور اسی حیثیت سے خاندان والوں سے اس کے ساتھ سلوک کی توقع کی جاتی ہے، مٹی کی وادہ کے ساتھ یہ ہے سوگ کا یہ تدارک ہوتا ہے۔ خاندان والوں سے اس حیثیت کے سوگ کی توقع لی جاتی ہے۔ اور خاندان والے بھی اپنے گھروں کے بیٹوں کی اسے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں وہ ان کی بیٹیوں کی وادہ کے ساتھ نہیں کرتے۔ یہ کسی اللہ علیہ السلام کی یہ حدیث مبارک مسلمان ماں باپ کو چاہیے کہ یہ ہر عمل پسندیدہ کریں۔ اللہ کی خوشنودی و رحمت حاصل کرے کا طریقہ یہ ہے کہ مسلمان ماں باپ مٹی اور برکے و بیٹوں اہمیت دیں، وہوں کے ساتھ برہنہ کا سلوک کریں۔ مٹی کو بھی گھر اور خاندان میں عزت و عظمت کا وہی مقام دیں جو وہ لڑکے کو دیتے ہیں۔ اور کسی معاملے میں بھی لڑکے کو مٹی پر ترجیح نہ دیں اور ہمیشہ بچے دوق اور معاشرے کی روایت اور دستور کے مطابق اس دین کے تقاضوں کو مقدم رکھیں۔

ایدا میں مٹی کی اہمیت سے کسی مٹی کا لڑکے کی توقع نہ ہوتی ہے۔ مٹی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث و رحمت پر نہیں رکھے وادہ ماں باپ اسے مٹی

کے ساتھ حسن سلوک کا اس سے بڑا در فوری نہ ہو گا کہ یہی ضروری چیزیں
قیامت کے روز اس کے لئے جنہوں نے غنائی ملک سے آزادی حاصل کی تھی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا، اس کی قوم میں اس کا بڑا تھا، وہ
پیارے اس بچے کو پھانسنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بچہ تو پوچھا یا تمہیں
اس پر رحم آتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں
بچے پر رحم نہ آتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ رحم پر رحم کرنے والا ہے۔ اس
کے والد کو سارے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

عقیدہ کرنا

بچے کی طرف سے عقیدہ کرنا مسنون ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچوں
کا عقیدہ کیا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ بچے کا عقیدہ ضرور
ایک مستحب صدقہ ہے، فرض نہیں ہے کہ وہ کیا جائے۔ اگر وہی نہ کرے تو وہی
گناہ نہیں ہے۔ باپ خوش حال جو تہہ ملیں سے کہ عقیدہ کرے یہ بچے کی جان کا
صدقہ ہے۔ عقیدہ کرانے سے حدیں اور پہچانی میں دریافت و مصداق سے بچے
کی شائستگی ملتی ہے عقیدہ کرانے سے بچے کی بہت سی نصیحتیں اور تہذیبی ہیں۔ اللہ
بچوں کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ خوشی کا طہر ہوتا ہے۔ عقیدہ کا گوشت غریبوں میں
تقسیم کرنے سے غریبوں کی دعائیں بچے کو ملتی ہیں، اس کے قبول ہونے کا قوی
امکان رہتا ہے۔ رشتے داروں اور پڑوسیوں کو بھی گوشت دیا جاتا ہے یا کھلایا جاتا
ہے۔ اس سے سماجی روابط مضبوط ہوتے ہیں۔ اخوت اور بھائی چارے کی فضا مستوار
ہوتی ہے اور مودورے کے حلقوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا شواہد ہے۔

ہَذَا نَفْلٌ عَلَامٌ رَحِيمَةٌ بِعَقِيدِهِ مُدْبِخٌ عَنْ يَوْمِ النَّاسِ وَنِعْلَقُ وَأَنَّهُ

یہ امر بہت رحیمہ و رحمہ الہی ہے

اٹھ بیسویں میں، سینیسویں میں اور ان کی تہاں کریم یہ ہے۔ پچھلے سال
چند سو سال سے پہلے وہ اس عقیدے یا جیسے مثلاً بچے منگل کو پیدا ہوا ہے تو وہ
(سوموار) کو قید کیا جائے۔ جس کو بھی قید کیا جائے وہ پیدا ہونے کا ساتویں دن
پاسے گا۔

کرنی وجہ سے ساتویں دن نہ رہیں اور چاروں میں دو دن یا بیسویں دن رہیں
اور اس سے حد بھی ملے گی۔

عقیدہ سون تہاں کریم سے استیغاثی کی ریت سے ہدایت سادہ اور میں
اس تہاں کریم میں اس میں ایک بات اور کچھ ہیں۔ عقیدہ کا گوشت سب کچھ
ہوتے ہیں۔ اس میں ہی قسم کی قید۔ وہ ان کی یا مانی نہیں جاسکتے۔ مصیبت میں
میں نے اور کچھ میں ان کا وہ ثبوت نہیں ملتا۔

عقیدہ کا گوشت چاروں قسم کا جاسکتا ہے۔ اور چاروں بھی اس میں جاسکتے۔
موت کے بعد کچھ جاسکتے۔ عقیدہ کا گوشت قبائلی عربوں کو دین کے لیے بھی
جاسکتا ہے۔ یہ ہے کہ گوشت کے جس حصے میں جاسکتا ہے، ایک حصہ کھانے
کے لیے اور ایک حصہ شہر اور دوستوں کے لیے اور ایک حصہ عروسی اور میلوں
کے لیے۔

اسی وجہ سے ہی کہ عقیدہ کچھ میں ہے۔ وہ تو وہاں سے ہے کہ بعد ہا
عقیدہ رہتا ہے۔ سیدنا اس میں ایک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ یہ کہ
نہی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے عقیدہ کو کیا۔

یہ روایت میں اس بات کی وضاحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت
میں کے بعد یہ عقیدہ کیا۔

سیدنا محمد بن عبد اللہ

جو مصنف یہ کتاب

پیش کر رہا ہے

نہ۔ مگر کسی حد تک وہ سے یہ میں نے ہی تھی کہ وہ یہ کہہ کر سے رہا ہے
فرماتے تھے

بچے ہی وہ کہتے تھے کہ یہ عین وہ ہے جس کی اس کی طرف سے وہ کہتے تھے
اور اس کے بعد وہ میرے پاس رہا۔

کئی دن بعد وہ کہتے تھے کہ وہ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
نہ۔ یہ کہتے تھے کہ وہ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
پہلے ہی وہ اس کے پاس رہا ہے۔

یہ کہتے تھے کہ وہ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
تو یہ کہتے تھے کہ وہ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
میں نے اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
دست پہ۔ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ

حالت میں رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
عالم میں رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
نہ۔ یہ کہتے تھے کہ وہ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
"وہ کہتے تھے کہ وہ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
کی طرف رہا ہے۔

یہ کہتے تھے کہ وہ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
یہ کہتے تھے کہ وہ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ

الہامی کہتے تھے کہ وہ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
نہ۔ یہ کہتے تھے کہ وہ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ
یہ کہتے تھے کہ وہ اس کے پاس رہا ہے اور وہ کہتے تھے کہ وہ

نہ جھگڑا اور مائیں بچی سے دو دوسراں کا ملنا دیکھ کر (یہ حد تک
اب سے بڑے سے) جو شیر خوار بچی کی تکمیل کا چاہئے۔

ماں کا اودھ بچے کا فطری حق ہے اور بچہ صرف باپ ہی کی دیکھ بھال سے بڑا
ہو گا جی جہ کوشش ہے بعد ماں کو چاہیے۔ بچے کے لئے باپ کا غصہ بچے پر۔ اتار
اور بچے کی حق تکمیل ہے۔ بچوں کو اودھ پر نا انصافی کھانچ کا مخالف دستور اور عام
معمول ہے، جس کا دور اور اعلیٰ درجہ ماں کی طبیعت و اہمیت میں متحرک ہے۔ یہ
صرف ماں بلکہ چھوٹی طبیعت میں بھی موجود ہے۔ ماں میں طبعی جہد ہوتی ہے کہ
تک سے ہاتھ پے معصوم بچوں و خوش قسمت میں اودھ پاتی ہیں وہی مصلحت اور
محبوب ہے۔

کی تہ قرآن مجید سے ساری تائید نہیں ترمیم و طبیعت کی مصلحت پر
ہی تھا۔ یہاں سوچیں ماں سے اس دھندلای و غیباری مثال سے ملاحظہ ہو۔
کے سے یہی محسوس ہوتی ہے۔ اندھوں کی تائید اس کے فعل کی تائید ہوتی ہے۔
کو پسند ہوتی ہے اور اس دہلیز سے نکلتی ہے اور یہ یہ ہے۔ اندھوں کے سارے مصلحت
انہی طریقہ و حکم اس عمل پر عظیم حکم اور مصلحت بشارت دیتے ہیں اس کے باپ پر
لوم ہے۔ ماں کو اگر وہی ہمدردی و سے تائید ہے کہ بچے کا اودھ پاتی ہے۔ اس
سے بچوں کی صحت بھی ٹھیک رہے گی اور دوسروں کی عمر تک ماں باپ جو کئے تھے
بھی ہوں گے۔

یہی مصلحت اللہ علیہ السلام کے یہاں حسب سبب سے چھوٹے فرد و صفت اور یہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور راج نے آپ کو
خوشخبری دی مائیں، آپ نے اس خوشی میں اسی وقت ایک غلام آزاد کر دیا۔ جب ساتوں
اس جو تو عقیقہ کیا اور بچے کے ماں اتروائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ

معد سے دوسرے شکر سے ساتھ اس میت سے کہ اللہ تعالیٰ کی امانت تھی اللہ تعالیٰ سے
 لے کر "مجھے اجر ملے گا، برداشت کریں تو وہ دین کے سے یہ طیف و نغمہ
 حریت، وسیلہ جنت و زبردست و روا کریم و دریدہ سے۔ اس صراحت کے
 معد میں اللہ تعالیٰ والدین کو حسرت سے سوار سدا کا اور جنت میں ایک مکمل تیار کرنے کا
 جس کا نام شکر کا مکمل ہے۔

حضرت یوسفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"حسب کسی بندے کی داد کا تقاضا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہے دشمنوں سے
 پوچھتا ہے تم نے مجھ سے بددے کے بچے کی روح قص کی آفرینتے ہو یا کہتے ہیں
 جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں تم نے اس کے دل سے ٹکڑے تو کیا فرماتے
 کہتے ہیں جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں پھر مجھ سے بددے نے کیا یا
 فرماتے جواب دیتے ہیں (پروردگار) تجھ سے بددے نے تین آفرینوں اور اس
 مصیبت پر اس نے "تَاللّٰہِ وَاَنَا اِلَیْہِ رَاغِبٌ" پڑھا۔ یہ سن کر اللہ تعالیٰ دشمنوں کو
 حکم دیتے ہیں: مجھ سے بددے کے لئے جنت میں ایک مکمل قصبہ بنا دو اور اس کا نام
 "بیت الحمد" شکر کا مکمل رکھو۔"

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھی ہوں تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان جوڑے کے بھی تمیں نابالغ بچے مر جائیں تو یہ
 بچے قیامت کے روز جنت کے دروازے پر رک کر کھڑے ہو جائیں گے، اور جب
 ان سے کہا جائے گا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ تو یہ معصوم بچے جواب دیں گے
 جب تک ہمارے ماں باپ جنت میں داخل نہ ہوں گے، ہم جنت میں نہیں جا سکتے

مے سے بھجروں کا قیام اور پانی کا مشینہ دو رہے۔ اور بھاری رحمہ اللہ علیہ
 حضرت سید محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اہل بیت علیہم السلام سے
 جملہ حناء بہا براہیہ و سہا سماعیل علیہما السلام۔ وہی
 لوصفہ۔ حتی وضعہا عند الیوم عند فوجہ فوق و مردم فی علی
 الصعدہ۔ و لیس بیکہ یومند حد و لیس بہا ماء۔ فوضعہما
 خالک و وضع عندہما حرنہ لہ کمر و سفاء لہ ماء۔
 ترجمہ: چھ ریمہ۔ سہا سماعیل (وہی) اور سہا
 سماعیل علیہما السلام سے وہی و سہا سماعیل علیہما السلام سے
 آگے ان دونوں کو (وہی) لہا لہا پانی سے اہل بیت کے قریب
 مسجد کے باقی کتبے میں سہا سماعیل سے اہل بیت کے قریب
 کوئی نہ تھا۔ اور یہی وہی پانی تھا۔ وہی سے محمود کا پانی کا پانی
 تھا۔ اور پانی کا یہ مشینہ وہی سے پانی سے پانی۔
 غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت سید محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 حضور پانی کا نظام یا پانی کا پانی ہے۔

وہ خرچ جس کا اجر سب سے بڑھ کر ہے

”حضرت ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہر سنی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ایک اثری وہ ہے جو تم سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کی
 ایک اثری وہ ہے جو تم سے کسی نام نہاندہ سے آواز کے سیدہ خرچ
 کی حد ایک اثری وہ ہے جو تم سے کسی غریب کو صدقہ میں دے
 یک اثری وہ ہے جو تم نے اپنے دل و عیال پر خرچ کی۔ ان میں سب

سے روایت کی ہے کہ اس نے اپنے اہل و عیال پر حرق کی۔
 اس روایت کی مریدانہ استحضار سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حدیث سے
 منقطع ہے۔ یہی مسئلہ مذکورہ مسلم سے فرمایا۔

سب سے بڑی شرفی روایتی ہے، جس کو آپ نے ہاں بچوں پر
 حرق کیا ہے اور وہ شرفی ہے جس کو آپ نے راجہ کی سوار کی پر حرق
 کیا ہے اور وہ شرفی ہے جس کو آپ نے راجہ کے راجہ پر حرق کیا
 ہے۔ ابوظہر (ابو یوسف) نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ہاں بچوں پر حرق کیا ہے۔ اس سے بات شروع کی اور پھر وہاں سے آئی ہے
 کہ اس کو اس کا مونس ہے جو اپنے بچوں سے چھوٹے بچوں پر
 حرق کرتا ہے۔ یہ تو اہل و عیال کے چاہے اور شرفی ہے۔

اس پر حرق کرنے میں بے حد تعالیٰ و اس سے منقطع ہے۔ یہ حدیث
 میں ہے کہ اس نے اس کے ہاں بچوں پر حرق کیا ہے۔ اس سے منقطع ہے۔
 اس میں اس نے لکھا ہے کہ وہ قریب اور ہاں سے منقطع ہے۔ اس کا ہر
 میرے صاف ہے جس پر اس نے بے حد تعالیٰ کا ہر دست ہوگا۔ یہ ایک عجیب و غریب
 حدیث ہے، اہل بیت کی ہے کہ جو میں نے پر حرق کر دیا ہوں، وہ اللہ تعالیٰ کا ہر
 سے منقطع ہے اور میں نے اس سے حرق کر دیا ہوں، اور یہ بڑے ہو کر جو حیرت
 میں کا ہر کہیں گے، وہ میرے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔

وہ باپ جس کا چہرہ بدر کامل کی طرح چمک رہا ہوگا

حضرت ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ اس

سے اس کتاب ان کو کتاب باب فصل النعمہ علی العیال ۳۴۴

کے ساتھ باب البر والصلہ ۳۴۵

تہ سنی بد علیہ ہم کے رشتہ دار یا کسی شخص کے خلاف ادا ہے یا
 طلب کی تا کہ اس پر کسی کے لئے ہاتھ چھوئے سے بچا کر رکھے اور
 اپنے اس عیال کے لئے وہ کسی دوسرے اور اپنے بڑے کسی کے ساتھ
 جس سے اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔
 اس کا چہرہ بد حال کی طرف نہ ہو بلکہ ہر حال میں اس کے حال میں
 اس کے پاس سے اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔
 اور اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔

میں میں سے اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔
 اور اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔
 اور اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔
 اور اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔

اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔
 اور اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔
 اور اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔
 اور اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔

اور اس کے ہاتھ پیرا ہو تو اس سے اس کے اس حال میں نہ لگا۔

جس نے دستِ حساب یا کے اور ۱۰۰ پر بھی اس میں سے کچھ نہیں نکالے۔
 اس نے الجہ پر ۱۰۰ کی غارت بڑا کھنکھن کا تھا۔ اور اس میں ۱۰۰ میں سے کچھ نکالے۔
 پتہ۔ تھیلے کے طور پر ۱۰۰ کی پورٹ سالی معرث۔ یہ پتہ نہیں مسدود
 ۱۰۰ کی پورٹ پر ۱۰۰ کی پورٹ سے محروم ہو چکا۔ ۱۰۰ پر بھی مدد حق کا حساب ہے۔
 ۱۰۰ کی پورٹ کے اس میں سالی ۱۰۰ کی پورٹ سے کچھ نکالے۔
 ۱۰۰ کی پورٹ کے اس میں سالی ۱۰۰ کی پورٹ سے کچھ نکالے۔

مسلمان باپ اپنی ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی
 نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔
 ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔
 ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔
 ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔
 ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔

۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔
 ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔
 ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔
 ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔
 ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔
 ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔
 ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔
 ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔ ۱۰۰ کی حالت میں سے بھی نکالے۔

حضرت ابو مسعود مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عداوت ہے۔ یہ مصلیٰ مدعیہ اند
 سے شرفیابی

ان طرح حرفی سند میں یہ تہ قدس و تعالیٰ ہے کہ اس
 زبانی صلاطین میں حصہ و قسماں ہوتا ہے۔ یہ تہ قدس و تعالیٰ
 سے ہے کہ ہر مہر و حکم کا ایسا ہے کہ وہ اپنی اپنی
 تہ کی میں ہیں جو ہر اس میں تہ کی ہے یہ تہ میں ہوتا ہے۔
 فالحکمہ میں رہتے ہیں۔

یہ طرح نفس و قوت ان کی ہوتی ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں

اولاد کے ساتھ حسن سلوک

یہ کہ یہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں
 ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں ہوتا ہے کہ ہر ایک میں

کرمش قسمتی سے یہ کہے کہ کوں نے چنگل میں پھنسے سے حق حاکم تو
 بھی یہ والہ ہیں کہ نے استقلال اور اس وقت میں کہ اپنے حق باپ سے دل لگاؤ
 نہیں ہوتا۔ اس باپ کے سے اپنا جو جد و جہد بات پیدا نہیں ہوئے جو سعادت سرور
 ، اس سے اس میں ہوتے ہیں۔ اس باپ نے اس کی دانی اور ناطق کا رونا
 اتے جتے ہیں حال اس کو فانی در۔ اس سے جس سب سے اثر کی سب
 کے ملک کا نام ہے اور جس وقت کی ساری اورانی یہ اور اس کے سر اس کی
 وایت ہوتے ہیں اس کے میں اس کا پہلا سرور، اس کا ہر دم کہیں ہوتا ہے۔

اس کی اس مدلول کا تیسرا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے اپنے اعتدالی اعتبار سے
 تمام ہست ہوتے ہیں، اور اس اعتدالی ہستوں سے باہر ہر ہست ہوتا ہے، جن
 کی مدت وہی نسبت میں پایا ہے۔ وہی یہ کا نامہ انہی ہوتا ہے۔ وہ ہوا
 میں، ہست، ہست، ہست، خود ہی عظمت، استقلال، خوش اعتدالی، خوش مزاجی
 ، خوش طبعی و غیرہ جیسے اعتدالی فضائل سے محروم ہوتے ہیں۔ اس کی بجائے وہ
 صفتوں میں کھٹکے نظر کی نظر کی اس کی ہستی میں، کھٹکے ان اور اور یہ جیسے
 مانی در اس کا شمار ہوتے ہیں، وہ اثر اپنا جو وہ ہست ہوتے ہیں، یہ صفتوں اور انہی
 نکتے میں اور اس میں اس کا پہلا سرور، اس کا پہلا سرور، اس کا پہلا سرور، اس کا پہلا سرور
 طریقوں سے کرتے ہیں۔

اس باپ واقعی وہ اس کی تمام ہستوں میں اس کا حق لکھیے اور ان کے ساتھ ہو گیا
 ان سے کچھ جیسے سوائے اس کے خود اس سے توقع ہوتے ہیں۔ تب ہی اس کے
 میں اس سے اس کے سے یہ دعا نکل سکتی

”رب ارحمہما کما رسیٰ صغیر“

ترجمہ: ”اے خداوند مہربان سے پروردگار ان دونوں (اس باپ) پر رحمت

دے جو وہی اس کا نکل آیت ۴۳

بہشتیہ قس میں سے ہے یہ مدت کی شکل میں ہے
 مہر کے درمیان میں تھیں جو ان کو ان کے تقدیر سے
 تیار کی مدت میں سے اختیار کیا میں سمجھتی یہ بھی خیال رکھو کہ مدت
 خود پر مشتمل نہیں ہے یہ مدت وہ ہے جو مدت کی شکل میں ہے
 وہ ان میں سے ہے جو مدت میں ہیں جو مدت میں ہے
 یہ مدت ہے جو مدت میں ہے جو مدت میں ہے
 یہ مدت ہے جو مدت میں ہے جو مدت میں ہے

و سبب یہ علی کہ لا بھی للرحل ہ بقصد علی روحہ و ولده الی
 حواء معہ حواء و ان لا مدعو علیہ

مہر کے درمیان میں ہے یہ مدت میں ہے جو مدت میں ہے
 مدت میں ہے جو مدت میں ہے جو مدت میں ہے
 یہ مدت ہے جو مدت میں ہے جو مدت میں ہے

اختلاف بن قیس کی نصیحت

میں بن قیس سے مشہور ہے کہ میں نے ان کی شان و شہرت میں کی رہائی
 میں نے ان کی شان و شہرت میں کی رہائی
 میں نے ان کی شان و شہرت میں کی رہائی

یہ مدت میں ہے جو مدت میں ہے جو مدت میں ہے
 یہ مدت میں ہے جو مدت میں ہے جو مدت میں ہے

عے "احف بن قیس کے کہ

اَہم لَمَّا قُنُوْا، وَحَمَادٌ ظُہُوْرًا وَحُیْ لَہُمْ اَرْضٌ دِیْنٌ وَسَمَاءٌ
ظَلِیْلَةٌ لَّان طَبِیْرًا، فَاَعْطَیْہُمْ وَاِنْ عَصَوْا فَاَرْصَیْہُمْ فَاَنْہَیْہُمْ بِمَسْخُوْرَتِ
وَذَقَہُمْ وَیَحْیُوْمَتِ خَیْطُہُمْ وَلَا یُکُنْ عَلَیْہِمْ ثِقَلًا فِیْسَلُوْا حَیَاتِہِ
وِیَسْمُرُوْا فَاَلَاکَ ۞

ترجمہ: "اے اہم! جب تم نے سوئے، وحماد! ظہور میں آئے اور حوی! تمہاری زمین دین و آسمان
کے لئے اس میں کی طرح ہیں جو نہایت کم و زیادہ ملے۔ اے
اے اے جو! اگر تم نے اس آسمان کی طرح سے جو میں پہنچا ہے
سوئے ہے۔ ہم کی کہہ سہا کے لئے یہ کہہ سہا کے لئے یہ کہہ
اہت کرتے ہیں۔

لَیْسَ اِنَّ اَرْآپ سے بچھڑا رہے تو خوشی کے ساتھ اسے پورا
کھینچے۔ اگر وہ غم زد ہو اس کے دل کا غم دور کھینچے۔ آپ انہیں کہتے
وہ آپ سے محبت کرے گی۔ آپ کی یہ نہ ٹوٹیں و پسند کی
آپ بھی اس کے لئے تگ و دو کا قابلِ برداشت و جوشِ پیشہ نہ وہ آپ
کی رنگوں سے متاثر ہوئے آپ کی موت چاہئے کہ آپ سے قریب
آئے سے غرت کرے۔" ۞

احف بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ کی سنِ نبوت ۱۰۰ ہجری میں چلے اور بارہ پڑھے
اور اے چلے کہ "اے اے! یہ نبوت میں سے اس ۱۰۰ ہجری میں ہوئے ۱۰۰ چلے۔"

بچوں کے ساتھ سلوک میں مساوات

آپ کی اولاد جو نے کے نام سے آپ کے سارے بچے بڑے ہیں اور سب کا آپ

۱۰۰ ہجری میں اولاد کی اولاد ۱۰۰ ہجری میں ۱۰۰

۱۰۰ ہجری میں ۱۰۰ ہجری میں ۱۰۰

بچے و بچے

پہلے تعلق سے بندہ آپ سب سے سوتھ نہیں سوتھ کرے اور کسی کو کسی پر ترجیح نہیں دے گی ایسا بھی ہوتا ہے۔ پہلی بیوی یا پسے شوہ کی اور موجودہ شریف حیات کی دو دیکھیں وہ اپنی فاسلوں میں بیٹھا تھا جس شریف حیات سے مدد ملی وہ بھی سے اور اس کی اس کے مقابلے میں شریف حیات کی اور کی زیادہ قدر کی جاتی ہے اور پسے شریف حیات کی اس کے حقوق نکل امداد ہو جاتی ہیں۔ وہ بھی شریف کی بیوی سے بچوں میں سوئیاں وہ سب اوقفہ کے یا ان کی میں فرق یا جاتا ہے۔

حضرت محمد بن علی بدقولی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے والد نے مجھے ایک چیز ملی تو عمر دست روحہ (میرن والدہ) سے میرے والد شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں اس پر اس وقت تک رسد نہ سکیں سوں جب تک کہ تم اس بہہ پر سوں۔ یہ سہلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنالو، چنانچہ حضرت شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنے بیٹے محمد بن ابی طالب کو دست روحہ کے من سے ایک غلام بہہ کر دیا ہے اور عمر دست روحہ کے مجھ سے ہو ہے کہ میں اس بہہ پر آپ کو گواہ بنالوں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا جس طرح تم نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام سے کیا اسی طرح اپنے سب بیٹوں کو بھی ایک ایک غلام دیا ہے۔ سوں نے ہاں کہہ دیا کہ ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اتقوا للہ واعدلوا فی اولادکم“

”کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان برابری کرو“ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد واپس آئے اور مجھے جو غلام بہہ کر دیا تھا، وہ واپس لے لیا۔

یہ صحیح مسلم کتاب الہجاب، باب کبر ہذا تفصیل بعض الاولاد فی الہمة ج ۲ ص ۳۰

یہاں روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسولی بات سن کر فرمایا کہ "لا اشهد علی خور" میں تم پر گواہی نہیں دیتا۔
 ایک روز رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیر جی بہ قادی مرے سے فرمایا "یسرک با بنگووا لیت علی لبوسو"۔

جیسی کہ یہ ہے کہ تم نے اس کو تمہارے بارے میں کچھ تمہارے ساتھ یہاں جس سبب سے میں نے "کہتے ہیں کہ شیر جی بہ قادی مرے کو آپ دیا کہ" کیوں نہیں؟
 تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تمہارا یہ کہہ دو کہ میں نے رسولی بات سن کر فرمایا کہ یہ قادی مرے سے مراد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہیں میں نے دیکھے تھے وہ قادی مرے کا یہاں نہیں لے کر آئے۔ یہاں اپنی زبان پر نکال دیا پھر میں نے اس کو آپ پر اس میں بھی دیکھا کہ آپ نے فرمایا
 لہذا عدت بیٹھا

تو جہنم تم نے اس باتوں کے درمیان برائیوں میں لیں۔
 مصحف عبدالرزاق میں اس روایت پر یہ بھی اضافہ ہے
 فاروق ہیں بلکہ ولولہ فی القبل "۔

تو جہنم میں اس کے درمیان برائیوں اور چارے بوسے میں ہوں۔
 یہ تو اس نے رسولی بات نہیں ہے کہ آپ کے بارے میں کچھ یہاں صحت کے لیے طبعی طور پر بھی کسی کے لیے حرف صیانت زیادہ ہوتا ہے، صحت میں مسرت نہ ہاں کے قادی مرے سے اس کا اس کے مطالبہ کیا گیا ہے۔ حدیث میں اس بات کا مطالبہ کرتا یہ ہے، وہ سلوک اور برتاؤ ہے۔ آپ کی اور دوسرے سے آپ کے بارے میں کچھ برائیوں اور سب کا آپ پر یکساں حق ہے لہذا آپ

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

اسی طرح بچوں کے ساتھ سلوک میں مساوت یہ بھی ہے کہ کسی ایک بچے کو
بار بار تعریف نہ کرے جس اوقات اسے میں والدین سے یہ غلطی سوتی ہے کہ کسی
ایک بچے کو بار بار ہوشیاری دیتے ہیں کہ اب تم بڑے ہو رہے ہو جس سے اس کا
مغلوبہ مخالف یہ کہتا ہے کہ باقی بچوں پر قیوف ہیں یا اس کے مقابلہ میں تم بچو ہیں
اور بادشاہ اللہ یہ نہ بہت ہی ہوشیار ہے۔

دوسرے قصص یہ دیتا ہے کہ وہ بچے جانتے ہیں کہ وہ درخشاں انسان
نکاح میں ہوشیار تو ہیں کہ ہم وہ ایسی ہی پگھل دیو قیوف ہیں۔ کام سے وہ تو اپنی
کلمات سے ہم جیتے بھی کام سے اس سے آگے نہیں جاتے۔ قیوف ہیں۔ وہ تو اپنے
کاموں کی بھی۔ یاں لگان ہیں تو چاروں طرف سے اس کا دھوکا دیا گیا ہے۔
لہذا والدین کو چاہیے کہ یہ بچہ ہوشیار نہ ہو۔ بہت کا بار دے۔ اس میں بعد
اس کی ہوشیاری اور قیوفیت کی طاقت کا بھی اثر ہے۔ اس سے اس کا دل بڑھتا ہے۔
اور نظر ملک جاتی ہے یہ عاصمیں پیدا دیتے ہیں۔

اسی طرح بچے بچوں سے اس کی "انگوٹھی" پر کبھی بھی قیوف دیکھا کرتا ہے نہ
اسی، اور بچہ یہ اس کے میاں میں وہ قیوفیت نظر آتا ہے۔ تو بچہ میاں میں۔ سو
نور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے والدین اس سے بہت آپ میری دعا دے کہ فرمائیے
لیکن یہ دعا اس سے یہ نہ کیجیے، ایسا کوئی "تہنہ" ہی مگر کاڑکا ہے۔ تبہاری
پھر بھی کا ہی توڑکا ہے اور تم دوستانہ ہوشیاری سے کتنا کام کرتا ہے اس
کے طور و طریقے، انکو بات کرتا ہے تو اس سے چوں نکلتے ہیں اور تم بچہ
تک یہ قیوف کے یہ قیوف ہی رہے اور نہ ایسا۔ کیجیے۔ مگر یہ نہ کیجیے۔ حد
ایسا نہ کیجیے، اس طرح کرنے سے ایسے خاصے بچے اپنے آپ کو بے قیوف
کبھی نکلتے ہیں۔ اور تم بچہ اپنے آپ کو دیتے رہتے ہیں۔

بچوں پر شفقت اور ان سے نرمی کا برتاؤ

شفقت کا مطلب کی پیارا اور محبت ہے۔ ایسے تو بڑوں کا رب اور چھوٹوں پر شفقت ساریت اور احاطہ کا عملی اصول ہے اور کہہ سکتے ہیں اسلام اور پیار ہے۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت زیادہ تاکید کی ہے۔ یعنی اپنے بچوں پر شفقت کی خصوصیت اہمیت ہے۔ یہ معصوم بچے اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہیں۔ آپ نے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت کی اس کی نگہی اور مناسب تربیت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے اس کو دینی و شریعت کے سانچے میں ڈھالنا آپ کا فرض ہے۔ یہ فرض اس طرح عطا ہوتا ہے کہ آپ اپنے بچوں کی تربیت میں شفقت و پیار کی حیثیت لیں۔ شفقت کا یہ مطلب نہیں کہ بچوں سے بے جا پیار کر کے ان کو صدی اور خود کو تار مار بنا دیا جائے اور ان کے کسی فعل پر خود کو کسی بھی طرح کا ہولناکی پر پڑنے نہ دے، بلکہ بچوں کو بری عادت و اطوار سے روکنے کے لئے ہر وقت ضرورت بخشی سے کام لینا چاہیے۔ نہیں ہر شے کے یہ بخشتی بھی شفقت آئی اور نصیحت کے سے ہر مشائخ کی عمر سات سال کی ہوئی تو اسے مار پڑھنے کا علم دیکھتے اور اپنے ساتھ ساتھ اسے اسے مسجد میں لے کر جائے۔ اگر آپ کو نہیں کہ بچہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے تو اس میں سستی کو رہا ہے تو اس کو تنبیہ کیجیے۔ اس طرح سے ان شاء اللہ ان سال کی عمر تک ان کی نماز پڑھنے کی حالت پختہ ہو جائے گی۔

میں نے وہ بچہ بھی سستی کر لیا تو اس پر سختی کی جائے اور شرعی حدود کے اندر سے روکے دے دیتے ہیں۔ اس طرح آپ نے محسوس کیا کہ بچے، جموں کی حالت باطنی سے قوی سے سمجھائیے، لیکن اگر چہ وہی حرمت رکھتے تو بخشتی کیجیے۔ عرصہ پہلے کی بھی یہی حرمت کو ایک نظر انداز کر دیتے کیجیے، اور اس حرمت اس کی حالت میں پاس کی۔ اس کے اور کرنے کی فکر کیجیے اور اس کے لئے ہر ضرورت پڑے تو بخشتی

کسی کچھ اور حسبِ پٹائی حمد میں سے نہ جتنے تو اس کی ذی نگری کچھ گھٹیں
ادار میں۔ سے محسوس نہ ہو۔ ادارہ میں خصوصاً کچھ میں عام کرنے والی ادارہ سے
تو اس سے وہ بگڑا ہوا اور ہم تہذیبوں سے بہ تکلف ہونے نہ چاہیے۔ بلکہ اس
کے ساتھ تہذیب میں رہتے چاہیے۔

یقین خدا کے لئے یہی تھی نہ کچھ کہ آپ بچوں کے لئے میت اور امتیاز
مستحق ہیں۔ بلکہ یہ طریقہ یہ ہے کہ بچوں کی نامناسب حرکات و انجمن طریقی
کچھ ادارہ میں ہی تہذیب آگئی اور اس کے عیوب کی سبب سے معلوم کچھ اور اس کی رہا
تہذیب کا مناسب عمل تلاش کچھ وہ جہاں تک رہ سکے۔ یہی ہے ساتھ اس کی رہا
اور اس کے لئے سب سے آسان اور سواڑ طریقہ یہ ہے کہ یہ باتیں بچوں کو
ہاتھ میں اور اس کے ساتھ اس کے خیال میں شریک اور سہجائی جائیں۔ اسی طرح
وہی فرقہ سنی پھر یہ اصول یہ طریقہ ہمیں درجہ میں رہا اور اس کے مختلف
واقعات اس کے ساتھ اس کے ال کے ال کے بہت ہی چھوٹے تھیں۔

آپ کی سیدنی اور اس کے ساتھ اس طرح کی تہذیب کہ ہم ہمیشہ کی ہو،
حکومت کے تہذیب اور اس کی بات مانو، شیخ یہ روئے ہوئے اپنے دوستوں
سے یہ باتیں کا کا نظر پڑے۔ چنانچہ ضد مست کیا کہ وہ عید و کچھ بہت ہی زیادہ
اثر نہ ہو۔ اس کی طرح نبیہ علیہ السلام صلوٰۃ والسلام اور سنی پھر یہ رسول اللہ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلوٰۃ والسلام کی بات سمجھنے سے اثر ہوگا۔ اس سے
کہ بچوں کو فطرتاً ہی یہ باتیں محبوب و محترم باتوں سے اجڑی جاتی ہے۔ اور یہ
سب کی صورت میں ہمیں سے اس کے آپ اپنی اپنی شریعتوں اور آپ کا جو
سے مٹی والے ہوں۔ بعد از ہم مسلمان ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی میں
اور ہمارے اس سے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت تھی کہ بچوں سے تنہائی نرمی اور
شفقت کا معاملہ فرماتا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر سے وہ اس کے تہذیب

تے تو جو بچے رہتے ہیں، انہیں آپ ساتھ ساتھ پرانے یا نئے بچے بھی جیتے
 رکھتے رہا کرتے تھے۔ جو بچے آپ کے ساتھ رہتے تھے انہیں ہم سب
 آپ کے ساتھ رہنے میں ہرگز کوئی رکاوٹ نہ دیتے، بلکہ ان سے بڑی محبت
 کرتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسی بات سمجھنے اور یہ صفات آپ کے ہر پیر سے حاصل ہونے
 دے۔ آمین

میں ساری عمر سے آپ کے ساتھ رہا، اس وقت انہیں کے بہت آپ کو بھی محبت
 تھی۔ ان تمام بچوں کے بچپن، جن سے آپ کے بچے کو بچا چاہتے ہیں۔ مثال
 کے طور پر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ کسی کی محبت نہ کرے، بلکہ آپ کے
 جواب دہ ہو۔ میں اللہ کے ساتھ رہنے والی، اپنے والدین کے ساتھ رہنے والی، میری
 بیوی تو آپ کے ساتھ رہنے کے ساتھ رہنے کے ساتھ رہنے والی، اس کو آپ
 محبت سے کہیں روک نہیں سکتے۔ آپ سے کوئی ملے آیا اور آپ کے بچے سے مراد
 یہ ہے کہ وہ کہہ دے کہ بچہ نہیں ہیں۔ یا بوسورت میں تو وہ یاد رکھیے کہ آپ
 اس ممکنہ طور پر محبت جو ان سے ہے، میں انہیں دے دیتی ہوں اس محبت میں جو ہر
 آپ کے ہیں، وہ بچے ساری سے سیکھ جائے گا۔

قرآن کریم و احادیث مبارکہ کے ذریعے

بچوں کی تربیت کیجیے

قرآن کریم و احادیث مبارکہ کے ذریعے خورندگی کا دستور ملتا ہے۔ قیامت تک کے
 لئے یہ سب کے لئے ایسا تحریر کی کامیابی کا درجہ ہے۔ یہی احادیث
 سے یہ آئی ہے کہ اللہ علیہ السلام نے اس میں ۳۳۳ باب کتاب الاذکار باب فی السلام علی
 محمد و آلہ

جس پر غصہ ہو سونے سے دیا نہ تھا خوف، غم بھی موجود تھے میں اور میں اللہ تعالیٰ
 نے عیب، ہم میں کتاب کے سمجھنے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال
 اس کتاب کی تفسیر ہیں، انہی اقوال مبارکہ پر عمل کر کے سے عیب کے ناک دیا نہ
 سب سے بڑے علما و علماء و علماء۔ میں سے آپ بھی پہے بچوں کی تربیت قرآن
 کریم اور احادیث نبویہ پر کیجئے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ نے حکام کے لئے اور
 میں بنائے۔ قرآن کریم اور احادیث میں مدد و قوت اس کو دے دیے، اس نے
 نصیحت آموز جزایات ان کو کر دیے۔ اس کے لئے بہت صورت یہ ہے کہ وہ نہ
 کسی مخصوص وقت میں، مثلاً ہر گھر کے بعد یا ہر مغرب وغیرہ کے حد تمام بچوں و
 لے کر بیٹھ جائے اور قرآن کریم کی سی بھی سورت یا آیت کا ترجمہ و تفسیر
 معارف القرآن یا کسی اور سی معتبر تفسیر سے سن و بتا دے، مثلاً بھی۔

﴿لِيُظْهَرُ لِلْإِنْسَانِ لِي طَعَامُهُ﴾

”سو انسان کو یہ ہے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے۔“

پڑھ کر اس کی تفصیل سمجھ لے۔ دیکھو اس طرح اللہ تعالیٰ انسان کو رزق دیتا
 ہے، اور ہر بھی نہیں تھا یہ اللہ تعالیٰ نے بنا دیا، پھر انسان کے اس میں اور
 جانے کی جاتے اور ملک میں اس سے محنت کر کے زمین میں وہ کھیت، پھر زمین
 سے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نکال دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی، وہ وہاں بڑی ہوتی
 چوڑا اور درخت بنی اس میں اللہ تعالیٰ نے پھل اور پانی پیدا کیا، پھر وہ مختلف قسم
 سے ہوتا ہوا ہم تک پہنچ گیا اور ہم کھ کھ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی یہ طریق
 طرح کے لکھ دیا کھانے اور پھل ہمارے ہیں۔

نور کرومیں اللہ تعالیٰ سے نیچے میں اس طرح محتاس ہوئی، اس کا رنگ دیکھو
 کتنی خوبصورت ہے، اس کی حفاظت کے لئے اس کے وہ چھٹا کیسا لگایا، سانس

رہنا، جو بیت لحم میں اپنی سے مل سکتی ہے، جس میں - اور مرد -
نشر - آسان - ہمارے ہی کی ۔

بسمی الحمد لله الذي سخر ماء عذوق شران في قصبيل ورتطبت بجحش في
- محسوس طرحت بعد قبال نسكس صيحا في آسمان منة ساسا پہا من ارس
منه كان مراديتيں - اور سائیس و تو یہاں سے چاٹا نہی اس سے یہاں بھٹکی
سے - اس میں اندھاں - سٹھک بھی بھی سے اور یہاں خدائے حق صفت بھی
اندھوں یہ پانی رہا دیں یہ سب و سلیس ہاں تو اس کا رعد رہا مٹا
ہو چاہے - ہی سے - قوی - بطور سہاں مہا

لا افرأيت انما الماء الذي تشربون ان الله انزل من السحاب
ماء حلو المنزول لو شاء لجهده سحاب فلولاً بكمزور

نور محمد - بعد و محو تو پانی و دھڑ پیتا ہوا یا تم سے تاس و ہاں
سے یا ہمیں تاسے کے - اور ہم چاہیں ہاں اس - اور
ہاں میں اس کا -

کما حق سے ہی - ہے سے بھی سورۃ تاس میں سے
ان يوم يحقن عسى الواهمه وتكنض ايديهم و يشهد رحليم
بما كانوا يكسبون

نور محمد - ہم میر کا - ہی کے - اور لوٹ کے
ن کے ہاتھ اور تاس کے ن کے پاں، جو ہاتھ و ہاتھ تھے

پانچ ہاں لو تھ میں کہ - کی غلغلا، جس کے رام و سہولت نے سے ہم

سورۃ قہت ۲۶-۲۷

سورۃ تاس ۲۵

تقریباً نصف اولی صد قریب آیات ہے جس سے اسے پیرایا چھوڑا گیا ہے وہاں باپ نے
لوگوں کو اس کے لئے شفقت سے جوڑا اور اس میں شہادتیں دیں۔

یہی مسند وحید، عین فی میرا، ہے اور یہ ابتدا سے منسوب ہو تو اس شہادہ آخر
نصف منسوب ہے کہ آیات چھوٹی ہیں، سے کسی کی پروا نہ ہوئی۔ اس سے کہ اس
کا یہاں القادری پہنچا۔

یہ بات اس سے کہ میں آج پہنچی تھی، تمہیں کا یہ اللہ تعالیٰ ہے۔
جس سے قادیانی عیش و سرسی نے ساری کائناتوں میں بھی اس کا بار بٹا سکیں۔ سستی
اور مدد حالی کے اس سے جو حق اور حقیقی عبادت ہے، وہ اس سے نہیں ٹھیک
سوتا اور اس مدد میں کسی کے تمہیں پہنچا ہے فی مودت تمام کائناتوں میں بھی اس سے
تمہیں سے نہیں پڑ سکتی۔ یہی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی جا رہی
ہے کہ حق میں سے اثر نہ ملے گی۔ جب بچہ کا یہاں نہیں ہوگا۔ سب بچہ
والی، اللہ تعالیٰ سے تو ایسی ولی تالیف سے تالیف نہ لے گی۔ اس سے کہ وہ
اس بات کو سمجھے گا کہ یہ میرا مدد نہ کرے گا اور جس پر مدد رکھی اس پر نہیں
رہی۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جس مسند کو سب سے زیادہ دیوس
فرمایا ہے وہ مسند وحید ہے۔ جن پر اس سے اپنی الٰہی تربیت صحیح مسلوں پر
انہوں سے بھی سب سے پہلے کی بات ہو گی اور یہی مسند بچوں کو سمجھا دے۔
قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ اپنے
میں سمجھتے ہوئے نبیوں نے سب سے پہلے یہ فرمایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ ۚ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝۱۶

ترجمہ: "اے ایمان والے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرنا۔ بیشک شریک

سہارا بھاری ظلم سے

وہیں تمہاں جہد سہارا سے سب سے پہلے تو عقیدہ کی درستی کی ضرورت
 میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز عالم کا خالق و مالک و شریعت
 عطا کرنے والا ہے۔ اس کے ساتھ ہی غیر اللہ کا شریعت عطا نہ کرے کہ اس کا پاس اس
 سے پر بھاری ظلم ہوئی نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق کو حاکم کرے۔ ہر ظلم
 پر اس کے سر پر ہر صدمہ کی شے و کثرت و عمل مقصود نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک و
 اس صورت میں دھوکا ہے۔ بچے کی زندگی کو تحفہ سے لے لی جائے اور اسے اس
 کا پاس سستی کر دیا جائے۔ اور کتنا ایسا چیزیں دینی بھی یہ ضروری جائیں مثلاً اللہ تعالیٰ
 ہے اللہ تعالیٰ عطا کرے۔ حق ہے، میں و آسمان و اللہ تعالیٰ کے پیدا کیا ہے۔ اللہ
 تعالیٰ "حق" ہے، اللہ مالک ہے اللہ "معبود" ہے (اپنے و) ہے اللہ "مبدل"
 (تو اپنے و) ہے، اللہ "عظی" (دور و) ہے (اللہ صلیع) (ارو کے
 ہے) اللہ رسول و مبعوث ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز و اللہ تعالیٰ ہر چیز میں ہے و اس کے
 اللہ تعالیٰ تاج ہے و اللہ تعالیٰ شریعت ہے و اللہ تعالیٰ شریعت ہے و اللہ تعالیٰ شریعت ہے
 اللہ تعالیٰ شریعت ہے و اللہ تعالیٰ شریعت ہے و اللہ تعالیٰ شریعت ہے و اللہ تعالیٰ شریعت ہے
 و اللہ تعالیٰ شریعت ہے و اللہ تعالیٰ شریعت ہے و اللہ تعالیٰ شریعت ہے و اللہ تعالیٰ شریعت ہے

یہ سہارا بھاری ظلم سے
 کافی ہے کہ ایک حد سے ہے
 قویہ تو یہ ہے کہ خدا حشر میں ہر دے
 یہ سہارا بھاری ظلم سے

اور ایسا واقعی تہا ہر بار عظیم دھوکا ہے کہ خود حضور آرم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے نہیں اس کے ساتھ دعا میں مانگا سکھایا ہے کہ ایمان کامل نے حصوں کے لئے
 یہ دعا کرتے رہیں۔

۱۔ **بَلَّغْهُ بِمَا يَنْبَغِي** یعنی ہر قسم کی و یقیناً صادق حتی
اعلم کہ لا یضیی لا ۱۰ کتب لی و روحاً ۱۰ ہر قسم کی ملت
عمی کل مبی ۱۰ قادیر

ترجمہ: ۱۔ میں نے جس سے وہ میرا مالکوں میں جو میرے
میں ن پا۱۰ و وہ چاہتیں ۱۰ میں خوب چاہوں ۱۰ وہ تو بات ۱۰ سے
تو نہ غم میں نہ ۱۰ سے اس کی خود خوش ۱۰ سکتی ہے اور عا ۱۰ نہ ہی
۱۰ میں ۱۰ رہ گاں پہ تو ۱۰ نے ۱۰ سے ۱۰ یہ ۱۰ جان ۱۰ سے ۱۰ شد تو
ہر چیز پر قادر ۱۰

۲۔ **بَلَّغْهُ اَعْصَىٰ بِمَا لَا يَرْتَدُّ وَ يَقْبُ لِسَ بَعْدَهُ خُفْرٌ**
و روحہ ۱۰ ہر شرف کرامت فی الدب و الاحود ۱۰
ترجمہ: ۲۔ میں نے جس سے وہ میرا محب ۱۰ رہا ۱۰ نہ رات ۱۰ نہ ۱۰ سے ۱۰ یہ
میں ۱۰ سے ۱۰ حد ۱۰ نہ ۱۰ تو ۱۰ و رحمت ۱۰ ہی ۱۰ ۱۰ جس ۱۰ سے ۱۰ جب
تو ۱۰ یہ ۱۰ رحمت میں ۱۰ ہی ۱۰ ۱۰ رہا ۱۰ شرف ۱۰ حاصل ۱۰ میں ۱۰

۳۔ **بَلَّغْهُ بِمَا لَا يَرْتَدُّ وَ يَقْبُ لِسَ بَعْدَهُ خُفْرٌ**
۱۰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی اعلیٰ درجۃ لجنۃ جنة
الخلد ۱۰

ترجمہ: ۳۔ میں نے جس سے وہ میرا مالکوں میں جو نہ میرے اور اس
مست ۱۰ سے ۱۰ نہ ۱۰ نہ ۱۰ یہ ۱۰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰
وقت چاہتا ہوں ۱۰ رحمت ۱۰ سے ۱۰ سے ۱۰ اپنے ۱۰ رہے ۱۰ میں جو ہمیشہ

۱۰ کلام اللہ ۱۰ ج ۱۰ ص ۱۰ ۱۰

۱۰ میں ۱۰ ج ۱۰ ص ۱۰ ۱۰

۱۰ میں ۱۰ ج ۱۰ ص ۱۰ ۱۰

بیت اللہ

رشتہ کی جست

۴ ﴿لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُ الْإِيعَابُ وَإِجْعَلْ هَذَا فِي مِيزَانِي﴾

ترجمہ: اے خداوند! تم مجھے قیامت کے روز شرم سے محفوظ رکھو اور اسے میرے میزان میں

۵ ﴿يَا مُلْكُ يَوْمَ يُبْعَثُ الْإِيعَابُ وَإِجْعَلْ هَذَا فِي مِيزَانِي﴾
حق و سچائی کے قیام و رحمت میں و عافیت و معصومیت میں
ورہ

ترجمہ: اے خداوند! میں تجھ سے رزق کا طالب ہوں یہاں میں (جہی
کابل میں) اور یہی یہاں کا جو حق ہے ساتھ ساتھ (ایہ
میں) ایک حالت کا جس سے ہم چون چون کا بیان نہیں ہو (جہی
آیت میں) حیرت کی طرف سے اس نے کہا اور اس کی باتوں کا اور سوال
کا اور اس نے اس کا طلب کیا

۱ ﴿لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُ الْإِيعَابُ وَإِجْعَلْ هَذَا فِي مِيزَانِي﴾
لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُ الْإِيعَابُ وَإِجْعَلْ هَذَا فِي مِيزَانِي

ترجمہ: اے خداوند! میں تجھ سے رزق کا طالب ہوں یہاں میں (جہی
کابل میں) اور یہی یہاں کا جو حق ہے ساتھ ساتھ (ایہ
میں) ایک حالت کا جس سے ہم چون چون کا بیان نہیں ہو (جہی
آیت میں) حیرت کی طرف سے اس نے کہا اور اس کی باتوں کا اور سوال
کا اور اس نے اس کا طلب کیا

ترجمہ: اے خداوند! میں تجھ سے رزق کا طالب ہوں یہاں میں (جہی
کابل میں) اور یہی یہاں کا جو حق ہے ساتھ ساتھ (ایہ
میں) ایک حالت کا جس سے ہم چون چون کا بیان نہیں ہو (جہی
آیت میں) حیرت کی طرف سے اس نے کہا اور اس کی باتوں کا اور سوال
کا اور اس نے اس کا طلب کیا

۲۳

۲۴

۲۵

دوسرا حصہ عام میں چھپا ہے اسے ست پتھر۔ اور چھپنے والے۔ بتائے اور یہاں
یہ پتھر سب کا خاتمہ باطنی و ظاہری۔ آئیں۔

ایمان بنانے کے طریقے

۱۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی طرف دعوت دینا۔

۲۔ صلہ رحمی۔

حضرت یوسف علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ اعلیٰ
تہ میں کہ آدمی خاص ایسا تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ کام
نہ کرے کہ اپنے سے غلطی ٹوڑنے والوں کے ساتھ تعلقات جوڑا کرے۔ اپنے آپ کو
دلوں کو معاف کرے۔ اپنے کو گناہوں سے بچائے۔ اور پیش دیا کرے اور جو
اپنے ساتھ برائی کرے اس کے ساتھ بخیرتی کرے۔

حضور اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم کے دایہ و بائیں صدر رحمی کرے۔ انہیں سے جو
برائی ہو کر معاہدہ کرنے والی ہو۔ صلہ رحمی کرے۔ ان کو وہ ہے جو دوسرے کے
توڑنے پر صلہ رحمی کرے۔

ہندو مسلمانوں کو چاہیے کہ خاص ایسا تک پہنچنے کے لئے اپنے تمام رشتہ
داروں سے باپ بچے۔ ساری غلطیوں و گناہوں کو معاف کرے۔ ان کے سے
دل میں رنج نہ رہے۔ اور جتنی ممکن ہو ان کے ساتھ احسانات کرتا رہے۔ خاص طور پر
سب بھائی بہنوں کے ساتھ اور عورت ہوتے ہوئے ساری غلطیوں کو معاف کرے۔
ساتھ صلہ رحمی والی معاہدہ کرے۔ اور اپنے شہداء والدہ محترمہ کو صلہ رحمی پر آمادہ کرے۔ یا
جیسے یہ قطع رحمی اتنی بڑی چیز ہے کہ شب قدر میں بھی اس شخص کی دعا میں قبول نہیں
ہوگی۔ شہداء اللہ رشتہ داروں کے ساتھ اللہ کی رضا کے سے صلہ رحمی والی معاہدہ

کرے۔ اللہ تعالیٰ خاص میں رحمت فرمائی ہے۔

حیثیت: یا رخصی، حقیقی بھائی میں کسی کو بنا، ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب و اختیار ہے۔ اس لئے کسی و آپ کا بھائی یا کسی بنایا ہوا شخص یہ بھی اختیار میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے ہونے والے مقدس رشتہ و ہم توڑ ہیں۔

۳) ایسے ہی حالات، حاصل کرنے کا طریقہ حدیث میں یہ بتایا گیا کہ نگاہ کی غلطی نہ کرنا، چاہے، احباب اللہ تعالیٰ سے صحت و پاکی سے، ہاں نکلتے ہی بگڑتا ہو تو مینہ شخص و یہاں ہی حالات میں سبہ ہوئی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "میں نے تمہارے پیروں میں سے ایک رجم بھی ہوا ہے، جو شخص مجھ سے رجم کر اس و چھوڑ دے گا میں اس کے بدلے میں اسے ایسا ایمان دلاں گا، جس کی حدیث وہ اپنے اس میں محسوس کرے گا۔"

اول دکو بوسہ دینے میں سنت کی نیت

"اور انہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے طور و طریقہ، حالات و روش و ریت، خصوصی اور ایک روایت میں سے کہ بات ہیست اور کام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت کا طریقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زیادہ کسی اور شخص میں نہیں دیکھی۔" واللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے، ان کی طرف متوجہ ہو جاتے پھر ان کو اپنے پیٹھ پر بٹھاتے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، جب حاضر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ کو، انکو، کھڑی ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں پھر آپ کو دوسرے پتیل (جیسی

سید علی الحدادیہ و علم کا استعارہ ہے پتہ (۱) میں جہد سما میں ۱۰

ایک دوسری حدیث میں ہے حضرت یونس علیہ السلام نے نسی بد قوی عرفہ ماتے
میں کہ ایک مرتبہ کسی عود سے حضرت یونس علیہ السلام نے بد قوی عرفہ ماتے ہی
میں سے ماضی سے گھر آیا یا نکلتے ہوئے اس کی عمارت میں حضرت یونس علیہ السلام
کی بد قوی عرفہ میں جتا ہیں اور میں کوئی ہیں۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام
کی بد قوی عرفہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ میری بیٹی تیرا ہی طبیعت کی سے
در کھولنے کے لئے پروردگار کا

اس دونوں حدیث میں آپ نے سید علی الحدادیہ و علم اور حضرت یونس علیہ السلام
حدیث کی بد قوی عرفہ کا پتہ (۱) سے ماضی (۱۰) میں۔ جیسے محبت کا علم
ہے۔ اس میں بھی پتہ (۱) سے محبت رہا ہے اور بھی اس محبت سے محبت
نے محبت اور اکا۔ اور بھی لیتا ہے۔ اس میں بھی پتہ (۱) سے محبت رہا ہے اور بھی
محبت یا قیادت کے طور سے لیتے ہیں اس میں حضور مصلی الحدادیہ و علم کا
طریقہ معلوم ہو سکے گا جہد کے تحت میں تو اس میں بھی لیتے ہیں اس کے

① حضور مصلی الحدادیہ و علم کے طریقے پر عمل ہوگا جس سے آپ صلی اللہ علیہ
و آلیہ وسلم بہت بڑے ہیں اور پتہ (۱) سے آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم کی محبت رہے گی۔ قی
یہ محبت میں کامیابیاں حاصل ہوں گی اور ایک مسلمان کے لئے یہ بہت ہی بڑی
محبت ہے کہ اس کا عمل حضور مصلی الحدادیہ و علم کے طریقے پر ہو۔ امیر المؤمنین
و آلیہ وسلم اور آدمی بنا رہے ہیں جس میں ایک حکمت یہ بھی ہے۔ وہ بھی شریاں
رہتے ہیں۔ اس کے بھی بچے ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ ایک باپ بنے گا جس کا
پتہ (۱) سے ہمارے لئے والد ہوتے ہوئے بہت ہی بڑی محبت ہوں گے۔ محمد بن

کے مبارک طریقوں و اپنا میں، اس سے تعلق دیا، میں بھی اس اس کی برکت کا
رہنمائی آئے گا۔

۲ دوسرا مادہ یہ ہوگا کہ اس عمل سے پہلے میں اجراء ثواب بھی ملے گا۔ اللہ بہت
مہربان ہے، رحیم ہے۔ کائنات میں سب سے زیادہ محبت کرنے والے، اچھے دلی
قدر کرنے والے، رحم کرنے والے، نفاق کرنے والے اور بڑی سے بڑی چیز
محبت سے دوست میں رہنے والے، اور ناممکن کو ممکن بنانا ایسے والے اللہ کے مادہ اور
کون ہے؟

اس کی رحمت و ثواب دینے کے لئے بہت سے اصول و کون ہے۔ پھر میں۔
اس سے محبت کی جائے، اس کی بڑائی سے سیت گائے جائیں۔ نئے نئے اس کا نام یا
جائے، یہ مشکل بہ مصیبت میں اس کو پا جائے، اس کی وہابی دی جائے، اس کے
سہارے بنیا جائے، ارہم کی بھر اس کا دھج جائے اور اس کی غشاء پر چلا جائے، اپنی
جائے، اپنے ماں باپ اور دوسرے زیادہ اس سے محبت کی جائے۔ اس کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک مبارک اور کوئی طریقے پر عمل کیا جائے اور محبت و پیش
کرنے عام سے انسانوں و اس پر آمادہ کیا جائے کہ وہ بھی تصور کر صلی اللہ علیہ وسلم
کے طریقوں پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے حروف و حاصل کریں۔

۳ تیسرا مادہ یہ ہوگا کہ جس بچے اور بچی سے آپ نے اللہ سے محبت
کی، اور بوسہ بھی یا تو ہی لئے کہ حد سے نی کا طریقہ ہے۔ ناراض بھی ہوئے، تو
اسی لئے کہ اللہ کے حکم و اس نے توڑ، خوش بھی ہوئے تو اللہ کے سے خوش ہوئے
بچے کی جائز خوش بھی پوری کی تو سیت یہ رنگی کہ اللہ مجھ سے راضی ہو جائے، اس کو
تعلیم بھی دی تو اس لئے کہ اللہ مجھ سے راضی ہو جائے، تو یہ بچہ بڑا ہو کر دیا میں بھی
اور آخرت میں بھی آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا دیر بعد بنے گا۔

جی اپنی ۲۰۰ چومنا اور پیار کرنا اور مریاں کی خدمت سے وہ بھی حسب اپنی
 ۲۰۰ چومنے اور پیار کر کے تین گھنٹے میں اس کے جسم سے اس کے
 تھوڑی سی دھواں پر محو ہو جاتا ہے جو دھواں پانچ گھنٹے میں جو دھواں پانچ گھنٹے
 سے دو گرا بھی پانچ گھنٹے میں ختم ہو جاتا ہے۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ
 سو ۲۰۰ بار ملا کر اس طرح ساتھی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی
 کام ہی کر لیا۔ اسکی عورت کی حاضری آپ کے ساتھ سے نہیں ہارا۔ جب بھی کچھ میں
 مل جاتے تھے اور مسکراتے ہوئے داخل ہوتے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اور انجھیں میں ہی اتفاق کر کے سندس سے
 ساتھ سے ہوا تو یہاں واقعہ میں انکر ساتھ ایسا ہی ہو گیا اور ان کی وہیں
 بھی وہیں، لیکن اس تمام مدت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی ملامت نہیں
 ہوئی اور اس سے محبت کا یہ حال یہ تھا کہ فرماتے: "میرے لئے کچھ لا آئیے۔"
 ہے۔ جو اس کو خوش کرے گا وہ مجھے ناخوش ہے گا۔

شرابی کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
 ملنے کے لئے تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بکری سے نکلے گا اور ان کا
 استقبال کرتے اور ان کی پیشانی چومتے اور اپنی بکری پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کو بٹھا دیتے۔ اور تمام ۲۰۰ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرتے۔ حضرت سب
 اسکی اللہ تعالیٰ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی ساتھ دہلی میں اس
 کا مکان کے حوالہ سے اسکا مکان سے سوائے اس کے کہ اس کے مکان سے حد تک رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا نے جلی و عقیق یعنی کایہ قبضہ میں ہوا تھا، جب اس کے مکان سے

۲۰۰ کی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

۲۰۰ کے ساتھ اور وہاں ۵۲۹

ایک چیدہ و غم کے مرنے کی خبر تک ہی تو نصرت و سبب تھی بد قیامی صاحب مدد میں تھی وہ
 نہیں دیکھ سکتے تھے کہ اس وقت تک ایسا ہی کیا گیا تھا۔ جب تک
 وہ مشین کے ساتھ تھے مدد پر۔ یہ کہے۔ مشورہ کے لئے بہت قیاموں سے
 مدد کے لئے رہا۔ یہ وہاں تو وہاں کے اپنے اپنے رشتہ داروں کی رہا۔
 یہ تو صحیح ہے۔ یہ وہاں کی رہا۔ نے نصرت و سبب رشتہ بد قیامی صاحب نے
 برآمد کیا جیسا کہ اس بار بھی تھا جوابوں کی والدہ کے لئے تھا۔ حضور صلی
 علیہ وسلم یہ بار بھی یہاں تک کہ وہاں کے چشمہ مبارک سے آئے وہاں تک۔
 سب سے پہلے یہاں سے وہاں پہنچ گئے حضور صلی علیہ وسلم سے شہداء
 تم سب کی مدد کی ہو۔ یہاں سے وہاں تک کہ وہاں سے شہداء وہی ہو۔
 ہمارے لئے۔ یہاں سے وہاں تک کہ وہاں سے شہداء وہی ہو۔
 اور وہاں سے وہاں سے وہاں تک کہ وہاں سے شہداء وہی ہو۔
 قیامی صاحب نے یہاں سے وہاں تک کہ وہاں سے شہداء وہی ہو۔
 وہاں سے وہاں سے وہاں تک کہ وہاں سے شہداء وہی ہو۔
 نصرت و سبب صلی علیہ وسلم کے لئے تھا۔ وہاں سے شہداء وہی ہو۔
 یہ قیامی صاحب نے وہاں سے وہاں تک کہ وہاں سے شہداء وہی ہو۔
 آپ کے بد قیامی صاحب کی والدہ کی مدد تھی۔ یہاں سے شہداء وہی ہو۔
 اس کے لئے اس کے لئے وہاں سے شہداء وہی ہو۔

صورت و اس کی بہن و اس کے بھائی آپ کے بہت چاہتے تھے۔ آپ بھی
 نصرت و سبب صلی علیہ وسلم کے لئے چاہتے تھے۔ وہاں سے شہداء وہی ہو۔
 نصرت و سبب صلی علیہ وسلم کے لئے چاہتے تھے۔ وہاں سے شہداء وہی ہو۔
 آپ بھی نصرت و سبب صلی علیہ وسلم کے لئے چاہتے تھے۔ وہاں سے شہداء وہی ہو۔

سے مدد کے لئے وہاں سے شہداء وہی ہو۔

یہی رہیں گے کا کھڑے رہیں اور یہی آواز

ہم سب کو دیکھ رہے ہیں اور یہی آواز ہے۔ تو اس کا جواب دے دو۔
تو یہ کہہ دے گا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ یہی آواز ہے۔ تو اس کا جواب دے دو۔
تو یہ کہہ دے گا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ یہی آواز ہے۔ تو اس کا جواب دے دو۔
تو یہ کہہ دے گا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ یہی آواز ہے۔ تو اس کا جواب دے دو۔
تو یہ کہہ دے گا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ یہی آواز ہے۔ تو اس کا جواب دے دو۔

یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔
یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔
یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔
یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔
یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔

۱۔ یہی وہ قدرتی بات ہے جو ہر وقت ہمارے سامنے ہے۔

۲۔ یہی وہ قدرتی بات ہے جو ہر وقت ہمارے سامنے ہے۔
یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔

۳۔ یہی وہ قدرتی بات ہے جو ہر وقت ہمارے سامنے ہے۔
یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔

یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔
یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔

یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔
یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔
یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔
یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔
یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔ اور یہی چیز ہے۔ یہاں پہلے ہی کوئی چیز ہے۔

باب مباحثہ

آپ اے درتے سوئے قوت الہیہ پتہ پتہ میں تو اس وقت
میں میں انوں و انہنگی میں از چہ وقت میں پتہ پتہ میں اے
میں میں انوں و انہنگی میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں

پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں

پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں
پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں پتہ پتہ میں

دشمن بنا دیتی ہے۔

برگز ایک فریق کی بات سن کر فیصلہ نہ کیجیے

”والہم وچاہیے کہ اگر یہ بات سنا دیار ہے کہ ایک نئے دینی نیا۔ تان
 نور دور سے کے صاحب فیصلہ نہ کرے کہ وہاں سے وہاں سے کہی گئی ہوتی ہے
 — پھر وہی پوچھے کہ شہادہ خانی اس طرف سے بہت ہی پریشاں حال
 ہو چاہیں گی۔“

تو انہی میں ایک فریق کی بات سن کر سوکا وہ فیصلہ قیامت و خلافت سے
 بہت ہی دور ہوگا۔

بعض اوقات بچے اسکول اور مدرسہ سے گھر آتے ہیں اور استاد یا
 قاری صاحب کی ہدایت نکالتے ہیں تو ان میں سے ایک بچہ کہتا ہے کہ
 پندہ سے گھر ہوئی تھی میں قاری صاحب سے ایک ٹکڑہ حجاب و پردہ کو
 متاثر ہو گئی ہیں وہ بچہ اپنے شہر کو بھی متاثر ہو گئی ہیں جب کہ کوئی بچہ یا
 بیوی لہذا سے غیر تحقیق کے وہ سنا لے گا جس سے جانتے ہیں یا تو اسے
 جھوٹا شائع دیتے ہیں کہ اس سے ایک تو استاد کی مدد کرتی ہے اور اسے پیشانی
 شرفوں و عزت و تقاریر مل جاتی ہے اور بعض اوقات اس عورت کی وجہ سے بچے تعلیمی
 ترقی سے محروم ہو جاتے ہیں ہر بار اسوں اور مدرسہ بدست سے بہت نقصان ہوتا
 ہے ہند ایک بچے کی بات سن کر اور اسے بچے کے خلاف دیا چھوٹے سے کی بات
 سن کر بڑے سے کے خلاف یا بچے کی بات سن کر استاد اور مدرسہ اور اسوں
 کے خلاف کوئی فیصلہ نہ کیجیے ہند استاد یا مدرسہ اور اسوں سے وعدہ اس سے
 جا کر تحقیق نہ کر لیں۔

سہ شکر۔ دربارہ جنگ

پیشانی ماسپی

رید میں خود بھی اللہ تعالیٰ کے ہدایت کے ایک آدمی سے رسوا ہو گئی تھی۔
 جب کہ اس سے چند سوالات کیے گئے ایک سوال اس کے تعلق سے ہمارے میں یہاں جس
 پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہ و چور کا رنگ بدل دیا، پھر اس شخص نے میری نے
 میں پوچھا کہ اس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو تیرے لئے ہے یہ تیرے
 بھائی کے لئے یا مجھے کے لئے ہے۔

غور کریں اس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عامی شخص کا غصہ دوسرے کام
 میں نہیں لگا بلکہ بڑی شفقت سے جواب دیا۔

۲) بچے کی تھکن پر ہے اس کے ہم عمروں کی مثالیں بطور نصیحت کے
 میں۔ مثلاً قبیلہ بنو نضیر کی طرح محنت سے پڑھتا ہے اور تم سرگرم و بھروسہ
 تھی شاید اس پر حیرت ہو کہ وہ اپنی کتاب میں اس آئی ہے اور ایک تم کو
 میسوں کو ہدایت دے گا اور پڑھتی ہو میں اس طرح نے کے فی نقصانات
 ہیں مثلاً ایک یہ کہ آپ کا بچہ یا بچی اس بچے سے نفٹس رکھتے ہیں۔ یہی طرح
 آخر تک اس بچے میں بولی یہ عیب ہے اور آپ کے بچے کو تو معلوم ہے کہ یہ
 آپ کو معلوم نہیں تو آپ کا بچہ اس عیب کو سوچنے کا اور جی فیصلہ کرے گا۔ اس میں
 تو اتنی ساری برائیاں ہیں اور مجھ بھی میرے والد اسے چھتے ہیں کہ اندویش میں
 صرف عامی طور پر شریف بن کر رہوں گا اور باقی وہی اعمال رہا رہوں گا اور کسی
 دن اس نے غصے میں آکر وہ عیب آپ کے سامنے کھول دیا تو وہ جواب جو ایک آپ
 اور بچے کے درمیان ہوتا چاہیے ختم ہو جائے گا۔

۳) تیسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ آپ کو پناہ ملے گی کہ یہ ایک عیب ہے
 والا اور یہ عیب اس کے اپنے عیب کا ہے اور اس کے آپ کی طبیعت اس
 کے کسی کام نہیں ہے۔ آپ کو عیب ملے گا کہ یہ ایک عیب ہے کہ یہ ہے

۱۔ بدتمیز صاحب سے ہے۔ اچھے سے سب سے جتنا ۔۔۔ ہیں۔

۴۔ آپ کی عقلی و علمی کی مال کی سے تو اس بچے کے سامنے ۔۔۔
 یہاں سے جیسا کہ آپ کی مال کی ہے ۔۔۔ بچہ اس مظلوم و آپ کی مال کی ہے
 اس طرح آپ کی محبت کے سب سے بڑے مال کی ہے اس کی عزت و احترام
 اس طرح اس میں سے سونچا ہے کہ

۵۔ اس کی محبت دار سے آپ و آپ کے بچے کی شہادت کی شکایت کی تو اس
 شخص کے سامنے یہ بعد میں ، تحقیق بھی بھی سرائیہ میں ، بعد میں جس تحقیق
 میں ۔۔۔ لکھی گیا بھی حقائق ۔۔۔ چاہے قصور ہے ۔۔۔ باوجود آپ کی اور سے
 ۔۔۔ اس کی طرف سے وہ سے پہلے بڑی بڑی میں رہتا ۔۔۔ اس صورت میں پہلے
 ۔۔۔ شہادت و محبت سے اس سے چار محالہ معلوم ہیں چار محسوس ہیں ۔۔۔
 یہ فنی قصور رہے تو پہلے اس میں ، چار تہائی میں رہی ، شہادت سے ۔۔۔ سمجھا یہ
 ، اس صورت محسوس ہیں تو حیرت بھی ہیں ۔۔۔ تحقیق ، اس پہلے شروع ہوئے
 کی بھی حیرت میں سب میں ، اس طرح وادعائے اللہ کی مت رہے وہ میں سے
 اور ۔۔۔ اس میں بھی ، اللہ ۔۔۔ سے شہادت کے جذبات پیدا ہوں گے ۔۔۔ اللہ تعالیٰ
 ارشاد ہے

اے ایمان والو! اگر کوئی شہر آدمی تمہارے پاس آئی تو ۔۔۔ جس
 میں کی کی شکایت و تو اس تحقیق سے اس پر عمل ۔۔۔ یا وہ جو عمل کرنا
 مقصود ہے وہ حسب تحقیق کرنا ۔۔۔ اس کی تو یہ ہوا ان سے حق سے رہے
 پتہ پتہ ہے پتہ پتہ ہے ۔۔۔

نہ اس رسول سے عقلی مدد دینا و اللہ ش ۔۔۔

کھنکھانے کدبان کی بدعت مکمل ماسع

۱۔ اس سے ۔۔۔ اس سے ۔۔۔ اس سے ۔۔۔ اس سے ۔۔۔ اس سے ۔۔۔

اس کے جھنڈے کے لیے یہ کافی ہے۔ یہ کی بات؟ یاں

اس کے بچے کی بھی شکایتیں حسب تحقیق یہ ہیں۔ مثلاً، آپ کا باپ
 آپ کے پاس شکایت ہے۔ آپ کا باپ کے بچے کے لیے وہاں سے
 جاتے ہیں کہ آپ کو رنجش ہے۔ بچے کی پٹائی شروع ہو گئی ہے۔ اس کا
 یہ کہیے کہ ان شاء اللہ میں بھی تحقیق کروں گا۔ اس کے اگلی ہی سیشن کی
 بات تو میں سے رہا ہوں گا۔ چہ آپ اپنے لیے اس وقت سے مہلک ہو جائے تو وہ
 نہ ہو۔ آپ کو اصل حقیقت بتا دے گا۔ وقت سے پہلے شہادت کی ہے۔ یہ وہ
 جس کے جواب میں اس کے ساتھ رہا۔ اس کے لیے یہی ہے کہ تحقیق ہو
 تو یہ ہو۔ اس کی وجہ سے اس کے لیے یہ ہو گا۔ اس صورت میں آپ کا یہ
 ایسا ظلم ہو گا کہ یہ فعل آج کے آپ کے لیے وہاں سے نکال دے گا۔ اتنی رہا
 اپنے لیے سے جس کی تہ تک نہ کہے گا۔ یہ ان کی ادا ہے۔ کہ کمال
 اس کی مدد ہوئی ہے۔ اس کے لیے اس وقت آپ کے تحقیق کی تو اس سے
 ہو دے ہیں کہ یہ تو یہ ہے۔ چوٹی حقیقت آپ سے رہا ہے۔ اس کی اس
 میں کہ آپ کے لیے یہ حقیقت ہو تو آپ کی اصلیت میں یہ رہا ہے کہ اس
 آئی ہے۔ نند شکایت کافی ہے۔ آپ کا بچہ اس کے لیے اس کا اور اس کے
 اس آدمی کو شکایت کی جرات نہیں ہوگی۔ اس کی طرف سے یہ ہے کہ وہ اپنے کے
 متعلق شکایت کی تو مناسب ہو تو اس کے ساتھ رہا۔ کہ یہ رہا ہے کہ یہ
 کی شکایت میں یہ تحقیق ہو رہا ہے کہ وہ نہیں ہے۔

۶ بچوں کے ساتھ بچوں کی ماں بھی اپنی بیوی کی بیوی سے نہیں رہا۔ نہ رہا
 بیوی رہا۔ مثلاً، تمہاری ماں کو منع کیا تھا کہ یہ مت رہا۔ چہ بچہ اس کو منع کیا تھا
 کہ یہ مت رہا۔ چہ بچہ بھی چلی گئی، اسے منع کیا تھا کہ فلاں نے ماں منع کی میں مت

ہر چہ چلی چلی ہی میری طرف سے بچوں کی بات پر تھا۔ اور یوں دیر بعد
 وہ شرمیلے رہیں مگر آپ کا سہ شرم و خجاستہ تھا۔ مگر وہ بچہ چلا
 یہ یوں صاف کہہ نہیں سکتا تھا کہ وہ بچہ تھا۔ اور یہی کہ وہ بچہ تھا اور
 آپ کے بچہ شرمیلے رہے اور میں نے وہی کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور

اور قتل ہو گا۔ آپ کا وہ بچہ اور وہ بچہ تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور

یہ طرف سے رہی آپ کو یہی کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور
 میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور میں نے کہہ دیا کہ وہ بچہ تھا اور

ما عاب الیٰہی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان اشہاء کلمہ
وہ کچھ نہ کر کہہ ۵

نور محمدؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی بار اپنے پیسے
پیسے کا اُپسہ دیا تو وہاں پانچ سو روپے ہوا تو وہاں نہ گیا۔

تیسرا واقعہ یہ ہوگا کہ سب سے پہلے بیوی میں محبت بڑھتی ہے اور میں بیوی
سے اور میں اپنی محبت میں دنیا کے درمیان میں وہ اور مرد بیوی کی سب سے
طرف سے اپنی بیوی کو صرف کرنا اور نہ طلاق کی چیز پر ہرگز سبکدوش نہیں کرتے
اور نہ خدا کی قسم وہ ہم سے بھی بہتر ہے۔ اس کے غل کرنا اور وہ اپنی طرف سے ہرگز نہیں
طرف رزق کی اور مال کی تو میں سوچی کہ عداوت اور اس سے امید نہ رہے ہوں گے۔

۷) اگر آپ یا آپ کی بیوی یا بیوی یا بیوی یا کسی دوسرے شری مذکر
کی وجہ سے آپ اور آپ کی بیوی کی کچھ تربیت و کچھ کلمہ شریعت میں رہتے تو وہ ہمارے
گرام اور ملتیں سے معلوم کرے کہ وہ کچھ سے درمیان میں سبب و قتل کی وحشت ہے۔
کچھ کہ ایک بچہ و شری طور پر مال پہاڑ پہاڑ سے (یعنی اور اصل ٹھکانے) تاکہ یہ
بچہ صحت و قوت کے اعتبار سے چوری طرح اپنی عمر کی عمر میں ملے۔ اسے پھر اس
مال میں بچے کی کچھ طرح پہاڑ پہاڑ پہاڑ ہو جائے۔ اور اس کے جو مذکر کی بچہ جسے
اور اس پہاڑ پہاڑ سے سوئی تھی۔ اور مذکر کی بھی دار سوا ہے تو اس سے بچے سے
لے لیا ہوگا کہ وہ کچھ کچھ کا چار حق دار ہو سکے۔ وہ کچھ تربیت نہ سکے۔ یہ
آپ سے اور آپ کی بیوی اور کچھ سب سے سے مفید ہے۔

۸) جب بچے جو بیوی کی عمر تک پہنچ جائیں اور ان کی شادی کا مرحلہ آئے تو وہ بیوی
کی شادی ایک ساتھ نہ کیجیے اور نہ ہی انہوں کو بیوی یا بیوی ساتھ ایک گھر اور ایک
بادرچی خانہ میں رکھیں۔ ایک رکھنے میں بہت خیر اور عاقبت سے اور بڑے بڑے

حضرت مولانا سید محمد تقی عثمانی صاحب اپنے اسطعار کے حقوق میں
 فرماتے ہیں یا اے مجھے بے حد حرم و خدائی کی نسبت ہے جو حدیث شریف میں
 یوں فرماتی ہے کہ جو شخص کسی حقوق و رسی کے لئے بے جا جھگڑے کرے وہ اس
 کے لئے بدعتی کی حقوق میں پر مسلط ہوگا۔ پتہ میں مثلاً یہ شخص کے
 آدمی و رانی کے لئے نام یا اور کہہ رہے بدعتی و کفار ہیں یا تو باطل
 تعالٰیٰ اسی واسطے شخص پر مسلط فرماتا ہے۔

آپ ہماری حالت یہ ہے کہ اپنی اولاد میں وراثتی کرنے کی خاطر یہ سوچتے
 ہیں کہ اس کا مستقبل پیدا ہو جائے۔ لیکن آپ کی انجمن کو چاہئے۔ اور حدیث میں
 اس کا ایک مقام ہے جو ہے اس نام کا مولیٰ و جہ سے نہ ہو۔ لیکن یہ صلیب اور
 نہ تھا۔ بعد تعالیٰ و نہ اس کا یہ اس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ اس و اس کی سرک
 عمر میں اس باپ کے سر پر مسلط ہو جاتی ہے۔ آئن آپ خود صاحب کے لئے اور
 میں یہ اس طرح ہے کہ آپ اس باپ کی طرف سے رہیں گے اور اس باپ کے
 بھائی کی طرف سے رہیں گے۔ یہ اس کے کہ اس باپ کے لئے اس و اس کے
 میں کے مالوں میں تنگ کیا جائے۔ اس کا چھوٹا بیٹا جسے آج اور انجمن کی
 اس کا ہے اور ان واسطے ہے کہ اس کے مال میں آرا بھڑایا جس میں اس باپ
 کی عزت اور عظمت کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس میں اس باپ کے مال کی عزت کا
 بھی کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور اس کے مال و اپنی نفسی حواشی کے مطابق یہی ہے۔ تو
 جب اس باپ پٹھے رہتے ہیں کہ اس کے نوں مقصد کے لئے تعلیم دانی بھی مگر
 اس سے چاہئے کہ اسے بات اصل میں یہ ہے کہ تم نے اس واسطے راستہ پر چھوڑ
 جس کے نتیجے میں وہ تمہارے سروں پر مسلط ہو گیا۔ تم ان کو جس قسم کی تعلیم دے رہے
 ہو اور اس پر تمہارے حارے ہو اس تعلیم کی تمہارے یہ ہے کہ جب اس باپ
 روز جسے اس میں قیام ہو مگر میں رہے کہ اس میں اس و اس میں اس

حکومت کے ارجحہ صاحب کے پاس پٹنہ راجی میں، بیٹھتے کہ وہاں باپ باپ سے
جاں میں ہیں اور کس چوٹی میں وہ مروت ہے۔

باپ "نرسنگ سوم" میں

معرفی نمونہ کے بارے میں قیادت، تعاقب، بہت سے تھے اور صاحب
نفسہ اور میں نے وہاں اپنے وہاں اس باپ کا انتقال دیا وہاں کے ٹیکہ کے
صاحب زانوے کو فون کیا کہ جناب آپ سے وعدہ کا انتقال ہو گیا ہے جو وہاں میں
سے اس کے ساتھ ہوا۔ مجھے "انٹرویو" کے اس کا انتقال ہو گیا ہے کہ آپ سے
میں نے تجسید و تلمیذ کا انتظام کیا ہے اور وہاں مل مجھے بھی دیکھنے میں ملی
تھی اس کا وہاں سے بارے میں قیادت کی تھی میں بھی چند روز پہلے مجھے
بہت صاحب سے بتایا کہ یہاں انہی میں بھی یہ سب سب کا کام دیا ہے
اور وہاں میں رہائش کا انتظام سے اس میں بھی تھی، خود پیش آیا کہ یہ
صاحب کا وہاں انتقال ہو گیا اس سے اپنے طوائف کی شے کے پہلے قیادت
اور یہاں میں بعد میں وعدہ کرتے ہوئے کہ مجھے تو اس وقت اس میں نمونہ
تس جانا ہے اس لئے آپ میں جس کا بعد و سب سے میں میں جس سے سکون کا یہ وہ
اس کے جس و رہی ہے اس کی خاطر قرآن اللہ و کلام میں اس کے وہاں
نمونہ کے آپ مسطہ برائی کی۔ صبر کہ حدیث میں بہت دور ہے کہ جس قلوب و
اسی کے کہ اس کے وہاں اس کے بعد تو اس کی حقوق و تہذیب کے آپ مسطہ
کہہ دیں گے۔

جیسا کریں گے ویسا بھریں گے

جس اور اور اس پر مسطہ ہوگی تو باپ میں باپ بیٹھے مروت میں کہ وہ
اگر سے راستے پر چارہ بیٹے۔ اس کے جب تم نے شروع میں سے اس و اسے راستے پر

۱۰۔ جس نے درجہ میں کامیابی حاصل کر لی ہے اس کا خیال بدل جائے اس کی سابق
دلی خواہش تو اس کا بچہ بنی ہوئی تھی۔

درمیان قہر اور تپتے بخار مراد کی

باقی کوئی نہ اس پر مبنی شیار پائے

پہلے میں۔ مائیکو، مادہ گھیسے سدر کے گرد آویزاں کے بعد آیت و
نہ ہوا شیار اس آیت۔

بھائی! تم نے پہلے میں جو حق آپ ٹریپ پر محاذ ہوا اس کو ہجو حدیث
جوئی سکھائی ساقی، اپنی مادیوں میں بھاریا ہوتا وہ حدیث سکھائی ہونے جو مشکو تو سب
ہم حلد صلیہ اس میں مدور۔ اس میں رسوں پر صلی حد علیہ السلام سے رشا، لکھا
نہ آتی زب دیا سے چا جاتا ہے تو نہیں چیریں اس سے کار آمد ہوتی ہیں
یہ صبر سے نہ ہو چھوڑ دیا، جس سے نکتہ شیعہ بھاریا ہوتے ہیں مشائی کوئی وہی
کتاب تصدیق کیا۔ اور کسے اس سے علاوہ نکالتے ہیں۔

یاد رکھو! کسی ہم آہن پڑھتا تھا سب اس سے شہ راز آگے طر پڑھا رہے ہیں،
اس سے مرنے والے ٹھیک و بھی کا مدد پہنچتا رہتا ہے دیا دلی صدقہ جاریہ چھوڑ دیا
مشائی مسجد بنادی، دلی مدرسہ بنادی، دلی شہر بنادی، دلی سول بنادی، دلی
اس سے مدد ضرور ہے میں یہ عمل کا ثواب مرنے سے بعد بھی جاری رہتا ہے۔
اور قیامی چیر ٹیپ، اس سے جو ہو چھوڑ دیا۔ وہ اس کے حق میں اعمال
کریں، تو اس کا عمل مرنے سے بعد بھی جاری رہتا ہے، کیونکہ اس کا باپ کی تربیت
نے نتیجے میں اس کو جو چھوڑ دیا ہے، وہ سب باپ کے نامہ اعمال میں لکھا جاوے
ہے۔ یہ حدیث پڑھائی دلی تو آن باپ کا یہ بھائی نہ ہوتا۔ یہیں چھوڑ دیا اس رستے
پر چار دیویش میں، اس سے اس کا انجام مدد نکھوں کے سارے ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولاد کی فکر

بھائی میں نے خدمتِ اعلیٰ کی فکر کی ہے۔ میں نے سوچا ہے کہ حق میں صدق
 کی فکر کی جائے۔ کھانا پانی میں حسبِ تکلیف کی فکر کی جائے۔ کپڑے میں یہ بھی
 حق میں تو ان طرف چہرہ نہ کرنا۔ اور آپ میں وہ آپ کے لئے ہے۔ کھانا کس میں
 ہے۔ یہ وقت تک آپ کو بھی نہیں آئے گا۔ ایسی ہی آپ کے یہاں بھی وہی ہے۔ وہ
 ہے۔ پورا وقت یہ بھی ان حضرات کی تائید سے جو موات پہنچا دیا۔ علیہم السلام کے
 وقت کا۔ فرماتے ہیں۔ انہوں نے رش فرماتے ہیں۔

۴ وکان بامر اہلہ بالصلوۃ والزکوۃ ۴

ترجمہ: (امت سے حاصل کیا) آپ متعلق ہیں و ماری و روتہ

۵ (صوم و زکوۃ) اور آپ کا عہدہ اہم ہے۔ رہتے تھے۔

ایک وقت یہ بھی آپ کو بھیب سکی اللہ علیہ السلام کی سب سے بڑی بات

ہیں

۶ وافرہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا ۶

ترجمہ: اور اپنے متعلق ہیں (یعنی اہل خانہ سے) یا مومنین (یا بھی)

۷ کا صوم کرتے رہے اور جو بھی اس کے پاس رہے (یعنی یا مومنین)

سے قابل یہ مومنین)۔ ۷

یہ آیت میں اللہ تعالیٰ سے محبت کی ہے۔ یہ بھی ہے۔ بظاہر یہ ہونا چاہیے تھا۔

یہ ہے۔ یہ تو انہی میں اور پھر ہے۔ تم لوگوں کو یاد رکھو۔ میں یہاں آ رہا ہوں۔

۸ اور یہ بھی ہے۔ ۸

۹ اور یہ بھی ہے۔ ۹

۱۰ اور یہ بھی ہے۔ ۱۰

الکھائی ہے۔

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ آپ کا بیٹا جو عالم ہو،
میں جو کچھ علم، دین اور وقت تک نہ ہو گا اور وہ ہندوؤں کو کاٹنے کے لیے آپ سے
توڑاؤ اس کی پاداش میں لیا گیا۔ اس لیے آپ سے ان کے ہندوؤں کے
میں پڑھائی ہو۔ آپ ہندوؤں کا اٹھائیں گے اس صورت میں ان ہندوؤں سے
اسے مسلمان بنانے کا حکم کیا گیا۔ ہندوؤں کو ہندوؤں کا علم دینے کا ایک اہم
تصریح ہے کہ آپ سے زیادہ پڑھائی ہو۔ اس لیے ان کے لیے آپ کی مثال اور ہو۔
میں ہندوؤں کو پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔
اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت میں
نے اس لیے پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔
اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔
اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔
اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔
اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔
اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔
اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔ اس لیے آپ کی پڑھائی دے گا۔

گویا اس کے اس میں بچوں سے یہ بات کہیں ہو کہ بھوت بڑا اور ہندو
خدا کی کرنا ہوگی۔ اس کی بات نہیں ہوتی۔ مگر اس آیت میں اس بات کی طرف
شارع فرمایا کہ بیوی بچوں کو جوگی صوم دے۔ پہلے خود اس پر عمل کریں اور اس کی

کے لئے مشق ہیں

عامہ میں قوتی اور بدقتی فرق ہے۔ سب سے بڑے عامہ قوتی میں۔ سب سے
 بدقتی میں آتا ہے، بدقتی حیدر بھی ہے۔ قوتی اور بدقتی۔ ایک یا سب
 سے حیدر۔ سب میں ہے پنے قوتی و بدقتی۔ قوتی اور بدقتی۔
 دن کی مہلت مانگی۔ ایک آپ متعیر وقت ہے۔ با میں تشریف لے گئے اور بعد
 پچہ با حیدر سے متعلق پچہ با حیدر سے متعلق۔ پچہ با حیدر سے متعلق۔
 بتایا کہ "یہ میری پچہ۔" عامہ صاحب سے نور فرمایا۔ یہ پچہ با حیدر سے متعلق۔
 عامہ صاحب کا مطلب یہ تھا کہ پچہ با حیدر سے متعلق۔ قوتی حیدر سے متعلق۔
 صاحب میں قوتی سے متعلق۔ پچہ با حیدر سے متعلق۔ عامہ صاحب سے متعلق۔
 صاحب سے متعلق۔ سب سے مہلت مانگی۔ یہ پچہ با حیدر سے متعلق۔
 سے پچہ با حیدر سے متعلق۔ میں قوتی اور بدقتی سے متعلق۔
 کے ساتھ پیشا ہے۔

عامہ صاحب سے ایک جملے میں اس بات کی وضاحت فرمائی۔ یہ مشق
 و تنقید و تفسیر۔ سب سے حیدر سے متعلق۔ پچہ با حیدر سے متعلق۔
 سے۔ اور حیدر سے متعلق (چاہا ہے)۔ شریعت اور حیدر سے متعلق۔
 حیدر سے متعلق۔ حیدر سے متعلق۔ حیدر سے متعلق۔
 میں۔ سب سے حیدر سے متعلق۔ پچہ با حیدر سے متعلق۔
 اور سب سے حیدر سے متعلق۔ حیدر سے متعلق۔
 میں حیدر سے متعلق۔ حیدر سے متعلق۔
 حیدر سے متعلق۔ حیدر سے متعلق۔

میدانے موتی پر سیدہ کا شہ سنی اور تعلیم حاصل کرنے پر اس اور یہاں حیدر سے متعلق۔
 تھیں۔ سب سے حیدر سے متعلق۔ حیدر سے متعلق۔

یہ کتاب حیدر سے متعلق

سے کھینچے اور وہاں سے پھیلنے سے اعضا جھکتے ہیں، ان میں تو اس کا تہاسبہ پیدا ہوتا ہے، ورنہ تو اس عمل انصاف درست رہتا ہے، بعد اور رہتا ہے، اور پھیلنے کی شکل میں نہیں لگتا، خدائی داتا رہتا ہے، انصاف و عقدت مضبوط اور شاہد ہوتے ہیں، یہ بچوں کے وقت سے ہے۔ قوت و محنت پیدا ہوتی ہے، عداوتیں بچوں کی ہمسائی شادمانی بچوں کے مقابلے میں بہت بہت ہوتی ہے، انہیں جیسے سے مواقع میسر نہیں آتے۔

ذہنی فائدے

بچوں سے وہی شادمانی میں بھی بڑی مدد ملتی ہے۔ صحت مند دل و دماغ، صحت مند جسمانی میں پر اس چناؤ ملتا ہے۔ بچہ اور میں جسم میں صحت مند دل و دماغ کا تصور رہا، طاقت کے ساتھ چمکے۔ انہیں ہمسائی صحت پر جتنے شہادت داتا ہے تو ان صحتوں پر بھی دیکھ کر اثر مرتب رہتا ہے، بچوں و قزاقوں کے اور ہمارے گارڈ سے بچوں و بچوں کے قربات حاصل ہوتے ہیں، ان کے اندر ایسا داتا کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ مختلف چیزیں میں بچے و مختلف حالات اور جسم کے سے ملامت اور رنجشوں سے ساقط پڑتا ہے ان سب سے بچہ و داتا ہونے کے سے بچوں میں برائت فیصلہ اور فائدہ۔ ان کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ انہیں کے سے ان و مختلف معادلات حاصل ہوتے ہیں، ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ سب ساتھیوں سے جب دو تار۔ جیوں کرتے ہیں تو ان کے بہن کی ہیں لکھتی ہیں، ان کو کا سیکھتا ہے۔

انہیں کے دماغ میں جیت پر توجہ مرکوز کیے رہنے سے ان میں توجہ و شہادت کی بلند مقصد کے سے اپنی قوتوں کو مرکوز کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ بہت سے بچوں کے جبلی تقاضے کہ یہ زندگی میں پورے نہیں ہو پاتے۔ جس کی وجہ

ت ان کے دہس پر ایسا دبا دیا جاتا ہے۔ عیسیٰ کے دیرینے دوستی۔ داور کچھ اور
 ہوجاتی ہے اور میں فرحت و غلبہ محسوس ہوتا ہے۔ محقق یہ کہ اے بچوں سے غور و
 طریقوں و رشتے سے خیالات سے عیسیٰ باپ ہو اور بچہ اسکی بیوی کی شاہ و پر کا مٹا
 ہوئے لگتا ہے۔

جذبائی فائدے

حسنی و انی فوائد ساتھ عیسیٰ بہت سے جذبائی فائدے بھی حاصل
 ہوتے ہیں۔ بچوں کے جذبات و فہمی و عقلی رشتہ عیسیٰ ہوتا ہے ان کے جسمی تقاضوں
 کی تکمیل ہوتی ہے۔ ان کے جذبات قدامت اختیار نہیں کر پاتے۔ عیسیٰ سے رشتہ
 جذبائی رشتہ میں نور اور نام سنگی پیدا ہوتی ہے۔ بگڑ ہوا انگڑا بچہ جب عیسیٰ کے
 میدان میں داخل ہوتا ہے تو اسے جلد ہی یہ احساس ہوتا ہے کہ دیا میں
 دوسرے بچوں کی خواہشیں اور مطالبے بھی تھے یہی نام ہیں جتنے انہیں سے
 مطالبات ہیں اور اگر وہ کسی طرح غصہ صدر بد مزاجی اور چڑچڑاہٹ
 ہیں سے کام لے گا تو وہی بھی اسے ہے ساتھ میں بیٹنے والے گا۔ چنانچہ اسے
 جلد ہی اپنے بارے اندازہ تک کرے۔ یہی عیسیٰ کی عادت ای پڑتی ہے۔

بعض گھروں کا جنگ، اتنا بیٹے و ماہوں بچوں کی جذباتی تربیت پر جو غلط
 اثر اس لگتا ہے اس کی کارائی بھی عیسیٰ نے دے دی ہے۔ ساری ہوسکتی ہے۔ عیسیٰ کے
 خوش آمدہ پہلو، بچوں میں مسرور و احساس کثرتی و جوش نہیں پکڑے دیتے جلد
 خوش مزاجی و خواہش کی کا سب بنتے ہیں۔

بچوں کی تربیت دینے کا انداز

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ و ام سلمہ رضی اللہ

عہ بچوں کی تربیت کیسے کریں ص ۳۷

عین بد قہاں صمد کے صمد ہے جس نے جس بھی اندھوں کو دیکھا ہے جس نے
 ی تھے یہ صمد صدقہ کی تصویر میں ہے ایک کھجور کے پتے میں کھنکھ
 ہے تصور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہے انہیں تو فوراً پہچان کج کج (۱۲) بی میں
 یہ ہے "ایسا کہ جیسے ہمارے زبان میں 'قہار' ہے۔ میں نے بھی 'چربون' پر مت میں
 ہے کہ یہ بھی کسی کی (۱۳) ہے اس سے ہاتھ اوچر اس سے نہ لکھنا
 مقصد وہ تو یہ عطا استعانت کیا جائے کہ ہر حال تصور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے
 دیا "کج کج" بھی اس سے (۱۴) ہے ہاں "پھینک دو" (۱۵) انہیں معہ نہیں ہے
 ہر جی سو ہاتھ صمد کے قابل نہیں آتے۔ (۱۶)

حضرت جس بھی اندھوں کو تصور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیتے ہیں
 یہ محبوب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور رحمتی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں
 سے گزرتے تھے، اس وقت حضرت سیدنا علیؑ بد قہاں سے مسجد میں داخل ہوئے تو
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اترے اور آگے بڑھ کر اس وقت وہاں میں اٹھائے۔
 ان میں مرتبہ یہ بھی کہتا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں اور
 یہ حضرت جس بھی بد قہاں سے آپ کے گدھے پر سوار ہوتے اور جب آپ گدھے
 پر جا رہے تھے تو آپ سے کہتا کہ وہاں ہاتھ نہ پڑا کر نیچے تار دیا اور بھی کیا بھی
 کہ کہ آپ ان کو گھوڑی پر لے کر لے جاتے

وَفُتِحَتْ وَتُحِبُّهُ

ترجمہ: "یہ اندھوں سے کہہ سارا کو بھیل بھی بتا دیتی ہے اور بڑا
 بھی بتا دیتی ہے۔"

۱۲۔ مثنوی ص ۱۲۱
 ۱۳۔ مثنوی ص ۱۲۱
 ۱۴۔ مثنوی ص ۱۲۱
 ۱۵۔ مثنوی ص ۱۲۱
 ۱۶۔ مثنوی ص ۱۲۱

ایک طرف تو حضور قدس سلی علیہ السلام کو جس سے اس شخص اللہ تعالیٰ سے
 اتنی محبت ہے اور انی طرف جس سے وہ خدا تعالیٰ میں ایک محبوب بھی ہے اس
 شخص کو جس شخص کے لیے وہ محبوب ہے۔ اور اس کے لیے وہ بھی ایک محبوب ہے۔ اور
 چونکہ اس شخص سے اس چیز کی توجہ بھی تھی اس لیے فوراً وہ حضور سے علی
 اور فرمایا کہ یہ ہمارے معاملہ کی چیز میں ہے۔

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ بچے کی تربیت بچوں
 چھوٹی چیزوں سے شروع ہوتی ہے۔ اسی سے اس کا من بناتا ہے اور اسی سے اس کی
 رہنمائی ہوتی ہے۔ یہ حضور قدس سلی علیہ السلام کی سنت ہے۔ حق تعالیٰ یہ عیب نظر
 دیکھنے میں آتا ہے کہ ماں باپ کے درمیان و غلط باتوں پر اسے ناراضی کی تشریح
 دیا ہے۔ آج سے پہلے بھی ماں باپ بچوں سے محبت سے تھے ہیں۔ وہ ان کی ہر
 تدبیر کے ساتھ محبت سے تھے۔ اس لیے یہ تربیت ہر ماں باپ اس بچے کے لیے چاہے
 کہ بچے تھے یا عورتیں۔ اس لیے یہ حدیثیں سن کر ان میں ناراضی ہونے سے بچنا چاہیے
 اور ان پر فخر نہ کرے۔ اس لیے یہ حدیثیں سن کر ان میں ناراضی ہونے سے بچنا چاہیے
 چھوٹے بچوں کی اس نوعیت کی تربیت میں اس کے بھائی اور بھائیوں کو
 بچے کا اس میں ہر نرم (ماں باپ) کو اس میں ہر نرم (ماں باپ) کو اس میں ہر نرم (ماں باپ)
 تربیت کریں اور وہی بچہ وہی تربیت کے خلاف ہونی عداوت کرے۔ اور اس
 کو بتانا ماں باپ کے لیے اس کے لیے کہ وہ بچہ کی طرف سے توجہ دینا چاہیے۔
 ہر سو فیہ تو اس کا دل اور دین پر ہے۔ اس لیے اس کے لیے اس کی حالت
 میں اس کی۔ یہ ماں اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کی چھوٹی چیزوں سے
 بھی شادی میں رکھیں۔

کھانا کھانے کا ایک ادب

حضرت عمرؓ میں رسول اللہ تعالیٰ عرآن حضرت سلی اللہ علیہ وسلم نے سوتیلے
 بیٹے ہیں۔ حضرت رسول اللہ تعالیٰ صبا جو ام حبیبہؓ میں، اس کے پسے شام
 سے یہ صاحب راہ سے پیدا ہوئے تھے۔ جب حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم سے
 حضرت رسول اللہ تعالیٰ صبا — مکان فرمایا تو یہاں کے ساتھ ہی حضور قدس
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے، اس سے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ربیب یعنی سوتیلے بیٹے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے رازی محبت و شفقت
 فرماتے تھے اور ان کے ساتھ بڑی بے تکلفی و باتیں کیا کرتے تھے۔

دو فرماتے ہیں کہ جس وقت میں چھوٹا بچہ تھا اور حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم
 سے زیر پرورش تھے ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیائے میں دھوا
 "تہ رہا تھا بھی مگر ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کھکی اور دوسری طرف سے اور بھی
 تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا، جب حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح
 سے دیکھا تو فرمایا اے بچے کھانا کھاتے وقت مسکے اللہ پڑھو اور
 "سے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کا جو حصہ تمہارے سامنے سے وہاں سے کھاؤ اور
 سے ہاتھ دھو کر کھانا ٹھیک کریں۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے دیکھ کر اس پر
 غیور ہاتھ دے کر صحیح ادب سکھاتے۔

ایک اور صحابی حضرت عمارؓ سے زور ربیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
 ایک مرتبہ حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جب کھانا سامنے آیا
 تو میں نے یہ حرکت شروع کی کہ ایک والہ دھرتے آیا اور دھرتے کو — اس سے — یہ

ملکہ جامع المصنفات، ۲۹۸، رقم ۵۵۵

سات سال سے پہلے تحیم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما واریت کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارت فرمایا کہ یہی اولاد ہمارا عالم دو جب دو سات سال کے بچوں میں یعنی سات سال کی عمر سے تا یہ زمانہ شروع ہوگا۔ جب اس سال کی عمر چارے اور پانچ کی ہو تو اس وقت نہ پڑھے پڑھاؤ اور دس سال کی عمر میں بچوں سے بستہ ایک ایک کرو ایک بستہ میں دو بچوں کو بند کرو۔

اس حدیث میں پندرہ تحیم یہ دیا کہ سات سال کی عمر سے نماز کی تاکید شروع ہو اس سے معلوم ہوا کہ سات سال سے پہلے اس کی چیز کا تکلف کرنا مناسب نہیں۔ تحیم مدت حضرت تھوڑی قدر سو فرماتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اب تک بچہ کی عمر سات سال تک۔ پہنچ جانے اس پر مبنی وجہ سے اس کو چاہیے، جیسے کہ بعض لوگ سات سال سے پہلے رو رو رکھنے کی فکر شروع کر دیتے ہیں۔ حضرت تھوڑی اس کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت فرمایا کرتے تھے۔ اللہ میں تو سات سال سے پہلے نماز پڑھانے کو نہیں مانتا ہے میں مگر عمر سات سال سے پہلے اس کو رو رو رکھنے کی فکر میں نہ پڑھانے میں۔ اسی طرح سات سال سے پہلے نماز کی تاکید کی کوشش بھی درست نہیں۔ اسی لئے کہا گیا کہ سات سال سے تم عمر کے بچے کو مسجد میں نہ لے جانا۔ البتہ ابھی بچہ کو تھوڑا تھوڑا دوس کر کے گئے مسجد میں لے جاتے ہیں، لیکن اس شرط پر کہ مسجد مسجد کی وغیرہ سے مٹ سکیں کرے گا، لیکن سات سال سے پہلے اس پر باقاعدہ وجہ اٹھا درست نہیں۔

بلکہ ہمارے بزرگ فرماتے ہیں کہ سات سال سے پہلے تحیم کا وجہ اٹھا بھی

مناسب نہیں۔ سات سال سے پہلے میں وہ کے حراس و پر حادو نہیں باق حادو
اس پر تعلیم کا وجہ دیا اور ماقاعدہ اس وجہ سے علم بنا دینا عجیب نہیں۔ آئی کل
ہو کے یہاں یہ ہا ہے۔ بچہ اس میں سال کا ہوا تو اس کو پڑھانے کی فکر شروع
ہوئی، یہ خط ہے۔ کچھ طریقہ یہ ہے کہ حسب ہوتیں سال ہا ہو جائے تو اس کو
تعلیم دے دو۔ اس کو دھاروں و کلر سکھادو، اس کو چھو دین کی باتیں سمجھا دو اور یہ
کا۔ کچھ میں رتھ رجعت کرتے ہیں، پھر باقی اس کو مطلق کرنے ماقاعدہ اس میں
اور سڈر کارٹاس میں بھیجنا، جو اس پانچوں کا نشیون کا اور رات، ایر تک ہوم
ورک کے رہے گا۔ چونکہ اس کو یو یو اس کی پابندی کرانے اور اسے مضبوطی کا
طاسب علم بنا دے، اچھا نہیں۔

بچوں کو مارنے کی حد

یہ بات بھی سمجھنی چاہیے۔ استاد کے لئے یاں باپ کے لئے بچے کو اس
حد تک مارنا چاہئے جس سے بچہ نہ جسم پر مار کا شای نہ پڑے۔ آئی کل یہ جو
تھوڑے مارنے کی ریت، روئے ہے یہ کی طرف بھی جا رہیں، اور جس اوقات اس
مار پائی میں خود نکل آتا ہے، زخم ہو جاتا ہے یا شای پڑ جاتا ہے، یہ عمل تو بڑا گمراہ
ہے۔ حضرت حکیم الامت مہ دانا تھا وہی قدس اللہ سرور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے کچھ
میں نہیں آتا کہ اس گناہ کی معافی کی یا شای وہی اس سے کہ اس گناہ کی معافی
اس سے مانگے، مگر بچہ سے مانگے تو وہ کاماؤ بچہ معاف کرے گا اہل نہیں ہے،
اس کے کہ ان کا مانع بچہ معاف بھی کرے تو شرعاً اس کی معافی کا اقرار نہیں ہے تاکہ
خط نامے گمراہ ہے۔ اس سے استاد و ماں باپ کو چاہئے کہ وہ بچے کو اس طریقہ
مارنے سے اس سے زخم ہو جائے یا شای پڑ جائے، اللہ ص درست کے تحت جہاں مارنا
کا مڑ ہو جائے، صرف اس وقت، مجبور کی اور بقدر ضرورت مارنے کی جارت وہی گئی

س کے لئے حکیم امت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عجیب نسخہ تیار کیا ہے۔ یہ نسخہ
میں پڑھتے تھے یا دیکھتے تھے۔

فرماتے تھے کہ جب بھی ارادہ ہو کہ میں صحت و برکت چھوڑ دوں تو اس پر صبر
کے ساتھ صبر کروں جو اس وقت صبر کر رہا ہوں اس وقت نہ ماروں، نہ
کے صبر ٹھنڈے ہو جائے تو اس وقت مصنوعی صبر پیدا کرے ماروں اس سے کہہ لیں
صبر کے وقت ماروں گے تو پھر حد پر قائم نہیں رہوں گے بلکہ حد سے تجاوز کر جائیں گے اور
پنابہ ہو، تو ماروں گے، اس لئے مصنوعی صبر پیدا کرے پھر مار لوں گا۔ اصل مقصد بھی
حاصل ہو جائے اور حد سے زیادہ بھی نہ پڑے۔

اور فرمادے کہ میں نے ساری عمر اس پر عمل کیا ہے صبح کے وقت نہ
کے مارا اور نہ اس پر جب طبع صبر ہو جاتا تو اس کو بڑا کر مصنوعی صبر پیدا
کے، مقصد حاصل کر جاتا کہ حد سے تجاوز نہ ہو جائے، یوں کہ صبر ایک
پیر کے کہ میں اس کا بڑا و بیشہ حد پر قائم نہیں رہتا۔

بچوں کو تربیت دینے کا طریقہ

اسی لئے حضرات تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ اصول بیان کرتے تھے، جو چھ
کلی اصول تو نہیں ہے، اس سے کہ احکامات مختلف بھی ہو سکتے ہیں، میں نے پیشہ
اس اصول پر عمل کیا جا سکتا ہے کہ جس وقت کون کون سے کام کرنا ہو، ٹھیک
وقت میں اس کو سزا دینا مناسب نہیں ہوتا، بلکہ وقت پر ٹوکنے سے بعض اوقات
قصاں ہوتا ہے، اس لئے بعد میں اس کو کچھ دیا، دینی سزا تو اس کے دوسرے
یہ کہ کام پر ہار بار ٹوکے رہنا بھی ٹھیک نہیں ہوتا، بلکہ ایک مرتبہ بٹھا کر سمجھا دو کہ
تو اس وقت تم نے یہ غلط کام کیا، اس وقت یہ غلط یا اور پھر ایک مرتبہ جو سزا دینی

سے کہ وہ واقعہ یہ ہے کہ محمدؐ اس کی رحمت میں غسل ہے اور یہ یہاں سے کہ جسے یہ کہہ شائع ہو جائے تو کھس وقت سال اس میں سے قیوم جاتا ہے اور یہ محمدؐ پر قاضیوں میں نہیں رہتا اس سے کہ یہ ہاتھیں ملتا ہے تو ہمارے حضرت قادیان (عہد علیہ السلام پر حرمہ) نے فرمایا تھا۔

بچے کو کیا کہہ کر پکارا جائے؟

بچوں کو بد تو اس کے پورے نام سے یا پھر میں نے یہ کہہ کر جارا رحمت سے پکارا جاسیے یا اس بھیکے اور پیارے حرمہ سے پکاریں کہ بچے اس پکارنے سے بے تاب رہتے اور یہ پکار سنتے ہی وہ آپ کا حکم قبول کرتے تیار ہو جاتے مثلاً کھجور پیارے بیٹے کہہ کر خطاب کیا تو کھجور پیارے کہہ کر بھی تیار ہوتا ہے۔

اس طرح پکارنے میں جو رحمت و شفقت ہے اور اس سے بچے میں جو طلب ہے اور دیا گئے کی اور غلط میں حتیٰ کہ اصلی نام پکارنے میں بھی نہیں۔ اس کا بھی اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب آیا میں اس طرح پکارنے والوں سے کہے تو ان الفاظ کو سننے کے لئے کہتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اس طرح پکارنے میں اور اس کے بعد کی نصیحت میں جراثیم ہے وہ کسی اور طرح خطاب کرنے میں نہیں۔ یہ پکار سنے ہی بچے کا دل نرم پڑ جاتا ہے اور ہر نصیحت قبول کرنے سے تیار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید پر نظر آئیے تو یہی نظر آتا ہے کہ جن نبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام یا دیا گئے ہیں اور ان نصیحت کی تو غلط نہیں سنتوں و مایہ چہا پی قرآن مجید میں حضرت ابراہیم اور حضرت یونس علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جو پٹی اور کو نصیحت موجود ہے اس کے الفاظ یہ ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمْ الدِّيْنَ فَلَا تَتَّبِعُوْنَ الْاَوْتَانَ

مفسرین

ترجمہ کے میرے بیٹا نے تمہارے سے دین بھی اسلام

نویسندہ مایہ نے جو اتم مسلمان بن کر

حضرت نون علیہ السلام کے بیٹے چاہے

ہا یسئ لا تکف عنہ ولا یکن مع الکفرین

ترجمہ کے میرے بیٹے تمہارے ساتھ کفر میں سو رہو چاہے

کافروں کے ساتھ شامل نہ ہو

یہ لوقہ علیہ السلام کا چوتھا بیٹا تھا جس کا لقب کنعاں اور نام بامحمد سے

حضرت نون علیہ السلام کے اہانت کی کہ مسلمان ہونا ارطافوں کے ساتھ شامل رہو

مرفی ہوئے وہاں میں سے مت رہو

یعقوب علیہ الصلوٰۃ السلام کے بیٹوں دو صیت کی

ہا یسئ لا تدخنوا من باب واحد وادخلوا من ابواب

مختلفہ

ترجمہ کے میرا تم سب شیعہ کے ایک دروازے سے داخل نہ ہو

بلکہ مختلف دروازوں سے شیعہ میں داخل ہونا

حضرت لقمان علیہ السلام کے بیٹے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

ہا یسئ لا تشرك بالله اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۱۱ سورہ اعراف

۱۲ سورہ اعراف

۱۳ شعب النہل ۲/۲۵۲

۱۴ سورہ یوسف آیت ۶

۱۵ شعب النہل ۲/۱۵۱۴

۱۶ سورہ لقمان آیت ۳

تو حضرت انسؓ میرے بیٹے ابی کے ساتھ سی و شریف نہ تھے۔
 بد شرعک کرنا بیسی قلم سے !

بد تعالیٰ نے حضرت عباسؓ کی سب سے پہلی وصیت یہ قتل فرمائی کہ میں
 نے اپنے بیٹے کو شرب سے منع کر دیا، جس سے یہ وسیع ہو کر والدین کے
 نہ دہی سے رو دہی و رو دہی سے چائے کی سب سے زیادہ خوشش کریں۔
 اور کے مقام پر دہی

۴ یسئ اقمہ لقصوة وافر بالمعروف و نہ عن المنکر واصر
 علی ما احابک من ذلک من عزم الامور ۴

تو حضرت انسؓ کے پاس سے پیارے بیٹے امارت و رضا و جمعے کاموں کی
 نصیحت کرتے رہنا پرے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو نصیحت تم پر
 آجائے، صبر کرنا۔ بیٹوں میں ایسے کام بڑی محنت سے کاموں میں سے
 سے

ان تمام مقامات پر در غور رکھیں، والد کو سب سے (بیٹا) کہہ کر ہی محالہ
 نہیں یا بلکہ سہی کا خطا استعمل فرمایا، جو تعمیر (پھول پین) کے لئے استعمال ہوتا
 ہے۔ اور اس میں زیادہ شفقت و محبت سے یہی موت و شفقت کا اثر ہے کہ وہ وصیت
 جو پاپ کی رہاں سے نکلی، نئے خدوں میں ترقی ہو گئی۔ اور اسے اسے اپنی تھنی
 میں باندھ دیا۔ اسی سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ حالی کے
 ایک وعظ ”وادی تربیت“ سے کچھ چیزیں نقل کرتے ہیں۔

لفظ ”بیٹا“ ایک شفقت بھرا خطاب

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم اپنے وعظ ”وادی“ کی

زیرِ بیت "میں فرماتے ہیں" شیخ "اسلام حضرت محمد وناشیع احمد صاحب عثمانی قدس سرہ
تے بڑے عالم و فقیہ تھے ہم نے تو ان کو اس وقت دیکھا تھا، جب پاکستان میں تو
یہ باریک بینی سے ملاحظہ کیا گیا تھا۔ اس کا بیان نہیں تھا۔ ساری دنیا میں ان
سے علم و فضل کا وہ مانا جاتا تھا وہی یہ "شیخ اسلام" کہہ کر مخاطب کرتا، کوئی نہ کہ
عام آدمی نہ مخاطب کرے، اسے عقیدے کا یہ تھا کہ اس نے اس قدر کیے جاتے
تھے، جی بھی دوسرا ہے کہ تشریف آتے تھے، اس وقت ہماری ذاتی بقید حیات
تھیں، ہماری ذاتی صاحب ہوتے میں حضرت علامہ کی ممانی ملتی تھیں۔ اور اس سے وہ
بہت زیادہ سزا پاتی تھیں، اور اس کا دعا، جی تھیں کہ "یہ جیتے رہوں۔" جب کہ اس
سے سزا سے یہ اعلاطے بڑے عالم کے سے سنتے تھیں یا شیخ اسلام کے
تسب سے پکار رہی تھی تو اس وقت ہمیں بڑے عجیب سا ملتا تھا میں علامہ عثمانی رحمۃ اللہ
عہد فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت مفتی صاحب (ملفوظ محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ
خدا ان کے سر میں وہ قلمدست آتا ہوں۔

ایک یہ کہ حضرت مفتی صاحب سے ملاقات، دوسرے یہ ہے کہ اس وقت
اس زمین پر مجھے پیدا کیا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ان کے اہل و عیال کے یہ
ہاں آج مجھے پیدا کر پارتی ہیں اس لئے میں یہاں کا عقد سننے سے آتا ہوں،
اس کے سننے میں جو لطف اور پیار محسوس ہوتا ہے، وہ مجھے کوئی اور لقب ملنے میں
محسوس نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کی قدر اس فہم کی کہ ہوتی ہے جو اس کہنے سے کہ
یہ سب سے آٹھ سو سال پہلے کہ مجھے یہ جو "میں" کہہ کر پکارا جا رہا ہے یہ
میں یہی محنت ہے، ایک وقت ایسا آتا ہے، جب انسان یہ عظیم شے کو ترک کر جاتا
ہے۔

چنانچہ حضرت ذکریہ عبدالحی صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ "بیانیہا

لہیں مولا کا حلقہ رے میں رشتے کا توالہ بنتے ہیں جو صاحب ایسا ہے
 بد قوی کے ساتھ سے یہ اس کی سے جیسے وہاں باپ اپنے بیٹے "میرا" اور
 چائے کو میں غور و استہان سے کا مقصد یہ کہتا ہے کہ "بوت باپ کدیرا
 ہے، وہ شفقت، محبت اور حیرت نوازی سے جن بولتے ہیں جن بد قوی بھی
 آتے ہیں کہ میں کدیرا غلط سے مسلمانوں و عبادت گاہوں میں ان کی حکمتوں
 میں سے ایک حد یہ ہے چنانچہ یہ

اَلْبُيُوتُ الدِّينِ مَوَاقِفُ اَنْفُسِكُمْ وَاَهْلِكُمْ وَفِرْدُهَا النَّاسُ
 وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَكَّةٌ عَلَاقٌ شَدِيدٌ لَا يَعْصُونَ اَمْرًا مَرُومًا
 يَعْصُونَ مَا يَوْمَرُونَ ۝

ترجمہ :- میں وہاں اپنے آپ کو اور اپنے گھر و اولاد کو بھی
 رکھتے ہیں اور وہاں تک یہی ہے کہ آگے میں رکھ دیں صفت بیان دہانی
 کہ میں آگ کا ایدھن، طریاں اور دھنکیں کے بلند سے آگ کا
 پتھر نماں اور پتھروں کے، اور میں رکھ کے وہ بد قوی جن
 طرف سے اپنے فرشتے مقرر ہیں جو کہ علیہ (غنت) اور تہ حویں
 عت حویں ہیں وہ بد قوی جن و جس بات کا غمراہیتے ہیں، وہ
 حکم کی بھی نافرمان نہیں کرتے، اور وہی کام کرتے ہیں جس کا ایسی حکم
 دیا جاتا ہے۔"

ذاتی عمل نجات کے لئے کافی نہیں

یہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ہر کام میں یہاں تک محنت کریں مگر
 کہ میں اپنے کو تک سے ہی کر بیٹھ جاؤ، اور اس سے مطمئن ہو جاؤ کہ میں یہ کام

وہاں جلد اپنے دل و میاں کو بھیجے گا۔ سے پناہ و دیں۔ آتی یہ نظر کشا سے نظر
 آتا ہے۔ آئی ہیں و ت میں ہا آئی ہیں اور بہ عروس کا سنا سے صف میں
 میں خاصہ عورت ہے اور کتنی مہربان ہے اور آقا۔ سے اللہ کے رستے میں ہاں
 حق رہا ہے، اچھے و اچھے اور اچھے میں ہاں پر عمل سبکی و شش رہا ہے لیکن
 اس سے کچھ کو دیکھیں اس کی ہاں و دیکھو یہی چوں و دیکھو تو اس میں اور اس میں
 میں تو اس کا حق سنا یہ نہیں چاہا ہے وہ نہیں چاہا ہے اس کا رخ مشرق
 کی طرف ہے اس کا رخ مغرب کی طرف ہے اس میں ہاں کی فکر ہے۔ نہ تو اس
 دیکھو یہی سنا کا حساس ہے اور یہی سنا ہاں کو کسہ دیکھنے کی فکر ہے۔ اس سنا ہاں
 سے کیا ب میں یوں بچے بہ رستے میں اور یہ صاحب اس پر مطمئن میں کہ میں
 صاف دل میں خاصہ وقتوں اور جامعیت مراد کرتا ہوں و خوب سمجھ میں۔ جب
 آپ کھراؤں و کتب سے یہی نہ کی فکر نہ کرنا اس کی اپنی حالت نہیں مطلق
 اس سے یہ کہ یہ حالت نہیں بھی ملتا ہے میں تو خواہیہ عمل کا نہ تو اس کے اور اس کی
 طرف جارہی تھی تو میں یہ رہا اس سے کہ اس کو یہ بھی تمہارے فاعل میں شامل
 تھا جب تم نے اس میں کوتاہی کی تو جب آخرت میں تم سے مواعد ہوگا۔

اگر اولاد نہ مانے تو

اس نسبت میں تو اس کے لئے فرمایا کہ ہے آپ کو اور اپنے گھر والوں و آگ
 سے بچاؤ اور تحقیقت اس میں یہ شبہ کے خوب کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو شبہ عام طور
 پر ہمارے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ شبہ یہ ہے کہ آتی جب عروس سے یہ کہا جاتا
 ہے۔ بچی دلاؤ بھی دیں بی تعلیم دلاؤ حافظ قرآن بناؤ، عالم دین بناؤ، کچھ ایسی کی
 باتیں ہاں بھی سکھاؤ، ان کو دینی کی طرف لانا، اس سے بچنے کی فکر کرو، تو اس
 سے نہ ب میں عام طور پر فضاں لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے او دوزین کی طرف

۔ سے ہی بڑی خوشی ہو، مگر یہ تحریریں کہ ماحول اور معاشروں کا جواب ہے کہ بیوی بچوں کی بہت سچائی، مگر وہ کہتے نہیں ہیں اور مائے کی دانی کے متناظر ہو، اس سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کیا ہے اور اس راستے پر چاہئے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ بچوں کے پیار نہیں ہیں، اب یہ کامل ہے، ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ بچہ سمایا کر رہا۔

دنیاوی آگ سے کس طرح بچتے ہو؟

چنانچہ قرآن کریم نے اس کیفیت میں "لذاتہن" آگ سے "کافک" ستوں نے اس میں اور شب کا جواب دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ بات ایک اصولی طور پر تو نصیب ہے کہ اگر ماں باپ سے "او" کے "ای" سے چاہئے کہ ہلکے طرف سے چل کر خوش رہی ہے تو اس میں اللہ کا ماں باپ کی الذمہ ہو جائے گا اور "او" کے "ای" کا وہی "او" میں پر پڑے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ ماں باپ سے "او" کے "ای" سے بچنے کی خوشی میں حد تک ہی ہے؟ اور اس درجے تک ہی ہے؟
تو اس کے بعد کہ "کافک" اشعار کے ساتھ ساتھ اس طرف اشارہ دیا کہ ماں باپ، ہلکے "او" کو گناہوں سے اس طرح بچنا چاہیے جس طرح اس کو "کافک" سے بچتے ہیں۔

فرض کریں کہ ایک بہت بڑی خطرناک آگ ہے، جس آگ سے بارے میں یقین ہے کہ اگر کوئی شخص اس آگ کے اندر داخل ہو گیا تو وہ وہیں بچے گا، آپ کا ہونے چاہئے کہ "کافک" منظر اور خوبصورت کچھ کریں کی طرف بڑھ رہا ہے، اب بتاؤ تم اس وقت کیا کرو گے؟

کیا تم اس پر اکتفا کرو گے کہ دور سے بیٹھ کر بچے یا نصیحت کرنا شروع کر دو گے؟ جیہاں اس آگ میں مت جانا۔ یہ بڑی خطرناک چیز ہوتی ہے۔ مگر حاکم کے تو حل جا

کے اور مچا دے۔ یہ وہی ماں باپ صدف ربان بھکت پر کھتا کریں گے؟ اور ان
 بھکت کے باوجود اگر بچے اس آگ میں چلا جائے تو یہ وہ ماں باپ یہ کہہ کر بری
 مدد ہو جائیں گے کہ ہم نے تو اس کو سمجھا دیا تھا اپنے دھن داکر دیتا تھا اس سے نہیں
 مانا اور خود ہی اپنی مرضی سے آگ میں اڑ گیا تو یہ سزاؤں "نیا میں وہی ماں باپ یہ
 کہیں کریں گے اگر وہ اس بچے کے حقیقی ماں باپ ہیں۔ تو اس بچے کو بچانے کے
 لئے وہی جمع خرچ کو کافی نہیں سمجھتے ہو؟ لہذا یہ سمجھنا کہ ہم نے نہیں سمجھا کر اپنا
 فرض ادا کر لیا۔ یہ بات تسانی سے کہے کی نہیں ہے۔"

اللہ کے واسطے جابر و حاکم باپ نہ بنیے

باپ کی مثال بچے کے سے ٹھنڈی چھوٹ کی ہے۔ "اگر کسی پر کھلی اگلا
 ہے تو وہ باپ ہی ہے۔" اور اگر مخلوق میں کسی کو قوی اور طاقتور سمجھتی ہے تو وہ باپ کی
 ہے۔ یہی وجہ ہے کہ "باب سے غریب اور غمور سے غمور" وہی باپ کی وجہ
 کی بچے سے لڑتا ہے اور خود غمور و محسوس کرتا ہے یا کسی کو بچے پر ظلم کرتا ہوا دیکھتا
 ہے تو کہتا ہے "میں اپنے ابو سے کہہ دوں گا۔" اسی طرح بچے سب سے والدہ اپنے
 ماں باپ کو سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر پسندیدہ بچے کے لئے مسخر کرتا ہے، وہ باپ کی
 محسوس نہیں جانتا۔

مائے مہربانی ان بچوں جیسے بچوں کی معصوم حوشت میں اپنی سخت حالتی اور
 مددگاری سے وہاں نہ کیجئے یہ گھر میں داخل ہوتے ہی جیسا چلا شروع کر لیں اور جو
 معصوم بچے اس لگا لے بیٹھے تھے کہ جو آئیں گے تو ہمارے سے وہی بھائی کی چیز
 میں سے ہمیں کہیں تھمے گئے۔ چائیں گے وغیرہ ان کی میدان پر تپ
 پانی چھڑیں اور وہ بچہ اسے خوف کے مارے خاموشی سے ایک کونے میں جا

تھیں۔ اس طرح اگر بچہ کی کسی غلطی پر آپ یوں نہیں آتے کہ باپ نے تم سے یوں کیا تو کیا تمہیں مار سکتا ہے تجھے مروت

تو یہ بچہ آپ کو کھائے میں اور مشق کھینے سے کام نہ سمجھے گا اور اگر آپ کا روہ مستقل اس طرح رہا تو آئندہ اس سے بہت ہی عین تک سنا ہوا آواز آئے گا۔ مگر یہ ایک وقعت ہمارے مشاہدہ میں آئے ہیں کہ اس طرح ہونے والی وجہ سے باپ سے باقی ہوئی اور اس میں باپ کے لئے اس قدر غرت رکھتی ہے کہ اس کا اس بچہ تو باپ کو خاص کے سامنے عداوت میں پیش کرتا ہے۔

نوار پانچ سال کا ایک بہت ہی پیار بچہ تھا۔ اس کی بھی خواہش تھی کہ اس کا باپ اسے پیار کرے اس سے محبت اور شفقت سے بات کرے اسے اپنے ساتھ کھانے لے جائے اس کی پسند نا پسندیں دے جس طرح اس کے بچوں وان کے ہوا کرتے ہیں مگر قسمت سے اس کا باپ بہت ہی محنت گیر اور مداخلتی واقع ہو تھا۔ کام سے واپس گھر آتے ہی اگر نور کو کہہ کر قریب جاتا تو باپ فوراً حائل آتا۔ اور ہوا یا چپکے چپے چار ہے ہوا ایک تو کام کی ٹھٹھکی اوپر سے تم کو کہ چپے چپے چار ہے سو۔ ہوا بے جا دھچکے سے دور ہٹ جاتا۔ کبھی دو قریب جاتا تو فوراً جھڑپ مانی مانتا اور رھو یہ لے پٹا لے خراب کر دیتا۔ اس معصوم بچے کو کسی کام کا سہرا نہ دیتا اس میں معصوم کوتاہی پر اس قدر چیخ کر پورے گھر میں ایک ہنگامہ مچا جاتا اور اسے ظہر یہ کہ اس کے کان اس قدر کھینچتا کہ سرخ ہو جاتے۔

زندگی کے دن گزرتے گئے، نوار بڑا ہوتا گیا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ نوار کے دل میں باپ کی نفرت بھی بڑھتی گئی۔ آج نوار چھبیس سال کا ہو جاؤں ہے، لیکن باپ کے لئے اس سے اس میں محبت کی کوئی رشتہ نہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر اللہ رب العزت کا خوف اور دنیا کی رسوائی کا ڈر نہ ہوتا تو میں وہ کچھ جہالت کے کام کر دیتا جو سنی اور دہریوں میں بھی نہیں آتا۔ اس لئے اللہ کے واسطے بچوں کے ساتھ مہربانی و

حقیقت اور محبت جو سے رخصت کا نظام ہے

اگر آپ گھر میں داخل ہوں اور بچوں کو میدان کی بات پر غصہ آئے تو صبر کیجئے
اور غصہ ختم ہونے کے بعد رنج سے تھکائیے، تھپ کا یہ حق۔ صاحب نسیب کے بچوں کی
سبب شکر بنادے گا۔

جب تک وقت یا مکان سے گھر نہیں تو بچوں کے سے سہارا ہوں چاہیں اور
بہار و محبت سے کس بھاریں و تھیں ان سے خوب پیار و محبت کا اظہار کریں۔
بچے آپ کے آگے کا تقاریر کریں اور آپ کے منہ دکھائیں کریں، یہ گندے ہیں اور
ان کی والدہ کی کام میں مشغول ہے تو آپ ہی کس صاف کر دیجیئے۔ اسی سلسلے میں
انہوں میں حضرت علامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے، فرماتی ہیں
”مومن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارادہ فرمایا کہ اسامہ بن زید کی تاک
(کی رہنمائی) صاف کریں۔ حضرت علامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں،
میں نے کہا (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت دیں کہ میں صاف کروں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! اس سے محبت کرو کہ
میں اس سے محبت کرتا ہوں یہ ہے“

ہر مسلمان اور دو چاہیے کہ بچہ اگر کسی گندی حالت میں ہے تو خود ہی اللہ اس
کا سدھدا ہے، اس کو قلم صاف کرنے پڑتا ہے، اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ
وہ وسلم اس سنت اور نذر کے کی نیت کر لے تو سارے پر سارے ہے کہ بچہ کی صفائی
بھی ہوتی اور بچہ بھی خوش ہوتی کہ میرا شوہر اتنے اچھے حلق کا حامل ہے کہ جس
کا سچے وہ میرا بچہ سمجھ رہا ہے، وہاں دوسری و مرد و عورت کے اعتبار سے وہ اپنے و
بھی میرا شریک سمجھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو گئے کہ اس بندہ میں وضوح بھی
ہے اور مسلمان معصوم بچے سے محبت بھی ہے کہ جسے ہر اور وہ سہاں حضور صلی

اللہ علیہ وسلم ایک بچے کے ماکہ کی رشتہ صاف کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو پھر میں کیا ہوں؟

اس سنت مبارک پر مسلمان شہر میں رہنے تو گھر کے بہت سے ٹھکانے بن کر ہو جائیں۔ اس لئے کہ میں بیوی میں بہت سے ٹھکانوں کا سبب یہ بنائے کہ شہر یہ کہتا ہے تم بچوں کا خیال نہیں رکھتیں۔ تم خود بھی گندی رہتی ہو اور اپنے بچوں کو بھی ایسا ہی گندہ رکھتی ہو۔ تم بچوں کو پھانسی میں بوڑھا کر دیتی ہو۔ اب پڑھو اور بچوں کو بھی اس پڑھ بٹاری ہو اور میرا۔

ان تمام حالتوں میں شہر یہ سوچے کہ یہ سب کام جس طرح میری بیوی (بچوں کی والدہ) کی امرائی ہے۔ اس طرح شہر یہ بھی بچے کے والد کی بھی دھارن ہے۔ حاکم ہے۔ یہاں سے اتنی راز کے کہ نفس اور اریاں صرف اور صرف ماں کی بھی جاتی ہیں۔ جاننا کہ شہر یہ راز کا والد کی بھی دھارن ہے۔

حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک دن رات میں اپنی بیوی حضرت خدیجہ بنت خویلد کی خدمت میں حاضر ہو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے ادرے) اس حال میں تشریف لے گئے۔ کسی چیز کو اپنے ساتھ لے گئے ہوئے تھے اور میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی۔ پھر جب میں اپنی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو کھولا، تو یہ دیکھتا ہوں کہ وہ جس دھیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوں وہیں پہنچے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں کو گود میں سے لے کر چار سے چھت رکھا تھا) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اس لئے کہ میں نے ان کو محبوب رکھتا ہوں، تو بھی ان کو محبوب رکھتا ہوں۔ اس شخص کو محبت رکھو، جو ان دونوں

کی طرح حضرت ابی۔ یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شادی کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار خطہ اشعر سے تھے کہ اس میں حضرت انس
اور اس کے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس طرح تھے کہ ان کے پاس سے چلتے ہوئے
تھے کہ وہ اپنے بچے تھے اور حج طریقہ سے چلے گئے تھے، اس سے بھی ان سے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے گئے تھے، اس سے ان سے
وہی آپ سنا کرتے تھے۔

۱۱۰۰ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونے سے پہلے
وہاں رہا ہو تو وہ اس پر اپنی شہادت مقرر کر لیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں سے واقعات و روایات کہ ان کے پاس سے گئے تھے وہی کا بیان کریں۔
پہنچنے سے پہلے اس وقت ان میں سے کچھ میں آپ کے داخل ہونے سے پہلے
وہاں سے گئے تھے اور ان سے ان کے پاس سے گئے تھے کہ آپ سے اس طرح نہ
کریں۔

اولاد پر جبر

۱۱۰۱ جب باپ و چچا تو شش رکھتے کہ ان پر کسی بھی معاملے میں جبر
نہ ہوگا، مگر ان کے بعد ہونے سے پہلے اس حد تک کہ ان کے پاس اپنی مرضی اور
مافیہ کے لیے میں دعوت کی و شش رکھتے کہ ان سے اور ان کے بعد ہونے سے
مافیہ کے بعد دعوت کی سے دعوت کی تک میں نہیں دیکھتا، اس کے بعد میں
ان کے بعد ہونے سے حد تک کہ ان سے دعوت کی سے دعوت کی سے دعوت کی سے
دعوت کی سے دعوت کی سے دعوت کی سے دعوت کی سے دعوت کی سے دعوت کی سے

۱۱۰۲

۱۱۰۳

میں سے لیتا۔ لیکن یہ رہا میں نہیں رہا۔ اس میں غی کو امر میں لٹا۔
 آپ کی بات۔ لیکن جس محسوس نہیں ہوئی اور چونکہ رحی سے ہی وہ بات ریا اور ادا
 کے اندر عمل میں لے کر اس کو مستعمل نہ رہیں تو آپ کی دعا مانع ہو
 نہ ہوگا جس کا نام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ باپ سے بات
 میں شرم ہے۔ وہ ان بات کے بارے میں کہتا ہے چاہئے۔ میں نہ لے کر
 یہ کہ اس طرح سے میں نہیں لے کر مرد و بد کام نہ لے کر
 ہوگا جس کا سب باپ کو چاہئے۔ جلد میں ہے۔ میں وہ تو اس سے
 یا یہ کہ اس طرح سے چاہئے یا نہیں کہ تو اس کا نام لے کر اس صورت میں
 نہ لے کر میں ناواقف کا مطلب نہ ہوگا۔

بحیثیت امدادیات بریکہ علیہ السلام میں تم یہ بات یہ بھی دیکھتے ہیں۔
 انہوں نے جیسے وغیرہ، میں نے دیکھا کہ ان سے مشورہ کیا۔

جب اس نے اپنے والد نے کا حکم دیا تو اسوں سے بیٹہ۔ وہ نے نے
 تیار۔ اس کا نام دینے سے پہلے اس سے مشورہ کیا اس بارے میں نہ لے کر

وَلْيُتْرِكْهُ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ لَحْيِي لَبَّاسِي
 قُلْ فِي الْغَمَامِ آتَيْنَا بِمَنْزِلٍ فَاذْكُرُوا مَا كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ

تو محمدؐ کو اس سے یہ براہ پہن شام آئی۔ پھر اسے
 (پہن) کی اور پچاس کہ اس کے ساتھ دوزخ چھپے۔ تو وہ تو
 (یہ طرہ عام) لے کر اسے میرے پاس لے گئے میں خوب میں
 دیکھتا ہوں کہ میں تجھے اس کے پاس لے کر آتا ہوں۔ یہ

نے

اس کے بعد میں نے اس کو

اس کے بعد میں نے اس کو

یہ ہے

۱ ملکہ رنجش کی ہے تو یہ یا ہے حضرت ۔ یہ مجھ پر اسام سے مشورہ اس سے ۔ یہ تھا کہ بیٹے سے مشورے کے مطابق طریق اختیار کیا جائے ، بلکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش کردہ "ماں" کے متعلق پہلے سے "کو" سے لے کر "وہ" پہلے سے "وہ" کے مصیبت کا جو بوجھا رہی ہے ، "ماں" کا مقصد اس مدار سے "ہیں" کہ وہ پہلے ہی سے اس سے "ش" اور اس سے "پتہ" میں "یہ" وہ بھی غمگین رہی ہے ۔ "پتہ" ہی سے "ماں" اس وقت "وہ" سے حاصل کریں ۔

اس میں نے جتنے سے میں سے بھی رہے غلبہ کی گاہ (نہ) سے جانے کا پروردگار طریقت پر ہے ۔

مزید یہ کہ اس نے اس طریق سے مشورہ کرنا سنت (یعنی) اور پائے ۔ اس لئے تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیا کہ وہ اپنے بیٹے اسمت میں یہ سلام سے ساقط ہو جائے کہ تمہیں نہیں تو انہوں نے اس بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ پہلے اس سے مشورہ کیا جائے بخلاف میں ہے

تو بقول "یا اسماعیل" ان لئے امر ہے ہمارے

پھر میں نے دیکھا کہ اس میں ایسا مجھ سے تعالیٰ سے یہ کام کرنے کا حکم دیا ہے ۔

تو بقول "یا اسماعیل" ان لئے امر ہے ہمارے

میں نے اس سے کہا کہ آپ سے رب تعالیٰ سے جس کام کا آپ کو حکم دیا ہے اس کو کرو دیجئے ۔

تو بقول "یا اسماعیل" ان لئے امر ہے ہمارے

میں نے فرمایا اور (یا) تو میری حالت نہ رہے گا ۔

تو بقول "یا اسماعیل" ان لئے امر ہے ہمارے

خدا کا "وَأَعِيتَ" کہ

میں نے عرض کی اور میں آپ کی سعادت کروں گا۔

بِأَمْرِكَ فَإِنَّ إِلَهَهُم مِّنْ مِّنْ أَسْمَاءِ بَنِي إِسْرَءِیْلَ

اِس کے مولا، یقیناً مجھے یہ بتائیے کہ میں نے کہا کہ اس کا حکم ہے

تہ

اور میں نے کہا کہ یہ وہی روایت ہے

بِأَمْرِكَ (اور علیہ علیہ السلام) یہ مسجد میں ان وقت امر میں ان

اِس کے لئے ہے

میں نے (یہ ہے سید) کہ میں نے کہا کہ "حقیقت ہے"

بے شک میں نے اس کے لئے یہ ہے کہ میں اس کے لئے یہ ہے۔

بِقَوْلِهِ أَطْعَمَ رَجُلًا

میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا کہ

بِقَوْلِهِ مِمَّنْ مِّنْ أَسْمَاءِ بَنِي إِسْرَءِیْلَ

میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ

اِس کے لئے

بِقَوْلِهِ (اور علیہ السلام) کہ

میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا کہ

میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا کہ

میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا کہ

میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا کہ

میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا کہ

میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا کہ

میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا کہ

سے نکال کر دیں۔ لیکن عاید بن عبد اللہ اس وقت مصر میں تھے۔ آپ نے اس وقت کا تصور کیا کہ آپ کے لئے گھوڑے وہی کراشا جسے پرچھو کر اسے کرا کر عمر سے بعد سے سمجھائیے تو اس طرح آپ کی عزت بھی بڑھ کر رہے گی۔ آپ ۱۰ شہادت بھی نہیں رہے گی کہ مہمانان نہیں ہاتھ سے لٹک رہے ہیں۔ یہی ہے حال۔ اے اے وغیرہ۔

سوں بہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بھی اللہ تعالیٰ عظیم تعظیم کا عمل ہمارے لئے نمونہ ہے۔ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک عورت سے نکاح یا جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پسند نہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹھنے سے باز رہا کہ اسے طلاق دے دیا۔ اس چومہ کی محبت میں طلاق دینی کیسے ہوتا تھا، اس سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں اور اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس پر وہی رو نہیں دیا۔ بعد عاقبت سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انصاف صلی اللہ علیہ وسلم سے پاس ہو۔ اسات بنام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بھی آپ کی اطاعت و طاعت اسیتہ ہوئے کہ یا اے عبد اللہ بن عمر اپنی بیوی و طلاق دے۔

اس سے معلوم ہو کہ اگر کسی کام سے مرنے میں بیٹھ کر اور اور آپ کی بات قبول نہیں کرنا تو کسی اور سے عالم کے ذریعے یا اس سے کسی اور سے کے ذریعے یا بچہ، مومن کے ذریعے سے سمجھائیے، مگر اس پر جو پڑتا ہے وہ یہ۔

زیادہ مار پیٹ سے کبھی بچے مجرم بھی بن جاتے ہیں

کم سن کا یہ عمر نے ابد نے ڈنکے پر خوشی آئی۔ عابد علم و دانش۔

لے آئی ہوئے علاقہ و علاقہ، باب ماحول فی الرحمن یسأله وہاں یطلق ام لکے

ہے پھر وہ مشافی سے چوکے کوں جھکیں۔ باپ سے ڈانٹ پر
جو ان کے خود نشی کر لی۔

اس قسم کے شکار میں آئے ان حمار نے ان سے اپنی اتنی میں یہ
دعوت برائے مل کا کے موٹے سے ۱۰۰ روپے اور وہ ان غلامی سے میں
اس میں فص والدین و ساتھ کا چرائی ساتھ سے سے متوں یا حمار
شمار پکی طریقہ و اس طرح سے لائی و انسانی صاحبوں میں رٹل ہوتا
ہے۔ خاص طور پر وہ میں اپنی پریشان و معاشی تنگدستی کا مسئلہ میں اوقات پہ
باپ پر لگاتے ہیں اس سے بچنے کی وہی حدت باطل تیار ہوتی ہے۔ پھر
چاہے وہ کھڑے ہو کر یہ کہہ دے کہ میں خواہشات و ہی عموماً یہی نہیں
دیتی ہیں۔ میں تو والدین بچوں کی تمام اوصاف و خواہشات پوری کرنے کی
تلاش میں ہوتے ہوئے یہ بچوں کو بھیجے اور تمہیں رہنے سے مار پیٹ سے
یہ بچوں کو جو میں جس کی کوشش سے میں اس سے بچوں میں سب سے خودی
ہو وصال سے ہو ایک بچہ یا تو اپنے کو اس سے جدا کرتے ہیں یا جلا ہوساتی
میں پرانہ جو بندہ ہے میں اور کرم میں جاتے ہیں۔

حال یہی صاحب سے بیٹے جیسے و سے ہے یا شکار اس کے ثمرات
سے اس سے جس کوں کے والدین و ساتھ وہاں عیسیت اور دوسرے مادیاتی
سہارے کیسے ہو سکتے ہیں تاکہ بچوں پر شکار کے مکی روایات و سہارے اس
نہ ہوتے تو اس عمل سے روکا جائے جو ان بچوں کی شخصیت و سہارے سے
خاص بنانے کا کام کر رہے ہیں۔

مادریں کا اس کے طے بظاہر ہے اپنے سکون کی نیچے کی جانب سے بچی اور مار
ہر کسی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ کمرنگی ہو ورت کر کے کہیں۔ اس تو میری نیچے
میرے ساتھ فوراً یہ سمجھ کر جاتی ہیں۔ اس کے خیال میں اس نیچے بہہ رہتے ہوئے

نہایت بے وقت پر دم و بسا کرتے ہیں۔ رجم نے بتایا کہ میری واحد تو
مارے ساتھ بہت بڑی اور محنت سے پیش آتی ہیں جس میں سے والد جب آگس
سے تھکے ہوئے آتے ہیں تو چرمی چھوٹی کی مٹھی پر ٹوکے یاں دینا شروع
کرتے ہیں، اگر حدود میں تو آتے ہیں۔ اس سے ہی ہم لوگوں کو ملے۔
مے پٹے کی سہاگتی میں۔

پانچ ماہ پہلے نے ملی تات سے ملے سے ماہ میں نہایت کا مٹا لے کر
تو اس سے دووں پڑیں سے سے ملی میں۔ میں نے اس کی سہائی مار ہیہ
تھوڑے اور تھوڑے وقت اور حدود میں رتے ہوئے دیکھا پائے، اور کسی حالت
میں نہ بھی رہا۔ فی الحال اس سے پیش کرنے کی وجہ سے میں نے اس سے
یہ نہیں کیا یا جس ہوگا اس سے بچنے کی طبیعت تیار دیتی ہے۔

بچوں کی مٹھی پر اس کی صحت کے ساتھ اس سے اس سے طریقہ کی
موجود ہیں جس میں مارے وقت اس سے اس سے اس سے اس سے
پر اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
یہ اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
بچوں میں اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
ہو جاتے ہیں۔ اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
اوقات پہلے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
پر اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
بچے اپنے والدین یا بچے کے ساتھ اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
میں۔ ہذا اس قسم کی صورت حال سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ بچے کی دوستی
میں اس پرورش کی جائے۔ اس وقت میں اس کی خاموشی یا آسانی صحت کی
جاسکتی ہے، جو اس کی شخصیت و مضبوط بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس

— کئی باتوں کی حالت میں وہ سمجھیں ہیں کہ آگست پہلے جو امدادیں سے حد سے زیادہ ملتی رہیں، وہ سب امدادیں اس کے لئے ہیں جو اس کے لئے ملتی رہیں۔ قوتِ مدافعت اس کی مراد سوچنے سے حد پریشاں، سسٹن اپریشن سے مراد اس کے لئے جو امدادیں ملتی ہیں۔

— یہ دونوں امور چھ مہینے کے قریب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس سے جیسے جیسے اس کے لئے قوتِ مدافعت کم رہے، یہ اختیار چھینے اور جو کچھ تربیت میں کی جاتی ہے، اس کے اندر اس کے لئے چھینے۔

حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائی کے بارے میں فرماتے ہیں
 لا تلعنوا بھراعی یہ واقعہ ہے

تقریباً "بھراعی" آپ کی مراد سے بھی مراد ہے

— اس کی وجہ سے اس کے لئے چھ مہینے کے لئے بھی بھراعی ہے۔

ابو الدین کا قصہ ہے کہ چاہیے کہ اتنا جابر اس کا نام نہ لے کہ وہ بددعا ہو جائے۔ یہی طرف سے اس کا قصہ ہے کہ اس نے اپنی مراد سے اس کے لئے زیادہ چھ مہینے کے لئے۔

مارنے کی شرائط

1. اس سال کی عمر سے پہلے ایک سال میں کوئی پر مارنا صحیح نہیں، اس سے کہ باوجود اس کے کہ وہ اس کا حق ہے، اس نے صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی سزا نہیں دی۔ اس سال کی عمر سے پہلے چھ مہینے کے لئے اس کی اجازت نہیں دی۔ کوشش سے اس میں عداوت کا رعبہ اور اس کے استعمال کی تربیت نہ لے، صرف

— یہ کہ اس کے لئے چھ مہینے کے لئے

بچوں پر عجب نئے سے نکال رہے۔

۲ اُٹھنا نہ ہمارے بھائی تو پہلے تو چھڑی پر لٹا دیا اور میں پر مارے اور
 اور رو رو کر مارے اور آئی دیکھتی تھیں کہ شیطانی بات کیا حال ہو رہی
 ہے یہی والدہ دوسلیاں لے رہی تھیں وہ اپنے دوسلیاں کہہ کر دیکھ رہی تھیں
 اور یہ دیکھتی تھیں کہ یہ دیکھیں کہ وہ کیا کر رہی ہیں اس کے لئے وہ
 جیسے اس کی تار ب بھی دھاگے کی اور آپ کا عجب بھی میں رہے گا اور چھڑی
 مارنے کی نوبت کی جائے تو اس چھڑیوں سے لڑاؤ نہ کرے۔ اس سے کہہ دیں
 میں اس سے کہہ دوں کہ یہ دیکھتی تھیں کہ وہ کیا کر رہی ہیں اس سے کہہ دیں
 کہ عیب نہ ہو کہ یہ دیکھتے تھے کہ اس کے دیکھتے تھے کہ وہ کیا کر رہی ہیں
 جائیں۔

۳ اس کی چھڑی سے مارے جو مطلب ہو۔ مت سوائی ہو۔ ہائیک

۴ مارنے کی بات میں وقفہ کرتے رہتے تھے۔ مارے اور آئی دیکھتے تھے کہ
 مارے۔

۵ ہر چہرے اور ٹھکانہ پر نہ مارے۔

۶ عصبی حالت میں بھی نہ مارے یہ کہہ کر دیکھتے تھے کہ یہ کیا
 ہے ہر مریض کے ساتھ دھواں میں ہوتا ہے اور یہ کہ جب کہ حالت عصبی میں
 اس کے لیے خیر نہیں ہوتا۔

۷ جب بچہ خدکا دانت لگتا ہے تو اس وقت ہاتھ لگا کر دیکھتے ہیں کہ وہ کیا
 کر رہا ہے۔ یہ عصبی حالت میں بھی دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے
 جب کہ اس سے کہہ دیں کہ اس میں سے بولی پنے خدکا (نہا) دیکھتے ہیں کہ وہ کیا
 کر رہا ہے پنے ہاتھ لگا کر دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے (یعنی ہاتھ لگا کر دیکھتے ہیں)

۸ اس کے ہاتھ لگا کر دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے

۸) بچے اس نے دیکھا کہ وہ بچہ کھیل رہا تھا۔ تاکہ اسے اس سے مل سکے۔
پہلے وہ بچہ اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اس کے ساتھ لے گیا۔ اس طرح اس نے اسے
لوہا کی گولی دی۔

اور چونکہ اس نے اسے دیکھا تھا کہ وہ بچہ کھیل رہا تھا۔ تاکہ اسے اس سے مل سکے۔
پہلے وہ بچہ اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اس کے ساتھ لے گیا۔ اس طرح اس نے اسے
لوہا کی گولی دی۔

بچے کی اس طرح کی حرکت سے اس کا دل بڑھ گیا۔ تاکہ اسے اس سے مل سکے۔
پہلے وہ بچہ اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اس کے ساتھ لے گیا۔ اس طرح اس نے اسے
لوہا کی گولی دی۔

بچے کی اس طرح کی حرکت سے اس کا دل بڑھ گیا۔ تاکہ اسے اس سے مل سکے۔
پہلے وہ بچہ اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اس کے ساتھ لے گیا۔ اس طرح اس نے اسے
لوہا کی گولی دی۔

بچے کی اس طرح کی حرکت سے اس کا دل بڑھ گیا۔ تاکہ اسے اس سے مل سکے۔
پہلے وہ بچہ اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اس کے ساتھ لے گیا۔ اس طرح اس نے اسے
لوہا کی گولی دی۔

بچے کی اس طرح کی حرکت سے اس کا دل بڑھ گیا۔ تاکہ اسے اس سے مل سکے۔
پہلے وہ بچہ اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اس کے ساتھ لے گیا۔ اس طرح اس نے اسے
لوہا کی گولی دی۔

محمد سر قہوں کے سامنے نہ آیا، اس کی غمت غم و پاؤں لڑتا ہے۔ جس
 صحت آپ دوسروں کے سامنے اچل مولا چہ نہیں کرتے اسی طرح چہ چل
 دوسروں کے سامنے رسوا نہیں ہوا چاہتا۔ مگر بچہ یہ قہوں رسوا۔ اب دوسروں
 کی طرف میں اس کی حق تعالیٰ نہیں رہی تو ہوا حیل ہو جاتا ہے۔ وہ سادہ
 نے جس کوئی بات کہوں نہیں کرتا۔

❖ کسی ایسے بڑے بچے کو کہ جس کو وہ جرم نہیں سمجھتا رہتا ہے۔ وہ مطلق
 اس کے سامنے نہیں دے اس کے بارے میں سے تانا بان کی طرف سے
 کہ یہ سادہ ہے۔ مشائی کے طور پر بچہ آپ نے پاس میں ہے۔ آپ ہی
 میں قہوں میں قلم لکھتے ہوئے ہوا کرتا ہے، تو آپ اس میں سے قلم میں
 دشمنی ہواں رہنا شروع کر لیتے ہیں۔ اسی دوران کوئی بدکاری کرتا ہے، آپ
 خود اس سے ملنے کے سے چلے جاتے ہیں۔ بچہ آپ کا قلم لکھتا ہے اور
 قلم کی کوشش میں میرا پر چیلے ہوئے کاخذ ہے۔ قلم چلا، ناشروں کر رہا ہے۔
 جب اسے یہ قہوں ہوتا ہے کہ قلم میں چل رہا ہے تو آپ کی بدن و اس قہوں
 از قلم میں رہنا چاہتا ہے۔ مگر دشمنی قلم میں جانے کے بجائے میر
 پر جاتی ہے۔ میرا پیش اور وہ کاخذ ہے کہ نہ ہو جاتے ہیں۔ بچہ اپنے قلم
 در دہم سے جلدی جلدی صاف کر کے کی کوشش کرتا ہے۔ اس دوران آپ
 وہاں آ جاتے ہیں، بچہ سمجھ جاتا ہے، اگر آپ بچے کو داتا چھڑا کر دے
 تو اس سے دو نقصان ہوں گے۔ یہ کہ بچے کے دل میں خوف پیدا ہو جائے
 گا۔ دوسرے یہ کہ اس کی ترقی نشاوت نہ ہو جائے گی۔ دوسرے کہ تجربات
 کرنے سے ہار رہے گا اور اس کی دماغی برق طرح متاثر ہو جائے گی۔ وہ
 مستقبل کی زندگی میں زیادہ غور و فکر اور ترقی و عمل کے بجائے قہوں کا
 عادی ہو جائے گا۔ آپ درانجیدگی سے سوچیں بچے کو کوئی جرم تو نہیں کیا

دیوں گے۔ اس میں چوکی، بانگ، دیا سے دیوں، اور ہر کسی قسم کی حیات سے چپے
سوا میر و معراج کا نظام۔ اسماء والدہ نے اسے ہر وقت مخصوص سینہ میں
نے جو یہ دعا کہتے تھے وہ دعا بالکل وحشیانہ لگتی تھی۔

نیت۔ سلسلے میں یہ دعا ہمیشہ مد نظر رکھیے۔
اس دعا سے وہ مدد و دعا لیتے کہ ان کو اپنے بچوں کی نیت کی
فکریں، قیاسی حاسن طواریح سے بچے اور چاہے ان کی فکریں بھارت پرست
ہوں۔ یہ دعا ان کی مدد کی سبب دعا کی قدر و قیمت اپنے اور پادشاہ
کا اہتمام نصیب فرمائے۔

یہ دعا بہت سوں سے میوہ و جات میں سے سب اہمیت مند ہے۔
اس دعا سے وہ دعا لیتے تھے کہ چاہے کبھی وہ کسی عہد و زمانہ سے
بائبر ہوں۔ یہ دعا سب میں سے دعا ہے۔ یہ دعا ان کے وہ سب
اس دعا میں سے یہ دعا ہے کہ ان کو مدد دے۔ یہ دعا ان کے وہ سب
تھی۔ یہ دعا ان کے وہ سب دعا ہے کہ ان کو مدد دے۔ یہ دعا ان کے وہ سب
ان کے ایدہ سب میں سے دعا ہے کہ ان کو مدد دے۔ یہ دعا ان کے وہ سب
سب دعا ہے۔ یہ دعا ان کے وہ سب دعا ہے کہ ان کو مدد دے۔ یہ دعا ان کے وہ سب
ایسا کیا ہوا ہے کہ ان کے وہ سب دعا ہے کہ ان کو مدد دے۔ یہ دعا ان کے وہ سب
ایسا تو حیدر ہے کہ ان کو مدد دے۔ یہ دعا ان کے وہ سب دعا ہے کہ ان کو مدد دے۔ یہ دعا ان کے وہ سب
تہ بھی کہ ایک سب دعا ہے کہ ان کو مدد دے۔ یہ دعا ان کے وہ سب دعا ہے کہ ان کو مدد دے۔ یہ دعا ان کے وہ سب
نہایت سے قلم بردار ہے۔

غور کیجئے! امیر المومنین کے اس حکیمانہ عمل پر کہ بڑی صاحبِ حرب ناراض
سویں تو اس طرح صحت اور بہتری کی تدبیر کے درجہ دیوں صاحبہ! مجھ یا، یہاں

کہ پہلی ہیبت میں ہم یوں سے ٹھہر چکے۔ بچے پر مصلحت ہو گئی یوں پر ظلم
 ہو گیا۔ یاد رکھیے! وہاں ہیبت کے لئے یوں بھی تھوڑے ہیں یا پھر تارے، وہ یوں
 سے ہیبت و محدث مناجات و امیاریہ، تارے میں سے خاصہ لہجہ و تہذیب و محبت و
 نصرت و توفیق کے وسیع یوں و تھوڑے تارے اس سے کہیں بھی یوں کی
 ان کی پسند بھی نہ پڑتا، بھی ایسے میں تھوڑے تارے بھی رت و تھوڑے
 یہاں کی پائی میں بھی نہ پڑتا، یہاں سے ہیبت کے لئے ہیں بھی
 یہاں کی پائی و تہذیب و تہذیب سے تہذیب و تہذیب میں۔

بچوں کی اصلاح سے ماہوس نہ ہوں

پہلے اللہ تعالیٰ کا بہت برا حال تھا۔ چونکہ بچے اطراف شوق و مصلحت سے
 ہیں، مدد کی خاطر ان کی بنا پر شرت بھی رہتی ہے، تو ان کی اصلاح
 یہ شرت سے تباہی کی حد تک پہنچا دیتی ہے اور ان کے حالات نفس و بدن و صاحب
 کی تھوڑے جاتے ہیں اور بچوں سے زیادہ شور مچا لیتے ہیں۔ اس طرح نہ کہ
 یہاں ہند یہ سوچیں کہ جب آپ اس عمر میں تھے تو آپ بھی تو اس طرح کی
 تھوڑے تھے۔

نہ کہ بھی کبھی چھوٹی پڑ شرت کی ایسی حالت میں تبدیل ہو گئی۔ جو
 تباہ ہیں، تو ان کی حالت میں بچوں و بچی سے کھائیے کہ یہاں یہ شرت سب
 ہیں، تہذیب آپ اپنے وں گندی "گت" سے پھیلے۔

مثلاً: آپ نے دیکھا کہ کھیل کے دوران آپ کے بچے سے دوسرے بچے و گان
 نہ تو بچے سے کھائیے کہ میں گان نہیں دیتے، اس سے رہاں کدوں ہو جاتی ہے،
 یہ حال بھی تھوڑے ہیں۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کو راضی رہا ہے، ہند آئندہ اس
 طرح کی بات نہ سے نہ کالیئے۔

ایسی طرح اگر بچے میں جھوٹ ہوئے تو یہ اندازہ نہ کرے پورے۔ اسی طرح
 اور بچوں کے لئے ہنگامے کی عادت ہے تو بڑی سے سمجھائیے اور ایسے
 درجوں پر بار نہ سمجھائیے کہ اسی طرح بچوں کی حرکات و سکنات سے یہ کہیں کہ آپ
 سے ایسا بار نہ دوں گی۔ بچوں کو کیا۔ میں نے تو اپنی انداز پر ہی رہی اب
 وہ کہیں مانتا تو کہیں یا میں یہ سوچتی رہاں کی سہاگن سے کامیاب ہو جانا بہت ہی غلط
 بات ہے۔

اور تیسرا کہ بچے کے ہاتھ میں تیز و حار پتھر نہ دے اور نہ وہ خط و مو۔ بچہ
 کہیں نہ سے اپنے آپ کو ٹھنڈی نہ کرے تو یا اس پر ایک آدھ ہارم یہ سمجھو
 حرام میں نہ دے۔ وہ کہیں نہ ہاتھ میں یا اس پر خط و مو نہ دے۔ اس طرح
 وحشت کریں گے کہ یہ پتھر ہی نہ سے ہاتھ سے نہ میں تاکہ اور بھی سوسے سے ہی
 جائے۔ اسی طرح اس معاملے میں بھی ٹھیکے جائے کہ آپ کہیں نہ سے بچے پر میری
 بات کا اثر نہ ہو۔ تو اگر وہ کہیں نہ سے میں غور یہ اللہ تعالیٰ سے مانگیں اور
 دوسرے طریقوں اور مقاموں سے بچے کو سمجھیں کہ ایسا ہونا اسلامی تعلیمات سے
 منافی ہے۔ اگر جس سبب سے اللہ علیہ وسلم نے امتی میں وہ بھی غار سے بہ جوالاں
 کا حق بہت اٹھائی نہ دیا تو کہیں نہ سے تو اگر وہ اس سے مانگیں کہیں نہ سے جب
 طائفہ سے سننے والوں سے اسلام کو آپ کی بات نہ ماننے سے غار پر جانے
 صرف اٹھارہ بار شکر کے منجھے جو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر داریں اور ان چھوٹوں سے آپ کو پتھر مار دے۔ ہر
 آدمی نہ دے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائفہ سے مدینہ سے پامان گئے اللہ تعالیٰ کا
 فرشتہ آپ کے پاس آیا کہ اللہ سے رسول اللہ کی عمارت جہالتوں کو پر ڈالے کہ وہاں
 میں طائفہ کے لوگوں کو جو لوگ نہ سے درمیان میں نہ سے وہ لوگ کہ اس قہار میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتا ہوں اور شہادت دے

بسم الله الرحمن الرحيم

نیل رخسار تو یحییٰ علیٰ عرش اللہ عز و جل میں صدائے حق سے تھک رہا ہے
عز و جل وحدۃ لا یشرک بہ شیا

ترجمہ: میں نے اس سے دیکھا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
پیدا ہونے والا ہے جو صرف اس وحدہ شریک کے ساتھ ہے۔
اس کے ساتھ ہی وہ شریک ہے۔

و ایش بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس سے اس کا خوب کام کیا۔ یہ فقید
خدا کے ہندوستان کے بعد شریک ہے۔ اس کو اپنی عقیدہ والی ہے۔ اس میں شریک
نہیں ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ میں، جسوں کے بعد میں سب سے پہلے اس کے
سمندر کے۔ اس سے اس کی صدا کے سنی گئے ہیں۔ اس سے۔

بعد یارک اعلیٰ سے اس کو اس کی سبلی عقیدہ والی ہے۔ اس سے
اس کے یوں کے ساتھ ہی ہے۔ اس میں شریک ہے۔ اس کو اس کے ساتھ ہے۔
اس کے ساتھ ہے۔ اس میں شریک ہے۔ اس کو اس کے ساتھ ہے۔
اس کے ساتھ ہے۔ اس میں شریک ہے۔ اس کو اس کے ساتھ ہے۔
اس کے ساتھ ہے۔ اس میں شریک ہے۔ اس کو اس کے ساتھ ہے۔

اس کے ساتھ ہے۔ اس میں شریک ہے۔ اس کو اس کے ساتھ ہے۔
اس کے ساتھ ہے۔ اس میں شریک ہے۔ اس کو اس کے ساتھ ہے۔
اس کے ساتھ ہے۔ اس میں شریک ہے۔ اس کو اس کے ساتھ ہے۔
اس کے ساتھ ہے۔ اس میں شریک ہے۔ اس کو اس کے ساتھ ہے۔

اس کے ساتھ ہے۔ اس میں شریک ہے۔ اس کو اس کے ساتھ ہے۔

اس کے ساتھ ہے۔ اس میں شریک ہے۔ اس کو اس کے ساتھ ہے۔

اس کے ساتھ ہے۔ اس میں شریک ہے۔ اس کو اس کے ساتھ ہے۔

۱۔ انی حکمت و تجربہ کہ نے پختہ اور مستحق پڑا جو بندہ حق سے ہوا
 باتیں ادا سے کرتے ہوئے تو چوتھی صدی میں گاہیں سے گاہ میں آتا رہا
 نہ پنے سے بھی، چھ چھٹاں میں آپ کی اس کے دل میں نور ہو گیا۔ یہ
 بعد ازاں نے آپ کی بات میں آپ پر حدیثی میں "حکمت سے
 اپنے طریقہ میں سے ہو چکی اور مستحق پڑا وہ باتیں۔

۲۔ ان کے بعد جو پچھلے چھٹاں میں اس کے کوہ مبارک سے اس بات میں اس
 جس چیز سے چھ چھٹاں میں اس کے یہ آثار سے قصبات نکلیں۔

۳۔ سمجھتے وقت سب سے بھی۔ اس طور سے ہائی پچھلے اس کا یہ وہاں
 میں اس طرح سے ہیں کہ "اور مستحق پڑا اس سب میں اس"

راہ میں تو اس پچھلے اس کے وہاں درجہ سے وہی اس کا پچھلے اس، جو
 عربی میں سمجھا یا کہ اس میں سمجھنے کے سمجھو یہ سمجھا۔

تہا ربی ہیئت یہ ہے "وہی وہ" یہ طرہ سے اس سے صرف وہی کا غصہ ہی سمجھ
 ہوا اور پچھلے سے منہ ہوا ہے۔ یہاں قصبات اسوں سے اس کے پچھلے۔
 اندہ حق کہ اس کو سمجھا۔ یہاں منہ غریب فرما۔

بعض اوقات والد کی سچی مونی کوششیں اور کاموں سے تو پانے حدی
 دعا میں اس کی موت کے بعد سمجھاتی ہیں اور مدنی کوششوں اور دعا سے یہ بات
 والد کی مدنی میں یہ موت کے حدی اور درست پانے جاتی ہے اس سے ہاں رہ
 موت پانے۔

بچوں کو احساس کمتری میں مبتلا ہونے سے بچائیے

بعض بچوں کو سمجھایا ہے کہ انہوں نے موشوں اور سب سے سب سے رہتے ہیں۔

نہیں ہوا چہ۔ میں جو چوں کہ ملکہ سے تھوڑا چوں۔ وہ بھی دوسروں سے ایک ہے۔
 یہ دوسروں میں ملکہ ہوتا ہے۔ کسی۔ نہ کہ وہ سے۔ تختے ہیں اور سچے ہم
 وہ چوں سے جس کی کجی ملکہ جتنے مشابہات ہیں۔ پانے یہ عقبت اس مانتہ
 مانتہ ہے۔ پچہ اس میں ملکہ سے تھوڑا چوں۔ چوں میں یہ اس میں ملکہ
 یہ ملکہ سے جس کو ملکہ ہے۔ نہ کہ اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 پنے پچہ ملکہ میں ملکہ ہے۔ چوں میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 اس میں ملکہ میں ملکہ ہے۔ ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 نہ ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے

میں سے ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 پنے پچہ ملکہ میں ملکہ ہے۔ چوں میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 یہ ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 آپ کو ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے

ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے
 اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے اس میں ملکہ سے

”ہندو خدا لاکھوں فی جنس لکھوں“

تو چھوڑ کر اسے اس صورت تو بہت سچی میں دیکھا ہے

لہذا وہی صورت میں جس میں شام

وہی صورت میں قدرت سے کاروں میں

اس سے جو ہے پھر اس میں اس سے ہر آدمی سے جس وقت
مرد میں تو ہے تین سب دلوں میں اس کا دھڑکا دھڑکا ہے
اس وقت میں جس میں ہر آدمی سے ہر آدمی سے ہر آدمی سے
پیدا ہوا تھا وقت اس میں اس میں سب سب اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
نہیں ہوئے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
نہیں ہوئے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
نہیں ہوئے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
نہیں ہوئے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
نہیں ہوئے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
نہیں ہوئے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
نہیں ہوئے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

پھر اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

خیر سے آپ یہ باتیں یا محسوس فرمیں۔ سچے ہاں تو۔ مثنوی کی وجہ سے
یہ سب سنا سنا کر سن کر اس کی سادہ رہی۔

پہلے سے جس کی سب سے بڑی باتیں۔ یہ جو کہ دراصل ہی وہ باتیں ہیں جو سب سے
پہلے سے فراموش ہو چکی ہیں۔ یہ سب سے بڑی باتیں ہیں جو سب سے پہلے
فراموش ہو چکی ہیں۔

مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی

مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی

مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی
مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی

مثنوی سے آپ نے اس کی سب سے بڑی باتیں کہیں کا جو پہلے سے۔ مثنوی

بچے کو ناجائز دباؤ میں نہ رکھیے

عموماً چار دہائیوں کا ہے کہ اس میں جو بچہ سب سے چھوٹا ہوتا ہے، تو وہ
 گھر والوں کی تنقید کا نشان بنی ہوتا ہے۔ گھر والے تمام بچوں کو دیکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ
 جو کچھ اس سے ہوتا ہے، وہ وقت اس کا بھڑکتا ہے۔ جیسے اس کے شاخ بہت بڑے ہوتے ہیں
 ہیں کہ بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اس کا بچہ صرف گھر کے اندر رہتا ہے۔ اس کا ہونا چاہئے کہ وہ
 معاشرے کے لیے ایک ایسا دباؤ بن جاتا ہے۔ چنانچہ اس پر مشتمل یہ سب بھی
 معاشرے کا حصہ ہے اس لیے اس کے لیے اندر ہونے والے معاملات کا معاشرے پر
 اثر انداز ہونا ضروری ہے۔

۱۔ وقت اس کا ڈپٹ بنے درمیان گھر والے بچہ ملتی والی حد حیت خصوصیت
 ہے۔

۲۔ اس طرح کے بچے عموماً احساسِ فتنہ کی کاٹھار ہوتے ہیں۔

۳۔ تاامیدی میں رہتی ہیں جانی ہے۔

۴۔ کسی کو چاہت سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

۵۔ کسی بھی قسم کی کام میں حصہ لینے سے شرماتے ہیں۔

۶۔ صلاحیت ہونے کے باوجود ان کی کام نہیں کر سکتے اور گھر والے کو اس بات کو

جن میں وہ نعرہ کاٹھار ہے، اس کی وجہ سے بچے سے بڑی عمر کے تمام لوگوں کو

اس کا فائدہ دار سمجھتے ہیں۔

اس کے علاوہ اسے بچے کی حد اپنے حضرات کو مجبور ہوتے ہوئے دیکھتے

ہیں۔ اپنی خواہشات کا گنا گناہتے ہوئے دیکھتے ہیں، اس کو اپنی ہی زندگی میں

نہیں ملتا، ان کے حضرات و احساسات کی ترجمانی صحیح طور پر نہیں ہوتی تو اسے بچے

بچپن ہی سے غلط احساسات کا شکار ہو جاتے ہیں، احساسِ فتنہ کی بن میں عمر بھر

سے یہاں وہ صاحبزادیوں پر مشتمل طور پر ستوں ہوں ہیں وہ منشی رش فقیر
تھی میں اور وہ صاحبزادیوں میں سے ایک تھیں شرح کر دیتے ہیں جس سے اس کی
منشی ہی وہ یہ تھیں تھی ہے اس سے اس میں اس کی اس کو سننے والے بہت
وہ ہیں یہاں وہ اس کے بھی کسی قسم کے حالات کے ساتھ سیدہ سوت ہیں اور
اس کی ساری کے دوست اس کو مانتی کے ہاں ہے حاکم نظر مرادیتے ہیں۔

بعد ازاں، جنس اوقات ایسی صورت حال کے شکار کچے بٹے کی طرف بھی
رہے ہو سکتے ہیں، اور اس رہے ہر گھمٹتے بٹے ہیں، قورے سے سوس کو
جو کہ اس کے خدایں و نصیب ہیں مگر اس دھوم سے حاصل کرتے ہیں۔ اس
سات سے ہے جو کہ یہ دھوم سے اس وقت ہورہی تو، اس کے لئے سوس کا کام
یہ ہیں، لیکن اس سے یہ سننے والی بارش اس حدت ہیں بلکہ سہ قائل ہے۔

مسلمان احمد نے لئے صوری نے کہ وہ کے ساتھ یہاں شفقت کا سلوک
میں اس کا حیاں کھے۔ کسی دن اس میں اس طرح ہے کہ بڑی وادی
غریب و چھوٹے ہاں کاٹ و ست اور انہی، اس میں اس طرح کی کوئی
سات، نیچے تو صحیح ہے، یہاں محبت کے پھولوں کو مس دی طور پر تفسیر کرے۔ اس
سے بچوں میں ایک دوسرے کی دعا کا جذبہ ہے گا در محبت بڑھتی ہے۔

بچے و اپنی عزت کا بہت خیال ہوتا ہے۔ اور جب اس کی بے عزتی کی حالتی
سے تو اس کے ساتھ بہت حراہ لگتے ہیں۔

اسی طرح یہ بھی نہ ہو کہ ایک ایسی بچے سے زیادہ کام رو دیا جائے، اور دوسرے کو
سب سے پہلے باقوں کے لئے نکھایا جائے یا اس سے دوسرے سے کام نہ کروایا جائے
وہ اسے خوف ہے کام حرب کرے گا، مگر یہ نہ کیجئے یا دیکھیے بچے میں یہ
اس بہت تیز ہوتی ہے، وہ اس و بہت ہی زحمت کرتا ہے۔

اس کا ایک حل یہ ہے کہ آپ تمام بچوں کے ساتھ گھر میں بھانے کے

ہینٹھے ہوئے ہیں، اور چاہے توں کی ٹھنکی کی سے وہ بے نور کسی وجہ سے ہیں۔ چاہے
 سب لوگ اٹھنا یا پانی کی ضرورت محسوس ہوں تو وہ ایک ہی پانی سے آگے نہ
 اس وقت سب مزد سے ہاتھیں اترے ہیں یا توں قصہ اس سے ہیں یا جھوٹ
 شدت کی وجہ سے بہت مرہ سے جھانا جھارے ہیں اس حالت میں ہا ہا ایک ہی
 ہون پکی وضم۔ یہ صرف چھوٹے بچے کو ہی منانا سب ہوگا، اس صورت میں
 معمولی ختم، بیچنے۔ یوں پہلے کرتا ہے کہ پانی کا گلاس سے آگے۔ ماش۔ ماش۔ ماش
 دیکھو بھن پانوں چال کر کتاب۔ توں ٹھٹھے ماش، ماش، ماش، ماش

یوں بیچنے آتی تو آپ سے تم سے کام لے، دیکھو بات یہ سے کہ تو اپنے جسم
 خوب مستعمل کرے گا دوسرے کے کام لے گا، جی بوجھانی سوں کے کاموں میں
 ہاتھ نہ لے گا، اس کی صحت بھی اچھی رہے گی، اس کا کام کا ڈھنگ بھی آجائے گا،
 سب اس کو دعائیں ہیں گے دیر۔

لہذا کسی طرح بھی اپنے دل و دماغ میں اس حیالت جد بات کو جھٹکا نہ بیچے
 کہ فلاں پیارے وہ ہوشیار ہے، فلاں چن کاہل دست ہے، فلاں ٹی بے وقوف ہے
 بلکہ آپ کے نزدیک تمام بچے بچیاں برابر ہیں سب کے ساتھ یکساں سلوک کیجیے
 آپ کی رہیں پر جو نر یہ بات نہ آئے کہ تم بے وقوف ہو، غفل ہو، کاہل ہو۔ جو
 نہیں، ہرگز نہیں، یاد رکھیے اس طرح کہنے سے شاید والد کا غصہ تو ٹھنڈا ہوسکے گا
 لیکن بچہ کی بے وقوفی کا علاج نہیں ہوسکے گا بہت سی ریڈ و ہوشیار رہی، سمجھ رہی کے
 ساتھ، بہت ہی زیادہ صبر و تحمل کے ساتھ جوست سے اس کو چست بنانے کی جو
 بے وقوف ہے اس کو سمجھ رہے ہیں کی اس طرح پوشش کیجیے کہ وہ یہ سمجھے۔ ہاں
 نظر میں میں بھی ہوشیار ہوں۔ ہاں مجھے بھی چست سمجھتے ہیں، لیکن مرید ہوشیار رہی کے
 لئے سمجھا رہے ہیں۔

یاد رکھیے یہ بہت تاریک معاملہ ہے اس وقت والد اپنے پر قابو پاسے

ہدایت تھے۔ پھر وہ ان کی باتوں سے یہ سمجھ گیا کہ میں
 یہ کتابیں اور سوانح اور تاریخیں اور احادیث
 شریفیہ، میں تو جو شخص میری حالت سے مدد کرے وہ مجھ سے
 نہیں ہے۔

جب دیکھا کہ ان مددگاروں نے وہاں سے شہر تھریہ میں رہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ کی صورت میں لکھا ہے
 اس میں جو کچھ ان اصحاب نے فرمایا ہے۔ اس سے یہ کام لیا گیا ہے جو کہ عام حضرات سے
 ہے جس کا صحیح طریقہ نظر میں رکھ کر ان کو جو کچھ پسند ہے اس کے لئے ان کے لئے
 معلوم ہوگی۔ اور جنہوں نے ملایا تھا ان کی باتوں سے اس کے سامنے رکھ لی۔
 اس سے وہ شہرہ ہوئے سے نکلے۔

اسی میں کہ وہ ان کی کتابیں اور باب محسوس کرے تو پاپ و پانیہ کہ
 انہوں نے یہ کہیں پاپ کا نام لے کر اس سے محالہ ہے کہ اس سے اس
 طرح مانتی ہے پھر اس کی بھی تعبیر ہوئی اس امر میں کہ وہ اپنے ہاتھ سے لکھا ہے
 کہ یہ تعبیر کرے، جس وقت امداد میں آئے تو کہہ دیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 سے یہ کتاب محسوس فرماتے رہے تھی پھر وہ اس سے متاثر ہو کر اپنے ہاتھوں میں لکھتے
 رہے۔ اس وقت کے بعد اس کی سمجھتے تاکہ کچھ سمجھ سکیں اس کی کتاب بھی
 یہ وہ وہ اپنی کتاب بھی کہ یہ یہ یہ یہ اس کی سلفہ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی
 کتاب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ لکھا ہے کہ اس سے کہہ دیں کہ یہ کتاب
 میں اس کا پتا بھی ہے کہ ان کے ہاں وہ اس کے ساتھ لکھیں تھے۔ اس وقت بھی تا
 کہ یہ کتاب ہے اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب میں اس کی سلفہ یعنی اللہ
 تعالیٰ نے لکھا ہے کہ اس کی کتاب میں اس کے ساتھ لکھیں تھے۔ اس وقت بھی تا
 کہ یہ کتاب ہے اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب میں اس کی سلفہ یعنی اللہ

میں شایہ مزید یہ کہ آپ کے صاحبزادے کا نام پانچ سو سال پہلے کے تھیں
 "اب یوں؟" کہ یہ عمر میں ہی عمر کی بدولت مر ویہ تھی محسوس ہوئی کہ آپ
 میری عقل پر مجھے دبا رکھے ہیں جس پر وہ یہ کہجئے کہ مجھے جانے نہ تھا اب بتا
 ہیں۔ آپ نے آپ کے چنے ہوئے آپ کے تانے و تراش میں یہ اسے بیان کیا
 کہ پیٹ میں پن عام سے تھا، چاہئے کہ آپ عقلی مدد سے اسے بیان
 کرنا غلام سے اسے وکل میمیک وکل میا پیٹ۔

مترجمہ: یہ ہے کہ آپ کے صاحبزادے آپ سے اپنے اجداد کا
 راز اور اسے باقی لے کر، اور اپنی طرف سے جو
 دیکھتے رہیں، بدستور مدد سے اسے بیان کیا جائے کہ جسے بدستور
 دہرے میں۔ عقلی طاقت کے انداز میں یہ راہبیت کے ساتھ رہیں وہ دہرے میں۔
 اب اسے شریعت روایت میں لے

۵۵ ذی قعدہ، ۱۰۵۵ وکل میمیک، وکل میا پیٹ۔
 مترجمہ: میرے زبانی یہ ہے کہ "الی حروف"
 رفتی شریعت روایت میں لے کر اس طرح محنت کر کے مدار میں سمجھ
 فرمادے۔

۵۶ انور پانی۔
 جتنی پہلے اس نتیجے پہنچے کہ جو آپ کسی لفظ طبعی "بیت" میں تھا اس کو آپ
 سے روایت فرمادے کہ میرے پاس آپ کہہ رہے تھے کہ چر محنت کر کے لفظ کے
 قواعد اسے میرے جیسے

۵۷ صحیح طبع کتاب لاسرہ۔ ۵۸ ذی قعدہ، ۱۰۵۵ وکل میمیک، وکل میا پیٹ۔

۵۹ مختلف میں وہاں کہ یہ کتاب لا طعمہ ۲۴۳۵

۶۰ صحیح طبع میں وہاں کہ یہ کتاب لا طعمہ ۲۴۳۵

انہیں کہیں، انہی پر سب احسن و لطفی میں، ہوتے ہیں
= کیف کلام انہی ہدہ لدعوۃ المستزیدہ دیرقی و لطفہ
و امیرہ

مترجمہ: انہی اپنی طرح سے کلام، یہ سب سمجھانے میں طرہت و محنت و ایثار
جو عباد میں ہر مہربانی و مہربانی سے سب سے زیادہ ہوتا ہے، وہ سب اور ہر
رہتا ہے۔

انہی و عمر بنی امیہ ان حرف ہوتے ہیں

چھار اہل بدلت طعنہ بعد

مترجمہ: چھٹی میں کے بعد سے ہمیشہ سے یہ ہیں حالت میں۔
چھڑائی اور اس سے کہ وہ حق و عدل نہ ہو۔

کی طرح بعض اوقات عمر کی کسی خطہ میں سے واسطہ پڑتا ہے۔
= عمر بنی امیہ عمر بنی کی طبعی کی طرف توجہ مبذول کر کے کہ اسے وہاں
سے نکال دیتے۔ بعد میں طبعی سے رک دیتے اور طبعی کرنے والے کو اپنی طبعی
میں سے نکال دیتے۔ موقوفہ پر یہ عملی قدم، رہائی دیتے سے زیادہ مؤثر اور محکم
ہوتا ہے۔ ایک بار عمر بنی امیہ اللہ تعالیٰ عنہ، ہمارے پر انصاف طبعی کے لیے اس
سے پہچنے دیتے ہوئے تھے کہ ایک عورت آئی، جس سے عمر بنی اللہ تعالیٰ عنہ اس
تو اس کی طرف دیکھتے تھے اور وہ عورت حضرت عمر بنی امیہ اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھی۔
= عمر بنی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھ اس عورت کو لے کر حضرت عمر بنی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
اس طرف لے جایا۔

اس موقع پر بیان سے کوئی بات نہ کہ مصلحت و محنت کے خلاف تھی کہ اس

سے عمر بنی امیہ علی الطغۃ و لاکی مایں ۳۶۷

کہ اس کتاب المصلح و مایں و مصلح و مصلح ۳۶۷

ہر رات بات ہی جائے ۱۹۱۱ء میں سندس کو محمد مصطفیٰ بنادیا گیا۔ اس عہدہ پر
سندس کی یہ تھی کہ "اس ساریت احتیاط کے ساتھ خدا کی مخلوق کے لیے جو ہیں کہ تم
نہ ۱۹۱۶ء میں جس نے یہ عہدہ سنبھالا۔

بعد میں اس کی مدد سے علیہ السلام کے ساتھ تھیں۔ یہ عہدہ احتیاطی عہدہ ہے۔
اس نے حضرت فاضل کی مدد سے اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور
جائزہ دیا۔ یہ تھی کہ "اس عہدہ کی مدد سے اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور
فاضل کی مدد سے اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور
اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور

اس کی جتنی تھی، پھر تھی کہ اس عہدہ کی مدد سے اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور
اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور

اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور
اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور
اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور
اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور

اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور
اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور
اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور
اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور

درادند للہ حرب ولا تعدہ

اس عہدہ پر مقرر کیا۔ اس کا رکن اور

نور محمد احمد حق تعالیٰ نے اس اپنی شوق میں رات کو نماز (حق تعالیٰ) کو جو رحمت پائے کی برحق جس کی وجہ سے اسے مسجد میں داخل ہوتے ہی نیت مخرجی، یہ میرے شوق کی نیت سے اللہ کی میں میری ذاتی سبب نماز اور پھر "ہاؤ آؤ" کیا۔ (حق تعالیٰ) طیموں کے مسجد میں داخل۔ صوف میں آ رہے تھے۔ (حق تعالیٰ) لوٹنے کی ضرورت نہیں۔"

مورٹا سبب کہ وارے نماز میں وہی چھوڑ چکی اس طرح کے مسجد میں داخل ہوتے ہی نیت مخرجی اور پھر مار میں چھتے ہوئے صوف میں شامل ہوتے تو اس میں اندر سے ادھکار نکالتے

اس کی آتی بھی خیر میں سے مار میں بھی چاہتے ہیں شرم میں حق وغیرہ

نماز میں یہ اپنی مرضی میں، خصوصاً برصغریٰ کے علماء و علماء میں طاعت و محنت سے سمجھا رہے ہیں۔ محاسب و الہیہ خصوصاً والدہ سادات و علماء سے یہ مسئلہ آیا۔ مرحوم اپنے بچے کو چھوٹوں کی طرف بھجائیں گے تو ان شاء اللہ یہ بچے بھجائیں گے گا یہ ہمارے بچے، بعد میں اس کا سبب کا یہ بچے بھجائیں گے بعد میں ہمارے بچے کا۔

کی طرف سے سمجھ میں یہ روایت ہے کہ حضرت محمد علیؑ یا خاتم النبیینؑ کی برحق و حرکات میں کہ میں تصور برصغریٰ کے علیہ، ہم سے مانگوں پر درود نماز کے لئے داروں کے آتی و پھیرتی تو میں نے کہا یوحنا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے تجھے تصور کیا، تو میں نے کہا۔ تو مجھے میں تصور دیکھتے ہیں کہ اس سے اپنی راتوں پر اپنا ہمارے شمارہ یا یہ چپہ راتوں سے بہت کم رتی چاہیے تو میں چپہ مانگتا۔

سُورَةُ الْاِنشَارِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اِنَّا نَحْنُ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَکَکَہٗ
 اِنَّا کُنَّا اَوَّلَ مَا خَلَقْنَا وَآخِرَہٗ
 اِنَّا کُنَّا اَوَّلَ مَا خَلَقْنَا وَآخِرَہٗ

ترجمہ ہے: موت آپ کی ہدایت بخشتی ہے تو مومن مشرک اور کافر
مومن کے لئے ایک جہز چوتھوں کی شاہ اللہ رساں ہے جس کی ہمت پر مومن
سے ملک کی رستوں میں دشمنوں کو مہر نہیں دیکھا، جو دشمنوں کو اپنا
جہیز مولا پر ہوں سے نکالتے تھے۔

یہ یہاں رہ رہ کر آتا ہے۔ یہاں پہلے پہلے سے ہے۔
 نہیں بھی سہل ہے۔ یہاں پہلے پہل سے ہے۔
 ہر روز اس کی ہر طرف سے ہے۔

یہ تھیں وہاں کا قلعہ ہے کہا، یہاں سے ریلیوں میں چار سے سات
ہزار مجاہد ہائے مہاراجہ والہ کاٹل ہوتا ہے۔ چلے گئے تھے کہ اس
مستحقا محسوس کیا، شہداء و عساکر سے چلے پتلے پتلے ہاتھوں کی طرف رخ کیا
وہ وہ پتہ بھی نہ چلے جب وہاں سے اس سے ہم ٹپ بہا کرتے تھے وہ
شاہ شہائی کے ساتھ، وہاں شاہ شہداء کے ساتھ اس وقت کی
خوب خدمت کرتے وہاں کے درجہ عسکریوں کو دیکھ کر اس نے یہ کہیں
بہد خوں کے عجب اس دین سے کہ تھے عام ہاتھوں کی طرح اس کی طرف
دیکھی رہا کہ جسے پتہ نہ تھا، چلے ہاتھوں کی طرف تار سے اس کی طرف
مرنے کا قلعہ، مسافر کے ہوتے وہاں رہا تھا۔

چہرے کی طرف سے۔ جس سے وہ ہر دو طرفہ چہرے سمجھا دیا۔ لیکن یہ اس سے
بڑا تھا۔ وہ اس سے بڑا تھا۔ تو یہ چوڑی جلی جلی جلی سے تپ رہا
تھا۔ اس سے بڑا تھا۔ اس سے بڑا تھا۔ اس سے بڑا تھا۔ اس سے بڑا تھا۔
جیسے سمجھا دیا۔ اس سے بڑا تھا۔ اس سے بڑا تھا۔ اس سے بڑا تھا۔

”اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ اِلٰهًا سِوَاكَ لَا يَحِلُّ وَلَا يُمْرُ“

مگر چھڑا کہ اس کی یہ حدیث تمام اس حدیث کے خلاف ہے جس میں دینی ائمہ

نے جو کہا ہے کہ آپ اللہ ہیں، اوقات (میں) منہ نہ رہا۔

۔ اوقات صحبت کے زمانہ میں یہ بھی بھی خدا کا باعث بن جاتا ہے۔

اس لئے اس وقت ہمارے معاملہ یہ ہے کہ چاہتے ہیں کہ ہم اللہ کی

راہ میں نہ گم نہ ہوں۔ لیکن یہ ہے کہ یہ ہمارے یہاں یہ نہیں ہے کہ

یہ ہمارے حال میں اوقات نہیں ہوتا ہے

بچوں کو سمجھانے کا طریقہ

۔ مسلمان اور مسلمانوں کے ساتھ ان کے بچوں کے ساتھ اوقات میں سے ہر

چاندنی شمس کو کہہ دے۔ اس پر ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

و شیخ طو پر بھی لکھیں اور چھپائی کی ضرورت نہ پڑے گی چنانچہ آپ نے یہ رسالہ
 دیکھ کر اسے فرشتے کے ہونے پر یقین کیا۔ آپ نے اس میں جو باتیں لکھی ہیں وہ
 تمام قرآنی حقائق کی روشنی میں ہیں اور انہوں نے میری دلچسپی حاصل کی ہے۔

۱۹۵۱ء کو آپ نے اس رسالے کو دیکھ کر اس میں جو باتیں لکھی ہیں وہ

ہیں۔

اس رسالہ میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں
 ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں۔

اس حدیث میں آج کل کے علماء کا یہ کہنا ہے کہ اس حدیث میں جو باتیں
 لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں۔
 اس حدیث میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں
 لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں۔
 اس حدیث میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں
 لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں۔

اس حدیث میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں
 لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں۔
 اس حدیث میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں
 لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں۔
 اس حدیث میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں
 لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں۔

اس حدیث میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں

لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں۔

مثنوی باب سے اس سے ملے گا کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے
 یہ کیا ہے

مثنوی باب سے اس سے ملے گا کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے
 یہ کیا ہے

اس مثنوی باب سے اس سے ملے گا کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے
 یہ کیا ہے

مثنوی باب سے اس سے ملے گا کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے
 یہ کیا ہے

مثنوی باب سے اس سے ملے گا کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے
 یہ کیا ہے

مثنوی باب سے اس سے ملے گا کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے
 یہ کیا ہے

مثنوی باب سے اس سے ملے گا کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے
 یہ کیا ہے

مثنوی باب سے اس سے ملے گا کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے
 یہ کیا ہے

نہجی میں لاشار مہیا سی ہے

کے اندر سے اس سر کا قیوداں کی تقسیم سے - مد میں سے وہ رہے
 رہے وہ نے آپ کے چہ مال پتی وہ تیں تمہارے آپ نے قائل ہے
 کے لئے عظیمہ حریت پیشہ طالعہ کے اندر میں جو چوٹی کی ہے

آپ سبکی اللہ صبر و صبر سے چہا - عد کے عہد میں آئے ہیں
 کے لئے اس نے جس کے لئے ہے جس میں جس کے لئے ہے
 ہے - آپ کے عہد میں مہار کی مدد قائل ہے وہ چہا قائل ہے وہ
 خاص میں ہے - میں نے اس کے لئے - آپ قائل ہے وہ
 اللہ سبکی اللہ صبر و صبر سے چہا - عد کے عہد میں آئے ہیں

کے لئے اس نے جس کے لئے ہے جس میں جس کے لئے ہے
 رہے کے لئے میں نے اس کے لئے - یہ ہے اس کے لئے
 درجہ میں ہے - یہ ہے اس کے لئے - یہ ہے اس کے لئے
 رہے کے لئے میں نے اس کے لئے - یہ ہے اس کے لئے

تھار کے لئے میں نے اس کے لئے - یہ ہے اس کے لئے
 ہے - چہا ہے - یہ ہے اس کے لئے - یہ ہے اس کے لئے
 ہے - یہ ہے اس کے لئے - یہ ہے اس کے لئے

تھار کے لئے میں نے اس کے لئے - یہ ہے اس کے لئے
 ہے - چہا ہے - یہ ہے اس کے لئے - یہ ہے اس کے لئے
 ہے - یہ ہے اس کے لئے - یہ ہے اس کے لئے

آپ سبکی اللہ صبر و صبر سے چہا - عد کے عہد میں آئے ہیں
 ہے - چہا ہے - یہ ہے اس کے لئے - یہ ہے اس کے لئے
 ہے - یہ ہے اس کے لئے - یہ ہے اس کے لئے

تجربہ پر مبنی و حاصل ہے کہ اس کے باعث پھر جھوٹا پھر آدھوں قریب سے
 وادوں نے جائے چوکی کی حالت ہوئی ہے جس سے دوسری حق بد قیاس و
 ورنہ والد یا پھر سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 دیا جی نہیں پاتے اس کے بعد کہ یہ ہے کہ اس کے بعد کہ اس کے بعد
 کے بعد کہ اس کے بعد کہ اس کے بعد کہ اس کے بعد کہ اس کے بعد کہ اس کے بعد
 بد قیاس وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے

اس وقت پر کسی بد قیاس وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے

یہ امرت کہہ سکتی بد قیاس وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے

وہو مو وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے
 وادوں سے کہہ رہے ہیں بد قیاس وادوں سے کہیں قریب سے

مثالی باب

حصار و محاصرہ میں رہتے ہوئے یہ ہے کہ اس عرصہ میں تیار کی گئی ہے تھی۔
 یہ ایک تبدیلی تھی۔ بعد میں بعد میں رات میں گئے تھے جس کا ایک
 یہاں سے نہیں جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 صرف وہ مسافر تھے جو یہاں سے پہنچے تھے۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی

جہاد میں شہادت کا درجہ اس سے لایا جاتا ہے۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 اس سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی

اس سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی

یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی
 یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی جا سکتا تھا۔ یہاں سے بھی

جاتے ہیں اور بدنام ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ
اس امر میں خلعتیں پہنے ہوئے ہیں ان کو تو اس وقت تک نہیں دیکھا گیا ہے
کہ ان کی شرافت اور عزت کی کیا حالت ہے۔ ان کو تو یہ معلوم ہے کہ ان کی
حالت کی کیا حالت ہے۔

حضرات کے مسئلے کو اس طرح بیان کیا کہ آپ سب کی یہ حالت ہے کہ
آج کو دنیا میں یہ مفسد و مروجہ ہے کہ آپ نے اس کو قبول کر لیا ہے، تو اس کو قبول کر لیا
ہے۔ حال میں بھی اس طرح ہے۔ ان حضرات کی عزت کی کیا حالت ہے۔

پھر ان کی عزت اور شرافت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ
ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ
ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ

پھر ان کی عزت اور شرافت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ
ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ
ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ
ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ

بچے تھے انہوں میں بہت بڑی بڑی تھیں۔ ان کی محبت اور مہربانی
سب سے بڑی تھیں۔ ان کی عزت اور شرافت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ
ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ
ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ

اس کی کتاب ہے جو کہ اس کی عزت اور شرافت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ
ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ
ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ
ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ ان کی عزت کی حالت یہ ہے کہ

میں آجپہلے سے تھک چکی ہیں۔

میں نے وقت بیک وقت سے اپنے لیے چھوٹے چھوٹے کام سے اپنے
میں سے ہر دن کے لیے ہر دن کا حصہ لے لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے
کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔
میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے
کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔

میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے
کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔
میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے
کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔

میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے
کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔
میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے
کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔

بچے کے فیصلے کی قوت خراب نہ کیجیے

قوت فیصلہ ستاروں کی قوت ہے۔ اس کی پیروی نہ کرنا ہی ہے کہ وہ
میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے
کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔
میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے
کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔

میں نے ہر لمحہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ لیا ہے۔ میں نے ہر لمحہ اپنے لیے

میں پکارا اور میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔
 اور میں نے دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔

اس میں کوئی شک و شبہ نہ تھا کہ یہ وہی تھا جس نے کہا تھا کہ
 میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔

۱۔ حکیمہ و فضلہ معطوبہ

ترجمہ: ۱۔ حکیمہ و فضلہ معطوبہ (میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔)

۲۔ حکیمہ و فضلہ معطوبہ (میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔)

میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔
 میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔
 میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔
 میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔
 میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔
 میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔
 میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔

میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔
 میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔

۱۔ حکیمہ و فضلہ معطوبہ

میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر آیا تھا۔

میں آئی یہ ہے چاہا پس نہ آئے تو میں راہ راہ میں رہے اور اسے سب کا ۔
 یہ کہ وہ اپنے کا ہوگا + اور اگر اسے اس روپ میں لے لے اور اسے سب کا یہ
 اس پر ہوا۔ بھی ہوتا ہے اس وقت کہ اس میں یہ ہے کہ اسے اپنے
 میں اس میں۔ ماثور ہو گیا۔ یہ حیرت انگیز حیرت۔

چرخ غلام۔ نیز غلامی۔ یہ چرخ۔ یہ غلام۔ اس پر سب کا یہ
 سب کا یہ چرخ۔ اسے اپنے چرخ میں لے لے اور اسے سب کا یہ
 یہ سب کا یہ چرخ۔ اسے اپنے چرخ میں لے لے اور اسے سب کا یہ
 اس میں اس میں۔ اس میں اس میں۔ اس میں اس میں۔ اس میں اس میں۔

اس طرح سب کا یہ چرخ۔ اس میں اس میں۔ اس میں اس میں۔ اس میں اس میں۔

اس میں اس میں۔ اس میں اس میں۔ اس میں اس میں۔ اس میں اس میں۔

اس میں اس میں۔ اس میں اس میں۔ اس میں اس میں۔ اس میں اس میں۔

اس وقت پر غور کیجئے! باپ سے بیٹے کا تعلق غرضی

سے کہ نامہ چھوٹے سے چھوٹے ہمارے دل میں مگر وہاں سے نکلتا ہے۔ یہ ہے
 کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے نہایت بڑا ہوتا ہے۔ یہ ہے
 کہ اس کے سب سے بڑا ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے
 اس کی صورت پر عین ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے
 ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔
 یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی
 شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے
 ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔

چونکہ قوت ایسی ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔
 اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے
 ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی
 شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے
 ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی
 شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے
 ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔

یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے
 ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی
 شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے
 ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی
 شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے
 ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی
 شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے
 ہمیشہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کی شکل و رنگ و سب سے ہمیشہ ہے۔

اس کے فوائد

اُرتھوپیڈیچوں کی ایسی ماریاں ہوتی ہیں جو کہ جسم کے ہڈیوں کے فوائد کو بچانے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ یہ جسم کے ہڈیوں کو درست اور مستحکم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ یہ جسم کے ہڈیوں کو درست اور مستحکم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ یہ جسم کے ہڈیوں کو درست اور مستحکم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

۱۔ ہڈیوں کو درست اور مستحکم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ یہ جسم کے ہڈیوں کو درست اور مستحکم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ یہ جسم کے ہڈیوں کو درست اور مستحکم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ یہ جسم کے ہڈیوں کو درست اور مستحکم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

۲۔ ہڈیوں کو درست اور مستحکم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ یہ جسم کے ہڈیوں کو درست اور مستحکم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ یہ جسم کے ہڈیوں کو درست اور مستحکم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ یہ جسم کے ہڈیوں کو درست اور مستحکم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

آپ کا یہ سلسلہ میں یہ ہیں انہوں نے تصانیف میں لکھا ہے تو کیا آپ
 ان میں تصانیف سے فائدہ لیں گے۔

۳) تیسرے قدم پر ہوگا کہ جس طرح آپ اور رحمت اللہ علیہ پر جتنے کی میر
 ہے جس طرح صدقہ و نیک کام کے برکت پر غرور و امان امید ہے اسی
 طرح آپ کے یہ سلسلہ بھی یہ تھا کہ اسی طرح خاطر میں ہے تو اس کا
 درجہ ابی و علی و ان صدقات نافذ ہے یہ ہے کہ اس سے کہے
 کے کھوت و پختہ ہے جتنے کہ اور اصحاب ہدایت میں آئے ہیں وہ
 سب آپ و حاصل وہ ہیں کہ اس سے بڑی یا بات ہوگی کہ اس چھوٹے
 سے مل سے اللہ تعالیٰ اسی سوا میں تو کیا و اس سے اس میں مل سے
 ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اور حصول میں اللہ اکثر ذلک ہو بطور العظمیٰ

تو جھنڈا اور حاصل اللہ تعالیٰ میں سب سے ان سے۔ اسی سے
 کی کامیابی۔

میں تمام میں انہوں نے ان سے بڑھ کر حق تعالیٰ میں رہنا اور خوشیوں سے
 نہ میں ہی سے مطلوب ہے کہ وہ خدا سے ہی ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ میں نہیں و
 نہ میں نہ قسمی و سبلی و روحانی میں نہیں و ظاہر و باطن کا کرب سے ہی رحمت
 ہے۔ یعنی میں ہی رہنا ہے۔ حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ اہل جست و پھار سے
 نابلست صلیب میں ہے اور رحمت فرما۔ کہ سب تر خوش ہوئے۔ جو اس میں
 سے پر اور کار خوش نہ ہو سکی یا وجہ اللہ پر ہے۔ مگر یہاں احادیث فرماتے
 ہیں کہ جو چاہے سب تک یا گیا ہے یا اس سب سے بڑھ کر ایک چیز لیا ہے جتنے
 حقیقت میں ہے کہ یہ پروردگار اس سے حاصل اور پانچ جہاں اس وقت

ملہ سورہ قہار ص ۲۷

ہاں مسمیٰ بقدر حسی معجز و انکس

بہارِ تیرا جس اندر پہاڑ ہے سب سے بڑا
وہ دنیا و قافلہ کی قدر کی ہے

پہاڑ کی دلچسپی سے چھوٹے چھوٹے
وہ انسانی خواہشات کی آواز ہے
تیرے ہونے کی بات کہیں نہ ہو سکتی
ان کی دنیا میں سب سے بڑا
وہ ہے کیا اور شایہ کی موت ہے
نہ ہے۔ پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
وہ جو پختہ ہے ان کی موت کے
وہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
وہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
وہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
وہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
وہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
وہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی

یہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
یہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
یہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
یہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
یہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
یہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
یہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی
یہ ہے پہاڑ کی دلچسپی میں ہی

نور اللغات

بداد کے خلاف اور اس کے تہیں پہلو پر نقادوں کے سامنے کھڑے ہیں
وہ جو وہی نہیں قدم نہیں۔

خود بخود اس کے ذہن کا یہ قصاں جھٹکتے کہ ہمارے نظریے سے ایسے
بچہ رندہ رہتے ہوئے بھی موت کی قربت اس کے عظام اور اس کی آواز کا اس
عزت کا خدو من کی مسکرات کے سے مناسب نہیں چہ جائیکہ یہ باپ کے سے اس
طرح مناسب ہوگا کہ وہ جیتے ہی اس وقت کی کہ ایوں میں تارے۔

۴) یہ قصاں قصاں پر وقت سے وہ بدیں یہ جھٹکتے ہیں کہ وہ اس وقت کے ہاں سے
بچہ بدعتوں سے نکالیں یہ ان کی عام خیال سے۔

اس وقت کا بچہ کی شخصیت پر ان کی پڑتا ہے وہ بدعتی اور عام قیود
کا موجد ہے، اس کے اندر ان کی سماجی مختلف پہلوؤں سے جا کر ہونا شروع
ہو جاتی ہیں۔ وہ تنہائی پسند ہو جاتا ہے سو جاتی ہے۔ اس میں چہ چہ اپنی پہلوؤں
سے ہے۔

۵) یہ بچوں کے نفسان سے ان کی شخصیات کے پہلوؤں میں ایک مہم بھی ہے اور انسانی
ہو جاتا ہے ان کے اوقات میں بدعتوں کا شکار ہو جاتا ہے اور ان کے پاس
پڑتا ہے درجہ ہے اور ان کے پاس سے پڑ جاتے ہیں ان کے جان سے۔
اس کا بچہ ان کی نفسان اور وقت کا حتمی جس مزید فکر میں ہو جاتی ہیں

۶) چنانچہ قصاں یہ ہے کہ جو بچہ سے یہ بات ثابت ہے کہ تحت علمات کی بہت
مطلبات رہے ہمارے ہوتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ عہدہ رشادے

ہم لاہ کلمہ وجہ مجتہد

نیز حضرت حسن کی باتوں میں مری مری، اس کی محبت و فوں کے ہوں
میں بیٹھ جائے گی:

سب ان تج چوں روشنی میں عورتاں مایہ۔۔

جس میں آئی چھوڑ چاہے پیٹنے کی سے اس میں سوراخ نہ کرے تو وہ
برکت میں کیسے آئے گی۔ جب بیتے بیٹے کی سے وہ پڑتی اور ہار ہیبت سے نہیں
کرتے کا تو اس میں حیرت کی بات کی طرح اس سے کہے گا۔

یاد رکھیے! چھوٹے بچے سب ان میں میرے اور کی عیب اور خوف کا عالم اس
سے کہ عیب سے بڑا رکھ دے پر ہر صدمہ کا تدارک اسے عیب کا یہ چھوٹا پوچھو پوچھا ہے۔

اسی طرح جو بد عادت کی راہوں کو جس لائق کے اور چھوٹے سے ہی قیدیت
میں قید اور بند کر دینے کا مستحق کی طرح ہو سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ
بہتر سے وہ بدی و پنی بد عادت کی طرف بالکل غور نہیں دیتی اور نہ اپنی صحت
کی فکر ہوتی ہے، پر ہم خود اپنے آپ کو کال سمجھتے ہیں اور انہیں سب سے پہلے آپ کو
کال سمجھ لے تو اس سے جو بھی فتنہ نہ ہو گا اور وہ مہر ہے۔

ہر بد عادت کو چھوٹے سے پہلے آپ کو کال سمجھیں اور بار بار بد عادت سے دعا
کریں۔۔۔ عوامی کی صحت کا نام۔

اگر جس عادت سے ہے، آپ اس عادت کو سوارے نہ کرے یہ امر بھی اٹھ سکتا ہے

وَاللّٰهُمَّ اِهْدِنِيْ لِحَسَنِ الْاِحْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِحَسَنِ الْاِحْلَاقِ
وَصَرَافٌ عَنِ مَسِيئَةٍ لَا يَصْرِفُ عَنِ مَسِيئَةٍ لَا اُنْسَ لَهَا
تَوَجُّهًا اَنْ اَبْدَ لَكَ مَجْهًا عَنِ مَسِيئَةٍ لَا يَصْرِفُ عَنِ مَسِيئَةٍ لَا اُنْسَ لَهَا
حَاقٌ كَيْفِيْ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ
يَوْمَ تَجْرُسُ سَوْرَةُ الْحَقِّ وَنَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ نَفْسٍ

۱۰ راتوں غصاں یہ ہے کہ جس عادت سے آپ ان عادتوں سے جو آپ کی
صلح و اطمینان میں ہے۔

ظہر میں تھمیں ہوئی تیں بچے کی فوت بعد حجاب اور ریتا ہے۔

مشائیں می طلب ہوتا ہے، اکتانہ، کوئی بابت تک تکی محی سمجھیں۔ تو یہ باب و طرف سے بہت ہی مہیات اور نا اعلیٰ سے کہہ سکتے ہیں وہ بچے و چوں کہ وہ ورحا سمجھ، ارجہات اس تکی میں کہ وہ بچے کے سے تو ایک مشکل معر سے، نہ سانی سے تل میں، کا، باپ سے، ریب ہائیں، اتحادا عیلت سے تو باپ اپنے سے لے بھی س، تا ہی، آں سمجھ، اس سے ہاتھ حیات کا مرنگ ہے، وہ سے مشائیں سے آپ اس پر غور فرمائیے۔ تجارت میں، مدارست میں، والد کے غلطی میں سے تو، مد کے، مد میں بچے کے، اپنے بیٹے سے یوں ہی طلب ہوتے ہیں چارہ بچے وہ باپ، بھی تجھے یہ بات سمجھ، تکی، بیٹے سے تمہیں سے اور اور ان کا اس کا دکا، تمہیں یہ سوتیا، یہ تکی، مدست سے، استغنیٰ سے، یہ، اسم سے پوچھا تو جیتے، اس پارنی و ماں سے، یہ، تمہیں یہ نہیں جوتے جس جاتے ہیں ان سے پیہ و سوں سے میں، یہ تو، سانی میڈ سے کی طر تیں، اس و گئی ماں سیں، ان چاہیے یہاں، اید و

س فو مد و حاصل، نے اس نقصانات سے بچنے سے، خواہش تہیہ ب ماچنے اور فہم کیجئے، مد و ایسا نہیں، مانا چاہیے، پنی طر سے مشورہ کیجئے، و اقدار و رر و ر و استوں سے مشورہ کیجئے اور نیک، و ر مشائی، مد و س، کا ثبوت دیکھیے۔ اس کے علاوہ، چوتھہ ایہ بھی جاردی میں، عید سے ان سے بھی کا مد و ہوگا۔

۱ کتاب و مد کر کے ان نقصانات اور ہائی، ہم سیکے اور اس کو یاد کر کے بولی صاحبہ کو بھی منایا ہے۔ بچے کی فوت بعد سمجھتے نہ ہو تو یہ یہ پریشانیوں آتی ہیں۔

۲ اپنے دوستوں و جو بچوں کے باپ سوں، اس کو بھی اس کی ترغیب، کیجئے ان کے لواحقہ تائیں نقصانات سے بچے اور پچھلے کی ترغیب دیکھیے۔

بچوں میں مہارت فکر پیدا کرنے کی چند مفید تدابیر

۱ جب آپ خریداری کے لئے پے بکٹ کو بار بار لے جائیں تو بار بار میں موجود تمام چیزوں کی پوچھا رہا میں مثلاً روپ کی قیمت پتھر کی ہے اور اس وغیرہ۔

۲ بچے سے سوالات پر اس کی حوصلہ افزائی کریں اور اس سوالات سے جواب نہ دے پنے آپ کو انکی طور پر تیار رہیے اور پے ویڈیو میں شامل نہ رہیں کہ تم سے بہت اچھا سوال ہے۔

۳ بچے کے برے فعل سے مقابلے میں تھکے فعل بد نہ کریں۔

۴ بچے کی کامیابی اور ناکامی سے سبب کی وضاحت کریں اور اس کی کامیابی کی حوصلہ افزائی کریں۔

۵ بچے کو اس بات کا یقین دلائیں کہ تم سے تعاون کی حد تک ساتھ یہ کام سہاڑ سکتے ہو اور ساتھ ہی اس کام کرنے کا طریقہ کار بھی وضاحت سے بتائیں۔

۶ بچے کو اپنے لئے پیش قدمی کا اختیار دیں اس پر اپنی مرضی برداشت نہ کریں۔

۷ ۱۲ سال پر چھتے وقت کسی حاتم جیسا رویہ اختیار نہ کریں، بلکہ اپنے بچے اور مددگاروں میں تاکہ بچہ جلد رجعت کر جائے۔

۸ بچے کو جواب دے پنے کا وقت دیں اور اس پر پتے غلط میں وضاحت نہ کرنے دیں۔

۹ بچے کا جواب صحیح دیا جانے کی وجہ بتائیں۔

۱۰ اس بات کی اجازت دیں کہ بچہ جو اپنی غلطیاں تلاش کریں، بعد میں یہ غلط آپ اس کی اصلاح کرنے میں اس کی مدد کریں۔

۱۱ میں مصطفیٰؐ میں بھی اختیار نہیں تھا یہ حشر سب سے گھر تک سے ہٹا دیا اور اپنے دوست سمجھ میں تاریکی واقعات سے دور سے ایک دھند بنا کر اور چھپکے دکھائیں لوگ کی زبان میں نہیں چلا رہا۔ رات اور چٹانوں کی مقدار سمجھانے میں "معلومات فراہم" کیا اس سے کسی حد تک یہ ثابت ہو جائے گی کہ بچہ بہ محتاط ہے۔

معلومات عامیہ سب سے آسان سے سوال سے لیں۔ ہر جوابات سمجھ میں ہونے لگیں پوچھیں گی کہ کیا آپ جانتے ہیں؟ HOW WELL DO YOU KNOW؟

جذباتی و جسمی تربیت

بچہ کی زندگی میں پہلی سب سے بڑی چیز ہے تربیت یہ ہے کہ بچہ کی تربیتی تربیت اس کے لیے ہے کہ وہ اس کے لیے تربیت ہے۔ بچہ کی تربیت ہو جائے اور بچہ کی تربیت ہو جائے۔ بچہ کی تربیت ہو جائے اور بچہ کی تربیت ہو جائے۔ بچہ کی تربیت ہو جائے اور بچہ کی تربیت ہو جائے۔ بچہ کی تربیت ہو جائے اور بچہ کی تربیت ہو جائے۔ بچہ کی تربیت ہو جائے اور بچہ کی تربیت ہو جائے۔

بچہ کی تربیت ہو جائے اور بچہ کی تربیت ہو جائے۔ بچہ کی تربیت ہو جائے اور بچہ کی تربیت ہو جائے۔ بچہ کی تربیت ہو جائے اور بچہ کی تربیت ہو جائے۔ بچہ کی تربیت ہو جائے اور بچہ کی تربیت ہو جائے۔ بچہ کی تربیت ہو جائے اور بچہ کی تربیت ہو جائے۔ بچہ کی تربیت ہو جائے اور بچہ کی تربیت ہو جائے۔

رست سے لے کر دنیا کی اپنی پرچہ جتنا موت و ہنگام کے بل پل رہا۔ یہ
اس مرحلے کو طے کرتا ہے کہ یہ کس وقت ہوتی ہے، جو معمول وقت کے بعد گنو
پذیر ہوتی ہے۔

جہت میں رہا میں مانی ہوتی ہے۔ مدت کی پیش یا شدت و سختی کے وقت
نے وقت کے مانی حالت کی اس میں شدت یہ ہوتی ہے، جس کے ایک ہی حالت
دوسرے حالت میں کی حالت میں ہوتی۔

مردہ کی حالت میں رہا میں مانی ہوتی ہے۔ مدت کی پیش یا شدت و سختی کے وقت
نے وقت کے مانی حالت کی اس میں شدت یہ ہوتی ہے، جس کے ایک ہی حالت
دوسرے حالت میں کی حالت میں ہوتی۔

بچہ ایک حالت میں رہا میں مانی ہوتی ہے۔ مدت کی پیش یا شدت و سختی کے وقت
نے وقت کے مانی حالت کی اس میں شدت یہ ہوتی ہے، جس کے ایک ہی حالت
دوسرے حالت میں کی حالت میں ہوتی۔

مردہ کی حالت میں رہا میں مانی ہوتی ہے۔ مدت کی پیش یا شدت و سختی کے وقت
نے وقت کے مانی حالت کی اس میں شدت یہ ہوتی ہے، جس کے ایک ہی حالت
دوسرے حالت میں کی حالت میں ہوتی۔

آپ بچوں نے جسکی قاصدے چہرے پر ہیں کتے نہیں مسرت و خوشی حاصل
 دیتی و شکر بچوں کی بھی صد و قوت و نظر مند کیا جاتا ہے تو اس میں باپ کی سے بچوں
 کی سے بچوں کی باپ کی میں جو ہے اس کی۔

جہد بے کی خاصیتیں

مشتق کی طرح سب سے جدہات میں یہاں میں ہوتے ہیں مختلف وقت کے
 جدہات میں نمودار وقت پونا تا ہے۔ ایک شخص کی موت پہلی ہوتی ہے۔ دوسرا
 کی موت ہے۔ سو پہلا جہد تا ہے وہی شہید ہے۔ آگے بڑھتا ہے اور
 یہ دونوں ہمیں حاصل ہوتے ہیں جس جدہات کے واسطے ان شہیدوں کی مختلف
 میں ہیں۔ مثلاً غصے میں وہی ہے چہاں۔ یہ جہد تا ہے وہی ہے چہاں وہی ہے چہاں
 وہی ہے چہاں مرگئے ہوتے اور وہی ہے چہاں۔

جدہات کی یہ خصوصیت یہ بھی ہے۔ یہ ہتھیار ہوتے ہیں۔ ان ہتھیاروں
 کی ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔ یہ ہتھیار ہوتے ہیں۔ ان ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔
 یہ ہتھیار ہتھیار ہوتے ہیں۔ ان ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔

جدہات کی نوعیت کی مختلف ہوتی ہے۔ یہ ہتھیاروں کی ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔
 یہ ہتھیاروں کی ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔ یہ ہتھیاروں کی ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔
 یہ ہتھیاروں کی ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔ یہ ہتھیاروں کی ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔
 یہ ہتھیاروں کی ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔ یہ ہتھیاروں کی ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔
 یہ ہتھیاروں کی ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔ یہ ہتھیاروں کی ہتھیاروں میں ہوتے ہیں۔

انہی جدہات کی ایک خاصیت یہ ہے کہ انہی میں ہوتے ہیں۔ انہی میں ہوتے ہیں۔

وہی سب تیرے مشاقتیں ہیں۔ دلت اور تہ جسے نے خدمات کا شریکوں میں
 سے ایک اور بار پھر سے کامیابی سے کیا۔ انھیں نصیب ہوا، جس کی وہ مسلسل
 کوششیں کرتے رہے۔ وہ سب کچھ اپنے ہاتھوں سے کیا۔ وہ سب کچھ اپنے ہاتھوں سے
 کیے ہیں۔ انھیں وہ سب کچھ یاد رہا۔ انھیں وہ سب کچھ یاد رہا۔ انھیں وہ سب کچھ یاد رہا۔

جہالتوں اور جذبات کی تربیت

ماں کی محبت اور جذبات میں وہی جذبہ رکھی گئی ہے۔ تو یہ مشاعرہ، فہم،
 تربیت اور غور و فکر سے بنتے ہیں۔ ان میں ہی وہی تربیت اور غور و فکر سے بنتے ہیں۔
 ان سے بچاؤ کی تربیت و نگہداشت کے لیے بچوں کے جذبات و تعلیم
 کی تربیت سے لایا جاسکتا ہے۔

بچوں کی جذباتی و اخلاقی تربیت میں سب سے پہلے طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس سے
 تربیت سے کام لیں چلتا چلتا ہر بچہ اپنے ماحول کا تجزیہ کرے گا۔ اس سے اس کے ماحول
 طریقہ تحریر و تصانیف میں سب سے پہلے اس کے ماحول کا تجزیہ کرے گا۔ اس سے اس کے ماحول
 کا تجزیہ کرے گا۔ اس سے اس کے ماحول کا تجزیہ کرے گا۔ اس سے اس کے ماحول کا تجزیہ کرے گا۔

بچوں کی تربیت پر توجہ دینی ہوگی۔ اس میں جسمانی، ذہنی اور روحانی تربیت
 ہر تربیت شملت ہے۔ اس میں سب سے پہلے جسمانی تربیت ہے۔ اس میں سب سے پہلے جسمانی تربیت ہے۔

اس میں سب سے پہلے جسمانی تربیت ہے۔ اس میں سب سے پہلے جسمانی تربیت ہے۔ اس میں سب سے پہلے جسمانی تربیت ہے۔

۱۔ نئی دھڑل کیجیے۔ آپ محسوس کریں۔ سر ایذا ناگزیر ہو گیا ہے تو بہت سوجی
 گھبراہٹ بھی ضرور کیجیے مگر بعد میں جس سبب وید سے اس کی تالی بھی
 کیجیے۔

صدقہ اصلی تربیت نے نہایت ماحول و اہم کیجیے اور پتھے ہم جن
 بہت بڑے خلیع کا وہ محسوس و ترقی کا صوری سبب متعلقین یا شہادت جو اہر کا
 بچوں کی بہت نشوونما کے صوری سے اپنے بچے کے لئے چھ دوستوں کا
 تحفہ کیجیے۔ ان دوستوں کی آمد پر ساری عمر کا استراحت کیجیے۔ کبھی بھی نہیں
 صحت پر مدد کیجیے۔ لیکن ہم ان واپس میں میل محبت سے رہے بھلا پتھے اور
 میں نے کے موقع فراموش کیجیے۔ کبھی بھی نہ پتھے و پتھے دوستوں اور رشتہ داروں
 سے یہاں اپنے صحت پر مدد کیجیے۔

گھر اور اور قریب و دور کے ماحول کو صحت پر مدد کیجیے۔ سبب نہایت
 ملتے سے تربیت کیجیے۔ بات چیت میں شائستگی یا کسی تعلقات میں خوش گوئی کا
 استراحت کیجیے۔ آپس کی بدزمنی اور تعلقات کی خوش گوئی بچے میں بخشی اجازت
 اور صحت و تندرست کے مہم بات پر ہاں چہ حالی سے جذبات میں پائیدار و صحت
 پیدا کرنے کے لئے انہیں معیاری شہادتوں کے صحت پر مدد کیجیے اور پتھے واقعات
 سبب کیجیے شہاد و صحت کیجیے سے ان کے اہل لہیف کو نکھاریے، غلط
 بات سے غرت اور حق سے محبت کرنے کی حالت پیدا کیجیے۔

۲۔ آپ یہ محسوس کریں۔ بچے کے صحت کا سبب اس کی جسمانی کمزوری پر
 صحت کی حراں سے قہر اس کے معاہدے کی صحت پر قہر لہا ہے اس کی جسمانی
 شواہد پر قہر کیجیے۔ قہر صحت کی موجودگی میں آپ بچے کے صحت مند
 پائیدار جذبات و پرواں میں چہ حال ہے۔

بچوں کی تربیت اپنی سعادت عظمیٰ سمجھیے

ہم ساری مذہبِ اسلام نے ارشاد فرمایا
 بِذِكْرِكُمْ وَاُولَادِكُمْ وَاحْسِنُوا صُورَتَكُمْ
 ترجمہ: اپنی اور عورتوں اور اس کی چھٹی تربیت اور اس
 سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے
 عَلِّمُوا اَوْلَادَكُمْ وَحَبِّبْكُمْ لَخَيْرٍ وَاَذْبُوهُمْ
 ترجمہ: بچوں اور گھر والوں کو تعلیم دے اور اس کی تربیت

بھلی مرتبہ سعادت اور مشاغل کی نشانی ہے۔ والدین یاں والدین میں
 سے کوئی ایک یہ سمجھتا ہے کہ بچوں کی تربیت کرنا ایک مصیبت ہے یا بہت مشکل کام
 ہے یا میرے بس کی بات نہیں یا دلی اور اس کام میں ہمدردی ہے چاہے میں اس
 چیز سے اس میں کوئی تفریق و تفرق نہ ہوں۔ انکو اس کے بارے میں بتا دے اس میں یہ
 جو چھو میرے سر سے سب جانے نہیں جانتا۔

اس کے بعد میں دستِ مضبوط ہوں میرے پاس وقت نہیں یا مجھے غصہ بہت
 جلدی آجاتا ہے میں بچوں کو سمجھا نہیں سکتا یا مجھے مزہ ہی نہیں آتا اس میں میں غصہ
 وغیرہ ان سب باتوں کا حل یہ ہے کہ آپ اس کو بوجھ نہ لگائیں اس مصیبت
 رحمت نہ سمجھیں اس کو مشاغل اور اپنے اس سے ہم نہ سمجھیں۔

آپ میں کوئی سعادت سمجھیں۔ اپنے کے صدق چاہے یہ سمجھیں اپنی عورتوں نے
 قبول ہونے کا ذریعہ سمجھیں۔ بچوں کی تربیت اور اس میں بھی طریق سمجھنا اس کی

۱۔ اس باب کے تحت باب اولیٰ فی التعلیم و التربیۃ میں جلد ۱ ص ۲۹

۲۔ مستدرک حاشیہ ص ۲۹

عظیم و تربیت کا مستم کرنا، خلاق و آسمانی معیار رکھ کر بچپن ہی میں
 دنیا کی بددوست ٹیم مانتوں کو ٹھاکر کرنا کا کام لے کر اچھے ماکن، اللہ
 خالق سے سب سے پہلے کی خدمت کے لیے فرائض و اعمال سے دلچسپی و محنت
 نہ جھانکنا، ان سب امور و اپنی سعادت سمجھنے، اپنی فہم و تربیت سمجھنے، اپنے لیے
 صدق و حریہ سمجھنے، معاشرہ میں ایک بہترین فرد بننے کا ارادہ رکھنے، اپنی آنے
 والی نسل پر احسان سمجھنے، اپنی شریف حیات کے ساتھ تمام سمجھنے اللہ تعالیٰ کا
 وجود سمجھنے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایک بہترین فرد کے وجود کا
 ذریعہ سمجھنے۔

اس تمام فائدہ کو سمجھنے اور اہلیہ سے کہنے کے ہم انہوں کو جس کی تربیت
 سے دنیا و آخرت کے لیے یا فائدہ نہیں حاصل ہوں گے، اتنے سامنے نہیں لگے،
 اہلیہ سے کہیں کہ کم چار فائدے سوچ کر رکھو اور میں بھی چار فائدے سوچوں گا۔ پھر
 ہی طرح اہلیہ کے ساتھ بیٹوں کے ساتھ کہنے کے نقصانات سوچنے، پھر اسی طرح
 دوستوں سے مذاکرہ کریں کہ اگر ہم نے بچے کی تربیت پر توجہ نہ دی، اس کے لئے
 یہ وقت خرچ نہ کیا، اسٹول اور سر کے حالات کی خبر نہ رکھی، گھر سے ماہرین
 و مستوں اور سہیلیوں میں وہ وقت گزر رہا کرتا ہے، کون سی کتابیں دیکھتا ہے، کئی
 دن سے گھر سے اس نے چھپا، برے ماحول اور برے دوستوں سے نہ چھپا اور اس
 کے ساتھ دیگر مہم سے وقت فوقت حالات نہ دیکھتے تو اس کے لیے کیا نقصانات ہوں گے۔
 ان شاء اللہ جب آپ اس طرح ان فوائد کا مذاکرہ کریں گے اور نقصانات کو
 بھی سامنے لیں گے تو آپ کو عظیم و تربیت کا شوق پیدا ہوگا، پھر بچوں سے سب سے
 وقت دینا، ان کو سمجھانا ان کی اپنی دکان سازی کرنا، اللہ جل جلالہ کی عظمت و کبریائی
 کے دلوں میں بھانا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت ان کے دلوں میں
 پیدا کرنے کی، شش کرنا، بڑوں کا ادب مچھونوں پر شفقت سمجھنا، سکول اور گھر کا

ہو۔ ایک مرتبہ اس کے سوا اور ہر حال کی حالت میں پرکڑی نگاہ رکھنا۔ اس سے اس کا
بہتر نہ کرنا۔ آپ کو اس کا دلچسپ معلوم ہوگا۔

پھر جس طرح اس کے سوا کسی شکل و مجلس میں بیٹھنے میں مزہ آتا ہے، اس سے
زیادہ بچوں کی تربیت میں مزہ آتا ہے۔ اگرچہ جس طرح خدا پرانے میں اور انہوں
انہوں میں وقت کاٹنے میں مزہ حاصل ہوتا ہے اس سے زیادہ بیوقوفوں سے
پاس بیٹھ کر ان کے مسائل کی گفتگوں سمجھانے میں مزہ حاصل ہوگا۔ پھر جس طرح
کاروبار میں کسی سودے کے ہو۔ یہ طبیعت خوش ہوتی ہے اس سے زیادہ بچوں
میں خود سے حلاق پانے میں خوشی محسوس ہوتی، اور جس طرح ملازم و اور نام نہ
ملنے پر غم ہوتا ہے، یا تنگوار کٹے پر غم ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ بچے کی سکون و ملازم
کی بچھٹی پر غم ہوگا اور اس کی آنکھ کی کہ پناہ نہ ملے۔ بددست کی چھٹی کیوں نہ ہو؟
ایک کاروباری و جس طرح ایک آدمی نے بددست و آواز کی وجہ سے مفلس
ہو جانے تو جس طرح غم ہوتا ہے، اس طرح بچے کے امتحان میں نفل ہو۔ پھر

اب میاں بیوں میں کر سوجھیں کہ جس طرح اس بچے کی تربیت کریں، جب
تربیت پر وقت کاٹنے کے فائدہ و منافع سمجھنے آگئے اور اس پر وقت نہ لگانے کے
نقصانات بھی سمجھنے آگئے تو اس فائدہ و منافع کے حاصل کرنے کا بہتر طریقہ کیا
ہے؟ اور ان نقصانات سے بچنے کا بہتر طریقہ کیا ہے؟ اس پر غور کریں اور اس پر یقین
سے چلیں، پھر خود سوچی نہ اس کی راہ متعین کریں جس سے بچے کی تعلیم و تربیت کی
گھرائی کی پوری ذمہ داری آپ ہی پر ہو، آپ کے ماوا کسی اور کے پر نہ ہو۔ کتنا ہی
شفیق و مہربان ہو، کتنا ہی چھرا و معیاری انہوں و ہر سہیلوں۔ مولانا آپ اپنی
اس ذمہ داری کو اور اس حرا و ثواب کو اور اللہ تعالیٰ کے راضی کرنے کے لئے
ہرگز کسی کے پر نہ کر کے مطمئن ہو جائیے، چاہے خواہی غم کیے۔ اس کو استاد اور

اس مسئلے پر سوچیں اس کی تباہی اور ہجرت پر توجہ سے مشورہ کریں۔
 ہاتھیں۔ مگر وہ دینی تعلیمات میں، جہاں بچے کی طبیعت کی تباہی سے اور اس کے تدریس
 کی تدریس کریں۔

۳۔ اس کے دوستوں کے بارے میں فکر رکھیں۔ خاص طور پر جن رشتہ داروں کے
 گھر موجود ہیں۔ ماموں، دادا، چچا، بھائی، وغیرہ۔ مگر کسی کے حقوق و جاہات کا مناسب
 موبوں کو بے جا بھی تلف نہ کرنا چاہیے۔ بچے کے ماموں اور خالہ کے لئے بھی اگر آپ
 کے بچے کی تربیت میں تاخیر ہو تو یہی صاحب کو عقوبت میں لے کر لے کر لے کر لے کر
 کی دشمن کریں۔ مثلاً آپ نے بچے کو اپنی بیوی سے دور رکھا ہے، کیسے اگر یہ خدشہ ہو کہ
 وہ ماموں و خالہ کے گھر جائز اس آمدنی و بڑی حادثہ میں مبتلا ہو جائے گا تو اس و
 وہاں جانے سے روکیں یا آپ نے بچے کو سسٹم و مدرسے کے جو مدرسے کرنے کا
 پابند بنایا ہے، ماموں، چچا، بھائی۔ بچوں کا حال میں غور نہیں ہے تو آپ کی بیٹی
 اور کلاسیک دوستوں پر پابند سے اور وہاں یہ ماحول نہیں ہے آپ کے ساتھ ساتھ اس کی عمر سے
 سارے کا استہزاء کر رہا ہے اور وہاں یہ استہزاء نہیں تو آپ نے عشاء کی نماز کے بعد
 سونے کی حادثہ یعنی سے دور وہاں میرے سونے کی حادثہ سے اسی طرح محمد نے
 بھئی خیر، بندہ اس کے بچے جس نے اس تربیت کا دستہ نہیں، تو آپ اپنے بچوں و
 بڑے ماحول سے، بڑے دوستوں سے ایسے ہی بچے جیسے سارے اور کچھ سے بچا
 جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ماحول بڑے دوست و اندریں کی ساری کی ساری محبت کو صاف
 کر دیتے ہیں۔

اولاد سے عام مشکلات کا ریت

حاصل ہوا کہ ان بچوں میں ماں باپ نے دن رات مشغول رہ کر اپنے جسم
 جان کی قوتیں کھو دیں۔ وہ وہاں کی اصداد پر پانی بھیجے، اس کی

واقعات کے ساتھ ہمیں اور بھی ملے۔ جسے تو بدوشی سے لے کر دنیا کا یہ حال ہوگا۔ یہی روحانی اویس اور دیں کا نام و عطا میں یہاں ہمیں یہاں جانتا۔

میں نے ان کا نام اور مانی بن چکا اس میں کہ غصہ سے اس سے غور کیا جائے تو وہ پیدا کی طور پر باقی ہو گا اس میں ہوتی، بلند بعد نے نہ رہا۔ واقعات کی جہالت کا سبب بن جاتے ہیں۔ ہر حال ہم چاہے باتیں کر رہے ہیں، بہرین تہائی میں بیٹھ رہے ہیں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ باتیں ہمیں سمجھا دیں۔

ماں باپ کے سوچنے کی باتیں

میں نے ماں باپ کے اس میں سب سمجھ کر نہیں سمجھ سکیں ماں باپ کے اس میں یہ صبر کے ساتھ یہ دیکھ کے ہمارے میں غور کریں اور اللہ تعالیٰ سے دین کی راہ میں آپ میں کا جائزہ لے کر دیکھیں کہ ان کی تعلیم و تربیت اور پرورش نے ہمارے متعلق اللہ تعالیٰ سے آپ پر جو رحمہ واریوں کا رکھا ہے، کہیں اس رحمہ واریوں کے دینے میں کوئی کوتاہی تو نہیں ہو رہی ہے؟

اس کے جو حقوق اللہ تعالیٰ سے آپ پر عطا کیے ہیں، کہیں اس کے ادا کرنے میں آپ کوتاہی تو نہیں کر رہے ہیں؟ وہ آپ کی آمد و رفت کو بھی وقت پر کر سکتی ہے۔ جب آپ بھی اس کے حقوق سے غفلت نہ کریں اور وہ آپ جن اخلاقی رویوں سے ترستے ہوئے چاہتے ہیں، ہر جس سعادت مندی خدمت گزار کی دنیا میں رہائی اور ایک رستا کی آپ اس سے توقع کرتے ہیں، وہ تو اس کے واقعات پر ہی مبنی ہیں، اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور چوری تنہائی اور دنیا کی ساری باتیں سمجھیں تو چر کریں، وہاں ہمارے ہائی اور نہ کسی بے شک ہمارے ان کی بات سے ہمیں یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ اس کی یہ پرورش ماں باپ کی کسی جہاز غفلت

دردِ بخش میں واپس آتی تھیں، وہ آپ کے حقوق کا احساس یہی کرتی تھیں۔ جس کو آپ سے حقوق کا احساس آیا ہی نہیں، وہ وہاں باپ کی خدمت و احترام کی بات یہی کرتی تھیں، جس کو بھی بتایا ہی نہیں گیا کہ ماں باپ کی خدمت اور ان کا ادب و احترام اولاد کا فرض ہے۔ اگر آپ نے ان کے جذبات و احساسات کا خیال نہیں رکھا ہے، تو وہ آپ کے جذبات و احساسات کا حیاں رکھنا ان سے نہیں گئے، اگر آپ نے ان سے محبت نہیں کی ہے، اور اپنے سلوک سے ان کو یہ تاثر دیا ہے کہ ان کی پرورش ہی پریشانیوں کے مقابلے میں آپ والوں سے چھٹکارا دیا، وہ پسند ہے، تو وہ آپ سے محبت نہ کرے، اور آپ کی خدمت کرنے کی بات کیسے سوجھ سکے، اگر آپ نے اپنے پیش و آبرو کو سب کچھ سمجھا ہے، اور ان کی ضرورتوں کی طرف سے غفلت برتی ہے، تو وہ آپ کی ضرورتوں کا احساس کہاں سے کریں گے۔ اگر آپ معاشرے کی اصلاح اور تہذیب و تمدن کی تعمیر کے لئے کچھ خاص افکار و نظریات نہیں رکھتے ہیں تو آپ کی وہ نظریات کی حامل کیسے بن سکتی ہے۔

لہذا وہ اس سے بھی توقعات رکھیے، جس کے لئے آپ نے اس کو تیار کیا ہے، اور اسی طرح کے سلوک کی امید کیجئے، جس طرح کا سلوک آپ نے اس کے ساتھ یہ ہے۔

بچے کے ساتھ آپ کے سلوک کے علاوہ اس کی تربیت میں تعلیم، باتوں، سائنس، عریض و قارب کا بھی دخل ہے۔ یہ سب اپنی اپنی حد تک اس کے بنیاد بنائے گا کہ وہ مردار ہیں۔

اسی طرح اگر آپ اپنے والدین جنہی اس کے والدین، نانا مائی سے بچ رہی اور ترش روئی کا معاملہ کریں گے اور بار بار بڑا باپ کا طعنہ دیں گے تو یہ وہ آپ کے ساتھ پیدا ہونے والے ہیں گے۔

مگر آج سے فیصلہ کر لیجئے کہ وہ اپنی تعلیم و تربیت سے غصت نہیں برائیں گے،

میں کو اپنے سنے بوجھ کیسں بھیجیں گے۔ چوں کہ تربیت نے اسے ان تدفیع کا اہتمام کیجئے۔

① خوشی وقت جماعت کے ساتھ مار پڑے، ہاتھ نہ اٹھائے، ایک مار بھی جماعت سے نہ چھوٹے، اور بلیہ بھی پیار و محبت سے اس کا پورا کر دے۔

کر رہے۔

۵) بہن بھائیوں نے ہاتھ حسن ملک کا ہتھکڑیاں پہنائیں۔ وہ تو کئی سال قبل ہی فوت ہو چکا تھا۔ مگر وہ بھی خاں ہاتھ نہ چاہے۔ تم روم کی بھینس فوٹ سرائی کر کے پٹا بھینس پٹی چھینٹ سے جوئے، اس کو پیٹہ رہینگے۔ اس کو بھی دیندار بنانے کی فکر کرتے رہینگے۔ اُمروالدین کا انتقال ہو چکا ہو تو والدین کی میراث سے ان کو ان کا پورا حق ملے۔ بیچے، خصوصاً بہنوں کا حق پورا کر دیا جائیگا۔

۶) اپنے حاجت مند اقارب کی مدد اور نامزدی اور معذروں کی خدمت ام حیثیت مہینوں کی مدد عرب بچوں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام وغیرہ جیسے جیسے کاموں میں خوب دھنسی بیٹھے اور جائی عقلی مالی صلاحیتیں اس پر خوب خرچی گئیں۔ خلاق اور معاشرت اور حقوق العباد وغیرہ کی تعلیم کا اہتمام۔ ایک کواکب مثل والد بنات کا اور بن سب امور کے نتیجہ میں حاصل طور پر اب سب سہاراؤں کی دعاؤں سے آپ کی اولاد اور دامادوں اور سے اللہ تعالیٰ بڑے بڑے کام میں سے آپ کی یہ اولاد دنیا و آخرت دونوں میں آپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بے نق۔ کسی نے یہ خوب کہا ہے۔

اور مہربان تر اہل ریش پر

خدا مہربان ہوگا عرش پر

۷) دوسرے مشورہ لینے کا اہتمام نہیں، مشورہ ایک سنت عمل ہے، مؤمنین کی منہات تہدید میں سے ایک منہات یہ ہے کہ وہ کام مشورہ سے کرتے ہیں۔

مشورہ آسمانی بڑی بڑی بددعاؤں کا علاج ہے۔

مشورہ آپس میں ان لوگوں کو جوڑ دیتا ہے، مشورہ گھر کے ہر فرد کو ایک مقام دیتا ہے۔

مشورہ تقدیر پر شکیں بڑھاتا ہے۔

مشورہ ہے، یہ کائنات حسبِ شہادت سے مشورہ نہ کر رہا ہوتا ہے۔
مشورہ نہ مت سے مکتور ہے، بہتر یہ فرج ہے۔

لہذا ہر کام میں مشورہ کا استہدائے آئی، دعائی طور پر شہادتِ رقی
سے رو بہ کرتے مشورہ میں رہتے سب تصدیقی مضامین سے ان کا منہ سے
نکلتا ہے، پریشانی اٹھاتی پرتی سے تو ہم بھی اس نقصان پریشانی میں شریک ہوتے
ہیں کتنا بھی کام صحیح ہو، سو فیصد، وہی تھوڑے سے یہ کام رو پڑ بھی جائے مشورہ ایسے رہ
یہ مشورہ ہے، اور میں حضورؐ پر مبنی تہذیبِ اسلام پر وقوف تو تھی، اللہ تعالیٰ سے
مے سے آخری اور تمام میوں کے نام ہونے کے باوجود صحابہؓ اور انہی مدد تھی
میں سے مشورہ فرماتے تھے، اور ان اوقات اپنی رائے چھوڑ کر کسی مجبورے سکائی فی
مے پر فیصد دیا، اور دنیا میں ہونی مشورہ سے مستغنی ہونے تھی تو حضورؐ پر مبنی
تہذیبِ اسلام تھی، لیکن آپؐ بھی مشورہ فرماتے تھے تو ہم سب چاہتے تھے کہ
اہم کام میں بیوی اور والد سے مشورہ کریں، اور ان کی رائے کو جیسا سے سنیں
چراغ پر سوچیں، چر فیصد کریں، اور ان کی رائے سے خلاف بھی فیصد نہ کرنا ہو تو اس
وقت میں ضرور لیں گے، اور بھی اس فیصد و پائی فیصد سمجھیں۔

مناسب مواقع تلاش کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا

مثالی باپ وہی ہے جو ہمیشہ مناسب موقع کی تلاش میں رہے اور ان سے
فائدہ اٹھائے، وہ وقت کی عمدہ تشخیص سے اوقاتِ کثرت کا سبب بن جاتی ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس آجھ قیدی سے قیدیوں
میں ایک عورت بھی تھی، اسے قیدیوں میں پناہ دے کر لے کر آیا، اس سے شدتِ جذبات اور
طبعیت میں پنے پچھو، اور میں اللہ پر اسے اپنے بیٹ سے پناہ دیا اور پناہ دیتے
پناہ دے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے پچھا "اے اللہ، اس

عورت و خیار ہے، یا جائے تو یا یہ اپنے بچے کو آپ میں مان سکتی ہے؟ صحابہ
کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے جواب دیا: "خدا کی قسم یہ عورت یہاں سے
نہیں جاتی۔"

اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ عورت اپنے بچے پر جتنی مہربان
ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے نہیں دیکھتا مہربان ہے۔"

جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فصحا کو رقت آمیز، لیکن تو اللہ تعالیٰ کی
محبت رحیم و مہربان رضی اللہ تعالیٰ عنہم مصلحتیں کے دھوئیں میں جائز نہیں کرے کے
لئے اس موقع سے اس طرح قاعدہ ٹھہرایا اور سوال و جواب کے انداز میں اس حقیقت
کو اس طرح بیان نہیں کیا کہ یہ منطوق کا دوسرا ترجمہ نہیں پڑے ہوئے ہے۔ بلکہ
واقعات اور شہادتوں سے اس واقعہ کو بیان کر کے اللہ جل جلالہ کے رحیم و مہربان کی
تائید کرتے رہے ہوں گے۔

آئیے اس سلسلہ میں ایک دوسرے واقعہ پر غور کرتے ہیں۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک گاؤں سے واپس پر حدیث کے بارے میں گور رہے تھے۔ بوڑھوں نے
آپ و دونوں طرف غیر رہا تھا۔ وہاں چھوٹے کانوں والے ایک مردہ بھری ۵ بچے پر
بہو تھا۔ آپ نے اس کے کان پکڑے اور فرمایا: "تم میں سے کون اس مردہ بچے کو اپنے
درہم میں خریدنے کے لئے تیار ہے؟" صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: "ہم کسی
بھی قیمت پر اس کو خریدنا نہیں چاہتے ہیں۔ یہ سارے کسی کام کا نہیں۔" آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ تم پر پسند کرتے ہو کہ یہ تم کو مل جائے؟" صحابہ کرام رضی
اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی کان
چھوٹے ہونے کا عیب اس میں تھا اور اب تو یہ مردہ ہے۔ اس کے کوئی کام ہی یہ

مہربان تھے۔ مجھے اس کا علم ہے یہ یہ جواب دے دیتے کہ یہ بھی وہی علم ہے
 وغیرہ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے یہ ایسا کہ اس شخص پر قیامت کی قسم لگائی
 ہے اس کے قیامت کے وقت کے بارے میں سوال کر رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جواب دینے کے بجائے جواب دیا۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ﴾

تَرْجُمَہ: کہ اس نے یہ بات فرمائی ہے۔

اس نے اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سنی کہ میں یہ
 ثابت کر سکتا ہوں کہ یہ بات اس شخص نے فرمائی کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ
 قیامت آپ سے کئی اصل مسئلہ یہ ہے کہ قیامت سے اس نے کیا بات فرمائی
 ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال سے بچنے کے لئے قصباتی حیثیت پر مبنی
 کر دیا۔ اس نے اپنی چوٹی دندنی کا پارو دیا۔ اس نے جواب دیا کہ جواب

﴿حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾

تَرْجُمَہ: میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کر رہا ہوں۔

حق سحریت کے لئے جس نے جو راہ رو تیار کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ میں حق کے لئے معاملہ میں اس وقت تک کہ اسکی رضا
 چاہتا ہوں۔ میں حق کا مقصد، میری رگڑ میں کا تصور اللہ رب تعالیٰ اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ اس کا حصول ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس وقت اپنے خدا اور
 اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بھی رکھوں۔ آپ نے جواب میں یہ جملہ سن کر وہ
 خوشی سے ڈھل گیا۔

﴿فَانْطَ مَعَ مِنْ حَبِيبٍ﴾

تَرْجُمَہ: "خس سے تم نے محبت کی تم اسی کے ساتھ رہو گے۔"

۱۰۰ صحیح مسلم کتاب ۱۰ والصلۃ ص ۳۳۳

رہ چکا تھا۔ کبچے کے جواب دہ میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں کبھی اس
 سے دور مجھے نہ بصورت حال مل جائیں تاکہ وہ مجھ سے نفرت کرنے کے
 لئے مجھ سے نفرت کریں۔ چنانچہ فرشتے نے اس سے سر پر ہاتھ بچھو، اور بعد ازاں
 کے غم سے اس کا گھبراہٹ کی وقت اور سو گیا اور اس نے ہاں خوب بصورت ہو گئے۔
 اس کے بعد فرشتے نے پوچھا "تمہیں کون سا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟" اس
 نے جواب دیا "کاش"۔ چنانچہ فرشتے نے اس سے ایک گائے بھی دے دی اور یہ وہ
 برکتی مال ہے جو اسے آگے بڑھ گیا۔

آخر میں وہ مدھے کے پاس پہنچا اور اس نے وہی سو گیا جو اس نے کوڑھی
 اور کبچے سے لیا تھا اس نے کہا "میری اولیٰ تمنا ہے کہ مجھے بیٹائی عطا کر دی جائے
 تاکہ میں دنیا کی رعایاں دیکھ سکوں۔" فرشتے نے ایک مرتبہ اس کی آنکھوں پر ہاتھ
 بچھو اور اس کی بیٹائی لوٹ آئی۔ پھر اس فرشتے نے سو گیا "تمہیں کون سا مال
 سب سے زیادہ پسند ہے؟" اس نے جواب دیا "کبھی۔" چنانچہ فرشتے نے اسے
 یہ عمدہ برکتی دے دی اور اسے اس سے اس میں سے کچھ بچھو گیا۔

تین خوش و خرم برکتی گزرت گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال میں خوب
 برکت دی یہاں تک کہ تینوں کے پاس اپنے اپنے جانوروں کے ریوڑ ہو گئے۔
 تینوں کے یہاں مال و دولت کی فراوانی ہو گئی۔

چند سال بعد غلام خدا مدنی سے وہی فرشتہ اپنی پہلی شکل و صورت میں آیا۔ وہ
 سب سے پہلے کوڑھی کے پاس پہنچا اور اس سے کہا "میں ایک مسافر ہوں۔ میرا
 رازہ ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے اللہ کے واسطے مجھے ایک اونٹ دے دو، جس سے
 تمہیں یہ تمہیں ملے گا، یہ خوب بصورت حملہ آور ہے ہاؤ دوست دی ہے تاکہ میں اپنی
 اس مقصود تک پہنچ سکوں۔" مگر اس نے مسافر کو دھککا دیا اور کہا کہ "یہ سب چھوڑ
 مجھے اور ادا کرتا میں مد سے مد سے دوست و ماروں کافی ہے۔" مسافر فرشتے نے کہا

ایک تم کو بھی اور ہر گھنہ تھے۔ وہ کہہ تم سے فرات آتے تھے؟ یا تو تھے نہ تھے
اور نہ تم کو اپنی نعمتوں سے وہ اور تم مجھ سے ہو تو اللہ تمہیں پہلی بات
پر اور اور کہے۔ چنانچہ اللہ نے اس کو پھر دیکھا اور یہاں ہی رہا جیسے وہ پہلے تھا
پھر وہ فرشتہ گئے کے پاس پہنچا اور اس سے بھی وہی بات جو اس سے پہلے تھی
کہا تھا۔ گئے بھی اس کو وہی بات کہ یہ تو کبھی نہ آیا تھا اور تیرے ہمدرد تھے۔
اس سے بھی حیرت چھین رہی۔

پھر وہ فرشتہ بصورت مسافر نہ گئے کے پاس پہنچا اور اس سے بھی وہی سوال
کیا۔ جو باندھے نے کہا، شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھے یہ کی پیمانی دلائی اور
مجھے دست عطا دلائی۔ تم جتنا چاہو لے لو۔ سب پتھر ہاں ہی سمجھو اور میں پہ پہاڑی
کے نام نہ آؤں گا تو اس کے کام آؤں گا۔ ہمدرد تھے۔ اب نہ کہہ رہے تھے۔
اسے گا۔ اس پر مسافر نے کہا: افسوس حالتِ لایم، انصافہ فہمہ رسمی عدت
کو منقطع علیٰ حدیث۔ مجھے کچھ نہیں چاہیے، میں تو صرف تمہیں کا امتحان
ہیے آیا تھا۔ تم اس میں کامیاب رہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں کو اللہ نے پھر اسی
حالت میں پہنچا دیا، جس میں وہ پہلے تھے۔ اس سے کہہ رہا ہے۔ بچائے اللہ کا شکر
اور کہہ کے جس قدر خوشی اور نہ ہوں گے، جس سے انہیں اتنی حیرت ہو
کیں۔ اللہ تعالیٰ تم سے خوش رہے اور تمہارے مال میں بڑے عطا۔ اس پر وہ
دعائیں پڑھتا ہوا ماں سے چلا گیا اور وہ شخص بے اللہ کے حضور محمد سے مل گیا۔
اس کا شکر ادا کیا۔

اس واقعے سے اس طرح سمجھا میں کہ دیکھو بیٹا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا آج نفی دہی
بات ہے۔ نہ گئے نے شکر ادا کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کا مال باقی رکھا اور باقی دونوں
نے ناشکری کی، اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی پرانی حالت پر لوٹا دیا۔ اسی بات کو اللہ

خوش میں رہا وہ ماما سے

اللہ میں شکریہ لازمہ کلمہ ولس کلمہ نہ ن عدا میں کشیدہ ^۱
 شکر بخیر اور تم شکر نہ ہے تو غم و پی میں اور پادشاه کا درگرم
 نے ناشکری کی تو نہیں چاہو امیر مذاب بہت سخت ہے۔

شکری حقیقت کا نام یہ ہے کہ نہ حق نہ باقی ہوئی ہمتوں کوں کی نافرمانی
 و حرام و ناجائز کاموں میں غرق نہ رہے اور رہاں سے بھی نہ حق و شکر آئے
 و اپنے افعال و عمل و بھی نہ کسی مہمی کے مطابق بنائے۔ رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو شکر اور نہ کسی توفیق ہوئی وہ کبھی ہمتوں میں
 نہ در پڑتی سے بھر نہ ہوگا۔ ^۲

ناشکری کا حاصل یہی ہے کہ اللہ کی نعمتوں و اس کی نافرمانی اور ناجائز کاموں
 میں مصروف نہ رہے یا اس کے فرائض و رسالت نہ دیکھی میں سستی کرے اور انہیں
 محنت کا عذاب شدید دیا میں بھی یہ سہلتا ہے کہ یہ محنت سب ہو جائے، یا اپنی
 سہیت میں گرفتار ہو جائے کہ محنت کا فائدہ نہ اٹھائے اور آخرت میں بھی عذاب
 میں گرفتار ہو۔ ^۳

حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سال آیا،
 آپ نے ایک کھجور عزیت فرمائی، اس سے نہ نہ یا چینگ ہی۔ پھر دوسرا سال آیا،
 یہ بھی ایک کھجور ہی۔ دوسرا سال آیا، "تصبحان اللہ معروۃ من رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم" جس میں رسول اللہ کا تمنا ہے۔ آپ نے چاہا یہ و قسم دیا کہ اس سال کے
 میں جو چاہیں اور بھر رکھے میں، وہ اس (شکر) میں مانا ہوگا۔ ^۴

۱۔ سورۃ النہل ۷

۲۔ تفسیر ابن کثیر ۱/۱۵۹

۳۔ معارف القرآن ج ۵ ص ۲۲۲

۴۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۳۹

اس نے ہمیں ہر وقت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا چاہئے۔
 ایک اور واقعہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے کہ ایک مسافر ایک قریبی
 سے بی سرائی میں گئے ایک دوسرے آدمی سے ایک ہزار روپے کا قرض طلب کیا۔
 قرض دینے والا ”کوئی گواہ کے ساتھ“ کہیں میں گواہ پانچوں۔“
 قرض طلب کرنے والا ”کھلی ہالہ شہینا“ (گوئی کے لئے اللہ کافی
 ہے)۔

قرض دینے والا ”کسی صاف کو لے آؤ۔“
 قرض طلب کرنے والا ”کھلی ہالہ و کھلا“ (صاف پینے اللہ کافی ہے)
 قرض دینے والا ”تم سے بچ گیا۔“
 یہ کہہ کر اس نے ایک مقررہ مدت کے لئے اس کو قرض دے دیا۔ وہ شخص قرض
 لئے کر سمندر پار پہنچ گیا اور اپنی ضرورت پوری کر لی۔ جب واپسی کا وقت قریب آیا
 تو اس نے قرض کو واپس پہنچنے کے لئے کشتی تلاش کی مگر اسے کوئی کشتی وغیرہ نہ ملی۔
 اب اس نے ایک کڑی لی اور سو روپے کر کے اس میں ایک خزانہ دیکھا رکھ دینے اور
 ساتھ ہی قرض خواہ کے نام پر ایک خط بھی رکھ دیا۔ پھر سو روپے بند کر کے کڑی کو لے کر
 سمندر کے پاس آیا اور کہا

”اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک سو روپے لئے تھے۔
 اس سے مجھ سے ضمانتی طلب کیا تھا تو میں نے کہہ دیا تھا کہ ضمانت کے لئے یہ
 تعالیٰ کافی ہے۔ چاہیہ وہ تیری ضمانت پر راضی ہو گیا تھا۔ اس نے جب مجھ سے گواہ
 مانگا تو میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ وہی کے لئے کافی ہے تو وہ تیری گواہی پر راضی
 ہو گیا تھا۔ میں نے بھرپور کوشش کی کہ مجھے کشتی وغیرہ مل جائے تاکہ میں اس تک
 کا حق پہنچا دوں، لیکن میں ایسا نہ کر سکا۔ میں اس کی یہ رقم تیری ضمانت میں دیتا
 ہوں۔“

یہ ہے کہ دو ت

چند دن

قصہ خوار کیا

مقرنوں

قرض خواہ الل

نہ وقوعہ سے ان

تھوڑے ریچ

میں چاہیہ وہ نصیحت اور محنت کرے، مگر آقاں سے کام لے کر وہ عوام میں
 رحمت و درپاز و محبت سے سمجھائی جاتی ہے جس سے ہر گھس و گداز میں
 اس کی شان و شوکت میں جیسے جیسے وہ نصیحت و محنت سے کام لے کر رہتا ہے
 وہ نظام کو نیچا دھک دیتا ہے مگر اس کا اقتدار کے موثر نہیں ہو سکتا ہے
 جتنا ہو گا۔ بہت سے لوگ اپنے بچوں یا اپنے برادر و اقارب کی تربیت کے مسئلہ میں
 بہت سی تدابیر اختیار کرتے ہیں تو مگر عینی پیمانہ کا خیال ہوتے ہیں کہ
 حیرت انگیز طریقے، انہماک سے ہیں جو ان کی دانش و تہذیب کے اندر سے
 نکلتے ہیں۔ اس طرح ان کے دل و دماغ پر اثر کرتا ہے کہ
 سے عوام میں تو کسی نتیجہ پر نہیں پہنچیں گے کہ تربیت کرنے وقت صرف ان سے یہاں حد
 کا فقدان رہا ہے۔

حالات میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس دور میں تربیت کے نوے
 برس کے ماضی کے دور سے پہلے وہ دوروں سے ہر قدر سمجھنے سے باز رہے ہیں
 مگر اس خوش فہمی کا پکارا ہوا میری تربیت تو وہ بھی ہے کہ اس میں اس کی
 تربیت کے سبب پر فائدہ ہے۔ یہ عذر، فکر، سلسلہ، تربیت کے لئے بکار
 اور فساد کا سبب بن جاتا ہے۔

یہ حال ہے کہ شخص جو نے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ پہلے وہ
 تربیت کے لئے بھی اس شخص کو اس نے کی محنت و مدد کی ہو سکے اس کی
 تربیت کی فکر و وقت میں اس کو یہ تیرہ سو اسی سو برس و قی و خلق ہو گئے اس نے
 سب کی تربیت اور نصیحت و تہذیب و تہذیب کے تحت سب و حال میں ہی ہوا ہے
 سے مٹ کر نہیں رہیں بلکہ قابل ہو جائیں گے تربیت و تہذیب سے۔ اس شخص
 کو نہ تو وہ نہ ہی کہ پہلی مدد و نظر اپنے اصحاب بھی مدد توں معمر کے ت
 رہا تھا کہ جو نہ تو تھے نہ سہی یہ سمجھتا تھا کہ وہ اس پہلی مدد و تہذیب

* کاسریں در مدنی مانی در مدنی
 * در مدنی مانی در مدنی در مدنی مانی در مدنی
 * در مدنی مانی در مدنی در مدنی مانی در مدنی
 * در مدنی مانی در مدنی در مدنی مانی در مدنی
 * در مدنی مانی در مدنی در مدنی مانی در مدنی
 * در مدنی مانی در مدنی در مدنی مانی در مدنی
 * در مدنی مانی در مدنی در مدنی مانی در مدنی

بچوں کے لئے لائبریری

* دوق شوق (بہن مانی میں) شبہ بیت حرم کش قہر پی
 * دوق شوق (طرب میں) شبہ بیت حرم کش قہر پی
 * دوق شوق (پرستہ پرست) شبہ بیت حرم کش قہر پی
 * دوق شوق (سوسا) شبہ بیت حرم کش قہر پی
 * دوق شوق (ما عیون) شبہ بیت حرم کش قہر پی
 * ہائیکس کے واقعات شبہ بیت حرم کش قہر پی
 * میوہ کی چچی کہیں شبہ بیت حرم کش قہر پی
 * درمی یہ ت شبہ بیت حرم کش قہر پی
 * سحر پی رنق شبہ بیت حرم کش قہر پی
 * تحریف میں شبہ بیت حرم کش قہر پی
 * سال ایسات شبہ بیت حرم کش قہر پی
 * زبانی شبہ بیت حرم کش قہر پی

* مثال بچوں

* در مدنی مانی در مدنی

✽ ہماری باستانی

✽ بچوں کے لئے چھی، چھی

میدو ڈانٹ سیں بچوں شریعت ہیں

✽ تعلیم الاسلام

✽ دینا دینا

✽ سیکھ سیکھ

✽ مثنوی نعتیں

✽ بہت سی دین

✽ مثنوی آواز

✽ مثنوی گھر

✽ Story time

✽ Saeed readers

✽ How well do you know sahaba

✽ Easy Deen ya

۳ مبر و قتل:

مثنوی کا ایک ہیرو، مہر و قتل بھی ہے اس نے جیہ وہی شہس بھی
تیرت جیسے نام و شہرہ، مثنوی میں مہر و قتل کا ذکر ہے
اس نے اپنے مہر و قتل کی بات بیکر کر چاہیے۔

مہر و قتل کا مفہوم یہ ہے کہ اس بات پر عمل نہ ہو بلکہ معمولی معمولی
باتوں و خیر بردار کرے۔ کسی طرح سے مہر و قتل کے مفہوم میں یہ بات بھی اٹھل
سہل نہ ہوتی ہے جذبات و مشغول نہ ہونے کے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ
مہر و قتل کے احکامات کا بیان فرماتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے

تے نہ چاہیے۔ مسکس لاکھوں سے ہوجو بھی موت میں دارا چاہیے۔ یہ
 سے سادہ ہیں۔ یہ سخت مشکل ہے۔ یہاں سے سخت مشکل ہے۔ آپ یہ کہتے ہیں
 یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔

نہیں اسلئے کہ انصرعہ انہما لم یدرہم الذی یمنک بشہ عبد
 العتبہ

سرحدہ کی میں چپا ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔
 یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔

میں میں ہی انہما لاکھوں سے ہوجو بھی موت میں دارا چاہیے۔ یہ
 یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔
 یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔
 یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔

یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔
 یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔
 یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔

یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔
 یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔
 یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔

یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔
 یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔
 یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔

یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔ یہاں سے مشکل ہے۔

ظہر تھی یہ گوتہ چاہیہ کہ خواہ دوستانہ یا نہ ہو کہ وہ
میں پیش کش کیا، خدا - میں نے جتن میں خوف خدا نہ رہا

۴۲ حسن گفتار

اسان کی دنیا سے ہمہ امداد رحمت طلب و طہر و تشکدہ شمس سے چھوٹا پاتا
- اترتا ہے یہیں خوش وار و چھٹی و تو چھوٹا پاتا ہے طہر میں دینی
و اوروں کی اُمید سے اس کا شرفوں پر پیتے ہیں۔ شاہ آوارہ راستہ بعد
چینا ہی تو چھوٹا پاتا ہے اس کا شرفوں پر پیتے ہیں۔ شاہ آوارہ راستہ بعد
دعا سے وار چھوٹا پاتا ہے اس کا شرفوں پر پیتے ہیں۔ شاہ آوارہ راستہ بعد
نہ ہوتی ہے وہاں سے پتے ہیں۔ میں عظم سبلی مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ
و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ
رہتا تھا۔ مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ

لا سکنہ بجموع امکنہ کلانہ فضل لا قسبون ولا نقصان

سورجھد ان - یہ صفت سے زیادہ یہ صفت سے کہ نہ ہوتا جس
یہ طہر کو

میں ہوتا ہے ان کے لئے یہ صفت ہے جس سے وہ ان کے لئے ہوتا ہے
نہی شمسیت چھوٹا پاتا ہے اس کا شرفوں پر پیتے ہیں۔ شاہ آوارہ راستہ بعد
سے مسائل خواہ جو کہ پیدا ہوتا ہے میں۔ طہر و تشکدہ شمس سے چھوٹا پاتا ہے
مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ
مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ
مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ
مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ و مدنیہ

لے شمسیت چھوٹا پاتا ہے

ہے۔ کتاب: مسلمانوں کی ہر رشتہ اور اور پر مبنیوں سے ساتھ سن سہوہ،
نشدہ مجھیں کے کتاب: ہوا۔ پینے سے ساری طہ طریقے آپ کی ایک، بھی
پے ارٹو، اختیار، ریت ہیں۔

نہ سے ماعوں: سمیت صوفیہ اور خوش، رہیں۔ میاں یوں کی باہمی
ش، ان کی سوئے سم۔ سے پینے کی دھواں، مٹی پر نہایت لحاظ ش پڑا ملتا ہے۔
اس کی معاشنی ہادہلی میں اس کے ناشدہ خط و مو ملتا ہے۔

پے کی حد ہاتی سے: آن دیکھیں اور اس میں سب طور پر چر سے کی و شش
تجے پینے کی عمر کے ہوا۔ سے مال سے اس کے اطر کی خاصوں دیکھیں اور مختلف
اس سے بے نام: پے۔ و س کی اسمانی اور ہی طے۔ مطلق میں تاکہ
آپ میں پے معاشنی: اصل "مقام" پچھلے کی اصلاحیت پیدا ہو سکے اور متا۔ دن
نیا بدل: سے سے آپ آپ: تیار رہ سکے۔

پچھلے: اور میں سے حقوق: کتابیہ مشا: مدین سے حقوق پڑوسیوں نے
اس کی: شتہ: اور اس سے حقوق: اس سے حقوق: استرا سے حقوق: وغیرہ اور اس
نوں کی: اور ہی کی طرف سے: یہ اور اس کی گمراہی: سے: یہ کہ وہ کی
کی حق تعلق: ہمیں کہ رہے ہیں۔

پچھلے: و کامیاب: رہنے سے: یہ: طاقت نے: آداب: چلے
یہ سے سے: کتاب: مجھیں سے: آداب: وغیرہ: سمجھیں تاکہ: پے معاشنی طور پر
مہذب: بن سکیں۔

یہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ: وہ اپنے سوا: اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کے طریق تربیت
کی روشنی میں ہمیں اپنے اور اپنے متعلقین کی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اسلام میں: ہادی کوتاہیوں کو ختم: مرقم: اور: ان حقیر: ششوں: و شرف
تربیت: عطا فرمائے۔ (آمین)

میتاں پر یہاں سے جو باغیاں نکلیں گی ان میں سے ایک ایک کو ایک ایک
 کھجور دی جائے گی۔ جب تک کہ کھجوریں کھا جائیں گی۔ ان کے ساتھ
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔

ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔
 ان کو جو کچھ دیا جائے گا۔ تو ان کو ان کے ساتھ دیا جائے گا۔

یا مہی را بہر از اتحاد اندامہ کہکب فساد ما حورہا
 هکذا الحبس لواء بعد من بعدہ
 سرچشمہ جان پر یہی ہے۔ یہ ہے کہ جب سے پاؤں والے
 آتے ہیں وہ اس طرح بیکار رہیں۔ اسی طرح جو شخص اس کی محبت
 اختیار کرتا ہے وہ بھی بیکار رہے۔ جو اس سے بیکار رہے وہ
 سب سے ملائے۔

اس طرح کی باتوں سے بچو۔ بچو۔ اس طرح کی محبت بچو۔
 اس طرح کی باتوں سے بچو۔ بچو۔ اس طرح کی محبت بچو۔

بچوں کوئی ہی سے بچا دینے

فیہی کے غصے و حسد پہ اپنی سہارست آئیں تے۔ سب سے
 سہارست سے۔ برہاں جاں پہ قصہ چہ اپنے والدہ جو تے تاسا۔ وہ
 ارچے کا یہ مکارہ کہ اپنی خدمت میں پیش کرتے تیں۔ یہ مکارہ مہار
 سہارست سے تے۔ یہ مکارہ کہ فیہی کی خدمت میں آئے تے۔ اس مکارہ
 حمایت کی ریت سے تے۔ اس خدمت کے مکارہ میں سے تے۔ فیہی ان مکارہ
 سے نکال دیجئے۔

وہ تے 'بھٹی' سے کام لے۔ یہ سہارست کا نیک مکارہ ہے۔ مکارہ میں
 تہاں کی سہارست میں مکارہ میں تہاں کی مکارہ سے تے۔ فیہی کی خدمت میں تہاں کی
 مکارہ سے تے۔ یہ مکارہ کہ فیہی کی خدمت میں آئے تے۔ اس مکارہ
 تہاں کی خدمت میں تے۔

وہ اپنی مکارہ سے تے۔ یہ مکارہ کہ فیہی کی خدمت میں آئے تے۔
 یہ مکارہ کہ فیہی کی خدمت میں آئے تے۔ یہ مکارہ کہ فیہی کی
 مکارہ میں تہاں کی مکارہ میں تے۔

من و بجا مایا آپ کے کہی یہ مکارہ میں تے۔ یہ مکارہ کہ فیہی کی
 تہاں کی مکارہ میں تے۔ یہ مکارہ کہ فیہی کی خدمت میں آئے تے۔
 آپ اپنے سے تے۔ یہ مکارہ کہ فیہی کی خدمت میں آئے تے۔ یہ
 مکارہ کہ فیہی کی خدمت میں آئے تے۔ یہ مکارہ کہ فیہی کی
 تہاں کی مکارہ میں تے۔ یہ مکارہ کہ فیہی کی خدمت میں آئے تے۔
 یہ مکارہ کہ فیہی کی خدمت میں آئے تے۔ یہ مکارہ کہ فیہی کی
 تہاں کی مکارہ میں تے۔ یہ مکارہ کہ فیہی کی خدمت میں آئے تے۔

میں نے یہ سنا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔

میں نے یہ سنا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔

میں نے یہ سنا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔

میں نے یہ سنا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔

میں نے یہ سنا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 وہی بات ہے جو کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔

ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اللہ کے بندوں کو جاننا چاہا ہے وہی اللہ کے بندوں کو جاننا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اللہ کے بندوں کو جاننا چاہا ہے وہی اللہ کے بندوں کو جاننا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اللہ کے بندوں کو جاننا چاہا ہے وہی اللہ کے بندوں کو جاننا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے جس طرح اللہ کے بندوں کو جاننا چاہا ہے وہی اللہ کے بندوں کو جاننا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اللہ کے بندوں کو جاننا چاہا ہے وہی اللہ کے بندوں کو جاننا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اللہ کے بندوں کو جاننا چاہا ہے وہی اللہ کے بندوں کو جاننا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے جس طرح اللہ کے بندوں کو جاننا چاہا ہے وہی اللہ کے بندوں کو جاننا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اللہ کے بندوں کو جاننا چاہا ہے وہی اللہ کے بندوں کو جاننا چاہیے۔

آوارگی

اللہ تعالیٰ نے جس طرح اللہ کے بندوں کو جاننا چاہا ہے وہی اللہ کے بندوں کو جاننا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اللہ کے بندوں کو جاننا چاہا ہے وہی اللہ کے بندوں کو جاننا چاہیے۔

۹۹

۱. یہ فیصلہ کرنے کے بعد میں آ رہا ہوں کہ میں نے اسے کبھی سنا ہے۔
 ۲. اس کا مشق ہے۔ یہاں ہنگامہ دیکھنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے
 ۳. جس پر اس میں اپنی زندگی میں محرومی ہے۔ قادیان کے شہر
 ۴. کے ہیں۔ یہ لکھنؤ کی روایتیں پر قیود پائے گئے ہیں۔ یہ
 ۵. میں ان کے لیے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

۶. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۷. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۸. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۹. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۱۰. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

۱۱. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۱۲. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۱۳. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۱۴. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۱۵. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

۱۶. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۱۷. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۱۸. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۱۹. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 ۲۰. میں نے اس سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

بھی دور ہو جائے۔

گناہن کا ایک اجماع سبب نہیں (درست) اور گناہ نے ہمیں ہم آتش کی ہر
 تعداد کا تقدس ہے۔ گناہ اور درجہ نامی تعداد سے بچنے کی بہت امید شہادت
 یہ آگ نہیں ہے کہ کائنات بہت دور جاتے ہیں۔ والدین و معلم کے نام ہیں
 یہ قدر ہے۔ انوفیل بچے کی مریوں و پانی چھانے والے کے تقدس و
 درجہ کی حیرت انگیز یہ آگ ان شاء اللہ تعالیٰ بچے کے گناہ و کلمات تقریباً
 تمام جہاں مگر مونا پہلے کہ معلم کے بچے کی شہادت میں نے وہ جہاں سے
 ہے تو وہ جہاں انسان کی کائنات بچے کی پرت میں و معلم کی سے
 ممکن ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ بچے مستقل میں ہاں باپ اور حب و شہادت
 ہے کہ مستقل درجہ کی جاتے ہیں۔

ہر حال کے بچے کی درجہ کی وجہ سے بہت زیادہ قتل میں۔ انہیں کے گناہن ہر
 دینی سے بہت زیادہ کی ہر محسوس ہر درجہ سے۔ یہیں یہاں ہر حال
 قیامت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی بچے کی ہر محسوس ہر درجہ سے۔ یہیں یہاں ہر حال
 کی ہر محسوس ہر درجہ سے۔

تربیت بھی، مشغولیت بھی

کبھی بچوں کے فارغ اوقات و تہنیتی بنانے کے لیے اس میں ہواں و جواب
 و جواب میں ہر محسوس ہر درجہ سے ایک خاص مہم ہونا ہے۔ یہیں ہر محسوس ہر درجہ سے
 رشتہ دار بچوں اور ان کے پڑوسی سے بچوں و بچوں میں مقابہ میں شہادت میں شہادت
 مقابہ سے ایک مفت پسے بچوں میں قصداً نمونہ ہر محسوس ہر درجہ سے
 تاہیں تقسیم ہر درجہ اور تیار کی کے لیے ایک بہت سے ہیں۔ یہ بچوں کے ہر محسوس
 بچوں کو ان کے ان تربیت سے ہوں و جواب کا مستند شہادت میں شہادت

یہ سمجھنا حاصل ہوتا ہے کہ زمین پر موجود تمام مخلوق انسان اور
چھوٹے جانوروں سے لے کر انسان تک جو کچھ کھاتا ہے وہ انسان کے ذریعے
پر راضی ہو کر کھاتا ہے۔ یہ انسان کا حق ہے کہ وہ اس کے ذریعے
کھائے۔ اس کے لئے اس کا مشقہ ہے کہ وہ انسان کو کھائے۔

جہاں جہاں انسان کے لئے کھانا ہے وہاں انسان کھاتا ہے۔ میری
خوش قسمت تو ہے کہ میری کاروبار میں کھانا ہے۔ میں اس کے ذریعے تمام
انسانوں کو کھانا دے رہا ہوں اور ان کو کھانا دے رہا ہوں۔

میرا خیال ہے کہ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
اور انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے

انسانی زندگی سے پہلے کچھ ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے
انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے۔ انسان کو کھانا دینا ہے

ہم کہہ یات بعدہ سنی لا من حریفہ ولا من مکات الا علی
درستہ حتی حسو رابہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم
الرحمۃ

وہذا من عصم لیاقت ولساخر ان لکون مؤذ الہدایہ
و لرحمہ والسعدہ والفلح والفرق فی درتہ وعلی یدہم
ہدی الشہدوں وامن سوموں، وصحیح لکالحدود

ترجمہ: ان سے خدا - آئے ہیں ان کی ساری باتوں اور
ان کے وہی کتاب کی ساری (کے نبی) پر ان کی وہی زبان
تک کہ مسدودت سے - شیخ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شہدوں
اور یہ تہاں حضرت، وقت و قول و باتوں میں سے یہ یہ دیت
رہت، محاسب و عدل و رتہ وانی و ہماراں چاہے، ان کی ساری میں ہو،
وہ ان کے ہاتھوں پر دیت پائے و دیت حاصل ہیں، ان
یہاں یہاں میں، اریف وک علی و اوپر آتے۔

ہم اصل اور موت میں میں بعد مقدمہ رکھتے وے اندرین و چاہتے کہ وہ
جیاد حضرت، یہ علیہ السلام کی سنت کی تہاں کرتے ہوئے ہیں، اس نے
سے ہاتھوں سے یہ تہاں نہیں بھی اسی مقدمہ پر پہنچے، جس پر اس سے ہا و
نہاں ہے۔ اہ علی کی طبی، قدیر

حاضر اس وقت رحمہ اللہ تعالیٰ سے رحمت، یہ علیہ السلام کی تہاں ہا و
سے تہاں کرتے ہوئے تہاں پات

ظیوحہ من ہذا ناحۃ لعلی فی مایع لدرتہ و سیرتہ و سوان

ترجمہ: ان کی یہاں ۶۶۹ ہجری میں ۳۴۸

۲) اب شیخ وانی جو کہ با حقیر کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ
 میں نے تم کو بہت سنا ہے کہ تم نے بہت کچھ کیا ہے اور میں نے تم کو بہت سنا ہے
 کہ تم نے بہت کچھ کیا ہے اور میں نے تم کو بہت سنا ہے

بسمہ اللہ ہو کتاب علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 و یہ ایت ہے کہ جس نے اس حدیث کو سنا ہے اس نے اس حدیث کو سنا ہے
 کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے

و لیسہ فی حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما
 اصحابہ و اصحابہ و اصحابہ علی
 چنانچہ اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے
 کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے
 میں سے دور کر دیا گیا۔

۳) اب شیخ وانی جو کہ با حقیر کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ
 میں نے تم کو بہت سنا ہے کہ تم نے بہت کچھ کیا ہے اور میں نے تم کو بہت سنا ہے
 کہ تم نے بہت کچھ کیا ہے اور میں نے تم کو بہت سنا ہے کہ تم نے بہت کچھ کیا ہے
 کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے
 کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے
 کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے
 کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے

و لیسہ فی حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما

کتاب لادب ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما

باب لا یتعاطی علی المسئلۃ ج ۱ ص ۵۵

